

سیرت النبی کریم ﷺ



روضہ مبارکینشاہی
جلالین اسلام آباد

مقدمہ مؤلف

کتاب "نصیحتیں اور کہانیاں" کی چوتھی جلد قارئین کے سامنے آرہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب بھی پہلی تین جلدوں کی مانند قارئین کو پسند آئے گی اور ہمارے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی جلد ایک ماہ میں تمام ہو گئی اور دوسری مرتبہ چھپوانی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی قارئین کو پسند آئیں گی اور جامع کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس کتاب میں مختلف داستانیں بیان کی گئی ہیں جو اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور عقیداتی مسائل وغیرہ پر مشتمل ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ چھوٹی چھوٹی کہانیاں جن میں مسلمانوں کی تاریخ کے گمراہ بہاؤ نے پوشیدہ ہیں۔ جمہوری اسلامی کی برکت سے منظر عام پر آئی ہیں اور مختلف صورتوں میں لوگوں کے سامنے پیش ہوئی ہیں۔ اسب جب کہ خداوند عالم کی توفیقات سے زمانہ زہری و فی نقیبہ ناسب امام زمان حضرت امام خمینی ارواحنا فداہ۔ دشمنان اسلام کا تسلط ہمارے ملک (ایران) پر نہیں رہا اور اسلام کے حیات بخش مکتب کی ترویج کا موقع ملا ہے ضروری ہے کہ ہر منہ افراد مختلف طرق، ہنر و ادب سے تعلیم انسان ساز اسلام میں مشغول ہوں۔ یہ داستانیں پڑھنے کے لئے بھی ہیں اور عبرت کے لئے بھی۔ اسی طرح چاہیے کہ ان کو لوگوں میں بیان بھی کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والسلام علی من اتبع الهدی

(مصطفیٰ زمانی وجدانی)

نام کتاب	۱	سوتاری کہانیاں
مصنف	۲	مصطفیٰ زمانی وجدانی
ترجمہ	۳	میر غنیمت علی حسینی
کتابت	۴	حبیب دپڑی
تصحیح	۵	محمد رضا بیدی
پریم	۶	۳۵ روپے

عرض مترجم

بہنیل محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام، جہاد با القلم کی راہ میں یہ اولین کاوش ہے جو بحال ترجمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کتاب کی غور بیان جو سب سے سادہ ہے ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ غرض کی چند سطروں میں نہیں پیش کیا جاسکتا، ہمارے قارئین میں سے جو حضرات اس سے قبل اس کتاب کی دیگر جلدوں کا مطالعہ کر چکے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ اور جن کے واسطے یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے وہ اس کی خوبیوں سے بہرہ ور ہوں گے اور جو لوگ دینی معلومات سے کوئی گہری دلچسپی و وابستگی نہیں رکھتے وہ اس کی کتب سے اپنے آپ کو احساسات دین سے قریب کر سکتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ یہ کتاب بہت سے افراد کے واسطے دین سے تقرب کا چشمہ سر آواز قرار پائے اور وہ مذہبی کتابیں ہیں پڑھنے کے عادی ہو جائیں مذہبی کتابوں کے علاوہ آپ جو دوسری کتابیں پڑھتے ہیں اس کی وجہ دینی کتب میں خاطر خواہ مزہ یقیناً نہیں ملتا مگر آپ نے ان کتابوں کے پڑھنے کا ذوق و شوق بچپن سے یا ایک طولانی مرحلے سے پیدا کر رکھا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو کہ نہ ہو، مگر دینی ڈائجسٹ تو پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ دین، دنیا سے ہزاری کا نام نہیں بلکہ دین کے ساتھ دنیا

عین مقصد اسلام ہے۔ آپ دین کا ستون ہیں۔ دین کو غریب مت تصور کیجیے۔ اور اب آخر کلام میں یہ عرض کروں کہ میری حوصلہ افزائی آپ کی توجہات پر مبنی ہو گی اور وہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ جن کے تصدیق میں کائنات کی برائے خالق ہوئی، ان کی خدمت میں ہر یہ ناچیز کس شمار و قطار میں۔ مگر ایسا بھی نہیں ہم نے ہر موقع پر انہیں دینی بخود و سخا کی انتہا کے یہ حروف اول ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ جہا جہا والوں کے ناچیز پر یہ کو مفہم اور اپنی عظیم عطا کو بھی کم سمجھتے ہیں۔ خدا یا زیست کی نفس آخر بھی انہیں توفیقات پر تمام ہو۔

(امین یا رب العالمین)

خادم، سید عفتقر علی رضوی

مقیم حوزہ علمیہ

جمہوری اسلامی ایران

سبب طباعت

چونکہ مولائے متقیان غالب کل غالب مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت با سعادت کو باعتبار سنہ بیسوی چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس لئے عالمی پیمانے پر علمی مقابلے، محافل مقاصد و جشن مسرت کے اہتمامات اعلیٰ پیمانے پر کئے جا رہے ہیں چنانچہ ہمارے آبائی وطن جلال پور میں ۱۹، ۱۶، ۱۲ جنوری سنہ ۱۳۲۰ کو یادگار جشن مولائے دو جہاں نقش قلوب مومنین ہو جانے کے بعد تابد قائم رہنے والی تحریر سے زینت قلماس کمنے کا شرف ادارہ میثم تمار بہرائچ حاصل کر رہا ہے۔ یہ تحریر اب تک کی تمام کتب سے نرالی شان شوکت کے علاوہ ہر سنہ و سال دو عورت کے ذہنوں پر بار بار ہوتے ہوئے بھی اصلاح نفس و معاشرہ و ذوق کتب دینی کا بہترین پیغام بر ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الاقول غلام الثقلین محتار
الافاضل واعظ حدید
موزع علی الامام الصادق کریم پور پور

بیادگار چہارہ صد سالہ ولادت با سعادت مولائے متقیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ناشر

ادارہ میثم تمار بہرائچ۔ یو۔ پی۔ انڈیا

نمبر	ماستف	نمبر	ماستان	نمبر
۱	سخنات کا انجام	۱۵	صدقہ آسانی بلا کو مالتا ہے	۲۳
۲	امام حسین کی سخاوت	۱۶	صدقہ سے تمام نگوشتیں	۲۴
۳	سخت ترین شخص	۱۷	صدقہ پر جاتی ہیں	۲۵
۴	امام موسیٰ بن جعفر	۱۸	صدقہ اور نفاق میں	۲۶
۵	اور حمیرہ زور دہ	۱۹	جتنا ناسپ پلے	۲۷
۶	جہنم سے پریشان ہوتا ہے	۲۰	کیا ایسا ہی ہو سکتا ہے؟	۲۸
۷	جہنم کی دولت بھی وہاں جان ہے	۲۱	لاگوں کی گزارشات	۲۹
۸	کس کو تک قین ہونا چاہیے۔	۲۲	کیسے قبول کر مابین	۳۰
۹	تک فدا	۲۳	امام زین العابدین اور عبا بن یحییٰ	۳۱
۱۰	گھبراہٹوں کی ہراس	۲۴	صدقہ لینے سے رتی بیاہ تو ہے	۳۲
۱۱	خاتم سے درخواست کا نتیجہ	۲۵	سخت طبعیت	۳۳
۱۲	سخت گردوں کے ساتھ	۲۶	اس دعا میں توبہ خیر اثر تھا	۳۴
۱۳	غلام و جہنمی تائید گی	۲۷	دعا کیوں دیر میں قبول ہوتی؟	۳۵
۱۴	عذاباں قدرت	۲۸	دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟	۳۶
۱۵	انہیں انا م کی طرف سے اواز تھی	۲۹	بندہ سہمی	۳۷
۱۶	کیا مومن کے علاوہ کسی کو	۳۰	مسلمان فارسی کس چیز سے	۳۸
۱۷	صدقہ لے سکتے ہیں؟	۳۱	ڈرتے تھے؟	۳۹
۱۸	صدقہ اور نفاق مال	۳۲	امام حسن مجتبیٰ کیوں نہ تھے؟	۴۰
۱۹	حلال سے ہونا چاہیے	۳۳	حقیقی خوف کدہ کس کے دکا ہے	۴۱
۲۰	صدقہ کو کچلنے والی کی مخالفت کرو	۳۴	کیا خوف اچھا ہوتا ہے؟	۴۲

صفحہ نمبر	پرچہ نمبر	کتاب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳	۵۷	۵۷	حضرت علیؓ کی رائے کی روشنی میں کیا گیا؟	۸۸
۲۴	۵۸	۵۸	ہیں اس دن کے لئے کیا تیار کیا گیا؟	۹۰
۲۵	۶۰	۶۰	کیا کیا دیکھا؟	۹۱
۲۶	۶۱	۶۱	مسلمان استقامت رکھتے ہیں	۹۲
۲۷	۶۲	۶۲	شہداء کی حجاز میں	۹۳
۲۸	۶۳	۶۳	شہداء کی حجاز میں	۹۴
۲۹	۶۴	۶۴	ایک سلمان خدا کی آیت	۹۵
۳۰	۶۵	۶۵	ایک سلمان خدا کی آیت	۹۶
۳۱	۶۶	۶۶	ایک سلمان خدا کی آیت	۹۷
۳۲	۶۷	۶۷	ایک سلمان خدا کی آیت	۹۸
۳۳	۶۸	۶۸	ایک سلمان خدا کی آیت	۹۹
۳۴	۶۹	۶۹	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۰
۳۵	۷۰	۷۰	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۱
۳۶	۷۱	۷۱	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۲
۳۷	۷۲	۷۲	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۳
۳۸	۷۳	۷۳	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۴
۳۹	۷۴	۷۴	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۵
۴۰	۷۵	۷۵	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۶
۴۱	۷۶	۷۶	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۷
۴۲	۷۷	۷۷	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۸
۴۳	۷۸	۷۸	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۰۹
۴۴	۷۹	۷۹	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۰
۴۵	۸۰	۸۰	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۱
۴۶	۸۱	۸۱	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۲
۴۷	۸۲	۸۲	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۳
۴۸	۸۳	۸۳	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۴
۴۹	۸۴	۸۴	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۵
۵۰	۸۵	۸۵	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۶
۵۱	۸۶	۸۶	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۷
۵۲	۸۷	۸۷	ایک سلمان خدا کی آیت	۱۱۸

صفحہ نمبر	پرچہ نمبر	کتاب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۱	۸۵	۸۵	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۳
۱۳۲	۸۶	۸۶	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۴
۱۳۳	۸۷	۸۷	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۵
۱۳۴	۸۸	۸۸	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۶
۱۳۵	۸۹	۸۹	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۷
۱۳۶	۹۰	۹۰	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۸
۱۳۷	۹۱	۹۱	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۱۹
۱۳۸	۹۲	۹۲	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۰
۱۳۹	۹۳	۹۳	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۱
۱۴۰	۹۴	۹۴	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۲
۱۴۱	۹۵	۹۵	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۳
۱۴۲	۹۶	۹۶	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۴
۱۴۳	۹۷	۹۷	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۵
۱۴۴	۹۸	۹۸	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۶
۱۴۵	۹۹	۹۹	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۷
۱۴۶	۱۰۰	۱۰۰	حضرت علیؓ کی شخصیت کی کیا دیکھا؟	۱۲۸



۱۔ سخاوت کا انجام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں سے کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے۔ ان میں سے ایک شخص حضرت سے نہایت تنگدستی میں بیسودہ گفتگو کر رہا تھا۔ پوچھا کہ تم اس کی اس گفتگو سے بہت رنجیدہ ہوئے یہ بالکل تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اللہ میں پر غصہ کے آئنا نمودار ہوئے گئے۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ شخص سخی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ یہ سنتے ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر بلند کیا اور آدمی سے فرمایا، اگر جبریل میرے پروردگار کی جانب سے مجھے یہ خبر دیتے کہ تو مرد سخی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے، تو میں تجھے یہاں سے اس طرح نکالتا کہ تیری درستان ہر خاص و عام کے کٹے داستانِ عبرت بن جائے۔ اس میں شخص نے عرض کیا کہ کیا آپ کا پروردگار سخاوت کو دُر رکھتا ہے؟ آپ

نے خواب میں فرمایا: "ہاں" اس میں نے اس وقت کلمہ پڑھا اور شہادت دی کہ بے شک سوائے پروردگار کے کوئی خدا نہیں اور آپ اس کے رسول برحق ہیں اس خدا کی قسم جس نے آپ کو ہجوئے عمر یا حبس میں سے اپنے مال سے آج تک نکلیں گا یا اس اور ناکامی دے دیا ہے نہیں کیا (افریقہ لانی جزیرہ جہاد ص ۳۹)

۲۔ امام حسین کی سخاوت

عمر بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام ازبہن اسامہ کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ زید حالت مرض میں نہایت غم و اندوہ کا شکار ہیں۔ امام علیہ السلام نے سبب پوچھتے ہوئے فرمایا: "اے جان تم کیوں اتنا پریشان ہو۔" حضرت زید نے عرض کی کہ میں ساٹھ ہزار درہم کا مقروض ہوں۔ امام نے فرمایا: "تم ہمارا فرض ادا کروں گا۔" حضرت زید نے عرض کی: "آقا میں تم سے کہوں کہ میں اسانہ ہو کر میں سرچاؤں اور قرض ادا نہ ہو سکے۔" امام نے فرمایا: "اے خدا جب تک تم ہمارا قرض ادا نہ ہو گا تم نہیں مرو گے۔" اور امام نے حضرت زید کی موت سے قبل ان کا قرض ادا کر دیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: "بادشاہوں کی بہترین صفات یہ ہیں کہ دشمنوں سے ڈریں بے سہارا لوگوں اور ناداروں پر رحم نہ کریں اور عطا و بخشش کے وقت غل سے کام لیں۔"

۳۔ سخی ترین شخص

ایک مرتبہ ایک اعرابی مدینہ پہنچا اور پوچھا کہ مدینہ میں سخی کون ہے۔ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں اسے بتایا اور اس اعرابی کو آپ کی خدمت آندہ میں پہنچا دیا۔ اعرابی جب مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ امام علیہ السلام نہایت

ادھر بٹہ ہیں۔ وہ اعرابی مدینہ پرندگ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا: "جس نے آپ سے اپنی امیدیں وابستہ کیں اصر آپ کے زخم پر درگو بخشش کی امید سے کھٹکھٹایا وہ آج تک ناکامی نہیں ہوا۔" آپ سخی ترین شخص اور یتیم و یتیم کے مافیہ اور یتیم ہیں آپ کے والد محترم قاسم کو دوا خلد جہنم کرنے والے ہیں اگر آپ کے والد ماجد اور جدناہ رزہ ہوتے تو ہمیں جہنم سے کس طرح نجات ملتی۔

حضرت سید الشہداء نے نماز تمام کی اور جناب قبر سے فرمایا کہ مال مجاز میں سے کچھ نائی چاہیے۔ جناب قبر نے عرض کی: "جی ہاں چار ہزار دینار ہائی ہیں۔" امام نے حکم دیا کہ جا کر لے آؤ۔ کربلا کی محنت کے وہ دینار تھے وہ آگیا ہے۔ جب دینار لگے تو آپ نے پتیا میں انار اور اس میں پیٹ کر شرم و حیا کی وجہ سے دروازے کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اس کو دے دینے اور یہ اشعار پڑھے: "ترجمہ: میں خود سے مغفرت خواہ ہوں، تو اس مقدار کو قبول کر لے۔ میں تجھ سے اتنی محنت کرتا ہوں کہ اگر آئندہ مجھے کھڑے ہونے کا موقع ملے (شاید یہ حکومت و خلافت کے بارے میں کہنا ہے) تو مجھے اور بھی دوں گا یعنی تیرے لئے شروت کی کمی نہ ہوگی۔ اور آئندہ حال متغیر ہے۔ اور اس وقت میرا ہاتھ مانا اعتبار سے خالی ہے۔"

اعمر بن ابی الدینار نے لے لئے اور رونائے شروع کر دیا۔ امام نے فرمایا: "جو کچھ تم نے لیا ہے شاید وہ کم ہے۔" اعرابی نے کہا: "نہیں مولانا میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آپ کے یہ سخی ترین ہاتھ رجبہ میں کسی طرح چھپ سکتے ہیں۔"

صاف بہر شہادت ص ۱۴۴

تعبیہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو سپرد خاک کیا گیا تو آپ کی پشت مبارک پر گھٹے پائے گئے۔ امام

فریق العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یہ نشان کیسے پڑے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میرے بابائیتوں، چاروں اور بیواؤں کے لئے روٹیاں اور گجری پتی پشت مبارک پر رکھ کر تقسیم کرنے کے لئے جاتے تھے، یہ اس کے نشان ہیں۔
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۶۹)

۴۔ امام موسیٰ بن جعفر اور عید نوروز

ارباب تاریخ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ منصور و قاضی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ عید نوروز کی مناسبت سے دربار لگے گا آپ بھی دربار میں تشریف لائیے گا، اور جہاں یہ آئے وہ قبول کر لیں، امام نے انکار کر کے ہوئے فرمایا میں نے اپنے جد امجد جناب رسول خدا سے سنا ہے اس کے بارے میں اس کے متعلق روایات میں بھی دیکھا ہے مگر کہیں کچھ نہ پایا۔ یہ رسومات صرف فارس "ایران" والوں کے لئے مخصوص ہیں اور اسلام میں اس کا وجود نہیں ملتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو چیز اسلام میں نہ ہو ہم اس کو بجا لائیں، منصور نے کہا کہ ہم اپنی حکومت کی سیاست کے لحاظ سے یہ دربار لگائیں گے آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس میں ہماری موافقت فرمائیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روز عید دربار میں تشریف لائے اور ایک جگہ بیٹھ گئے، امراء اور ملکات کے عہدے دار آئے اور مبارک باد پیش کیے اور حدیث و غیرہ لائے۔ وہ آپ کی خدمت میں بیٹھ کر کھڑے منصور نے ایک غلام کو مہین کر رکھا تھا کہ اگر کوئی شخص امام کی خدمت میں کچھ حدیث پیش کرے تو وہ اسے رکھتا رہے جب سب امراء اور رؤساء آئے تو آخر میں ایک ایک بوڑھا غریب شخص آیا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس مال دنیا سے کچھ نہیں ہے، جو یہاں پیش کرتا، مگر تین اشعار ہیں جو میرے

جبتے آپ کے جد امجد امام حسین کی شان میں کہتے تھے اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ: "مجھے ان تیرہ حارطوں پر تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ (امام حسین) کے جسم مبارک کو ہر طرف سے گھیر لیا باوجودیکہ مظلومیت کے گرد و غبار آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور میں اس بات پر متعجب ہوں کہ کہ کس طرح آپ کے جسم نازنین میں بیہوش ہو گئے جب کہ اہل بیت اٹھارہ گریہ کھاں تھے اور جناب رسول خدا اور مولائے کائنات کو پکار رہے تھے کیوں کر وہ تیرا پس میں ٹکرا کر نصرت و نالود نہ ہو گئے اور آپ کی عظمت و جلالت کے باوجود وہ تیرا آپ کے جسم مبارک تک کیسے پہنچ گئے، امام نے فرمایا کہ میں نے تیرا یہ قبول کیا۔ اب تو بیٹھ جا، اس کے بعد آپ نے اس شخص کو دعائیں دیں پھر غلام کے ذریعہ غلام کو بھیج کر معلوم کروایا کہ اس مال کا کیا مصروف ہے، منصور نے جواب میں کہا کہ یہ تمام مال آپ کے اختیار میں ہے آیت جہاں چاہیں خرچ کریں۔ امام موسیٰ کاظم نے اسی پر مرد سے فرمایا کہ تو سارا مال بے جا یہ سب میں نہ بھجے جتنا۔
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۶۹)

۵۔ بخیل سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے

ایک کنوئیں آدمی نے ایک مرغ حلال کر کے اپنے غلام کو دیا اور کہا اگر اس کو خوب مزے دار پکاؤ تو میں تم کو آزاد کروں گا، غلام نے تمام تر کوشش بروئے کار لا کر مرغ پکا کر شاد آقا کے قریب کے مطابق آزاد ہو جائے، جب کھانا تیار ہو گیا تو اس کنوئیں شخص کے سامنے پیش کیا کنوئیں نے مرغ چھوڑ کر باقی سب مصالحہ تو کھا لیا اور غلام سے کہا اگر اسی مرغ سے بہترین بریانی پکاؤ تو تم کو آزاد کروں گا، غلام نے دوبارہ کوشش کر کے بریانی پکا لی، لیکن پھر کنوئیں

نئے گوشت چھوڑ کر سب کچھ کھا لیا اور غلام سے کہا اگر اس گوشت سے طہم تیار کر دو تم کو آزاد کروں گا۔ غرض کہ کچھ عرصے آدمی نے ایک ہی مرغ سے طرح طرح کے منہ دار کھانے پکوائے لیکن مرغ پھوڑ دیتا تھا۔ آخر کار غلام نے شکایت کر کہا کہ آقا میں آزاد نہیں ہونا چاہتا۔ آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس مرغ کو آزاد کر دیں۔ یعنی کھا کر ختم کر دیں۔ تاکہ آپ کی طرف سے کم از کم اس مرغ کو تو وہیٹان حاصل ہو جائے۔

۶۔ مخمل کی دولت بھی وہاں جان سے

ابن امامہ ہامی سے مروی ہے کہ ایک روز ثعلبہ بن حاطب انصاری جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ عاکری پروردگار مجھے دولت شدہ بنادے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ حضور اہل بیت کا تم شکر خدا ادا کرتے ہو اس زیادہ مال سے کہیں بہتر ہے جس کے حساب و کتاب میں الجھ کر تم شکر پروردگار کا لالانے سے قاصر رہو۔ یہ سن کر ثعلبہ چلا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ آیا اور اپنے مدعا کی تکرار کی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم میرے پیرو اور ماننے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا کی قسم اگر میں چاہوں کہ تمام پہاڑ میرے لئے سونا بن جائیں تو ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر ثعلبہ پھر چلا گیا۔ لیکن تیسری مرتبہ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کیجئے، اگر یہ ورد کا مجھے دولت دینا تو میں کسی کا حق دینے میں تاخیر نہ کروں گا مگر جس کا حق ہوگا۔ جناب رسول خدا نے دعا فرمائی، پروردگار! ثعلبہ کی مال امداد فرما ثعلبہ واپس گیا اور چند عرصے

ما مستند

خدا میں کچھ دن بعد بھیڑوں میں اس طرح اضافہ ہوا جیسے چوڑیاں اندر سے نکلی ہیں اور بچے پیدا کرتی ہیں۔ ابتدائے میں ثعلبہ پانچویں وقت کی نماز جتنا اپ رسول خدا کی اقتداء میں پڑھتا تھا۔ جیسے جیسے بھیڑوں میں اضافہ ہوتا گیا اس نے نماز جماعت میں شرکت کم کر دی۔ یہاں تک کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز کے لئے مسجد آئے لگا۔ اور باقی نمازیں بھیڑوں کے آجگاہ لگی پڑھ لیا کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ بھیڑوں کی زیادتی نے اسے اس منزل تک پہنچایا کہ وہ صرف جمعہ کے دن مدینہ آتا اور نماز میں شرکت کرتا اور باقی دنوں میں بھیڑوں کی رہائش گاہ ہی پر نماز پڑھ لیتا۔ اس عمل کو بھی کچھ عرصہ میں چھوڑ دیا۔ لیکن پھر بھی بننے میں ایک بار راہ چلتے افراد سے مدینہ کا حال معلوم کر لیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ پیغمبر نے لوگوں سے ثعلبہ کا حال پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس حق کثرت سے بھیڑیں ہو گئی ہیں کہ قرب و جوار میں ان کے رکھنے کی جگہ نہیں، لہذا وہ مدینے سے دور چلا گیا ہے۔ آنحضرت نے بین مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر دانے ہو، ثعلبہ پر دانے ثعلبہ پر دانے ہو۔ کچھ عرصے بعد آیتہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ پیغمبر اکرم نے دو افراد کو جن میں سے ایک بنی سلیم اور دوسرا بنی جہنیہ سے تھا زکوٰۃ کی وصولیائی کے لئے مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ثعلبہ اور دیگر افراد سے زکوٰۃ لے لیں اور ساتھ ہی ایک نوشتہ بھی ان دونوں کو دیا۔ وہ لوگ ثعلبہ کے پاس آئے اور اسے حکم نامہ پڑھ کر سنا یا۔ ثعلبہ نے کچھ دیر سوچا اور کہا کہ یہ تو مجھے جزیرہ یا شہیدہ جزیرہ معلوم ہوتا ہے۔ تم لوگ پہلے دوسروں سے وصول کر لو پھر میرے پاس آنا۔ وہ لوگ وہاں سے بنی سلیم کے ایک آدمی کے پاس آئے۔ اس نے جب آیت زکوٰۃ کے متعلق سنا تو اپنے اوشوں میں سے بہترین اوش تلاش کر کے بطور زکوٰۃ ان کے حوالے کر دیئے۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ تم

نے مجھے اس وجہ سے منع کر دیا ہو کہ ممکن ہے کہ مجھ سے شستی ہو یا کسی کا حق غصب
کروں۔ لیکن چند بار فان کی خدمت میں جاؤں گا اور عہد کروں گا کہ مجھ سے
ایسا کام سزا دہیں جو گا کہ میں کسی پر ظلم کروں۔ یا کسی کا حق غصب کروں۔ لہذا دوبارہ
امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرا خیال ہے کہ شاید آپ نے اس وجہ
سے مجھے اس کام سے منع کیا ہے کہ آپ اس بات سے ڈرتے ہوں کہ لوگوں پر
مجھ سے ظلم ہو گا۔ لیکن میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں کسی پر ظلم کروں تو میری بیوی اس
وقت مجھ پر حرام ہو جائے گی اور جتنے کینہ اور غلام ہیں وہ سب آزاد ہو جائیں
گے۔ اور میں خود اپنی حقوۃ عدل سے غائب ہو جاؤں گا۔ امام نے کہا کیا ہے میں نے
پھر اپنی قسم اور عہد کو دہرایا۔ امام نے اس وقت اپنا سر مبارک آسمان کی مٹک
اٹھایا اور فرمایا: **رَضَاوَالسَّادَاتِ عَلَیْكَ مِنْ عَلَیْكَ بِمَنْاس**
اور میں کسی جگہ کا حاکم ہونے سے زیادہ آسان آسمان کی بلند یوں پر پہنچ جانا ہے
مطلب یہ تھا کہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ تم حاکم بن جاؤ، اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ ایسا ہو ہی
نہیں سکتا۔ (فسرہ مع کالی، جزء پانچواں ص ۱۸)

۱۳۔ صاحبانِ قدرت

زیادہ دین الی سلمہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام نے پیچھے سے پوچھا۔ زیادہ متبارک سلطنت میں مل دخل
ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! امام نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا لوگوں پر میں احسان
کرتا ہوں اور غریبوں کی مدد کرتا ہوں۔ کیوں کہ میں نے انہیں اس بات کا عادی
بنادیا ہے۔ لہذا اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ دوسری جانب میرے بیوی اور بچے
میں اور ان کے لئے کوئی اور وسیلہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ امام نے فسرہ فرمایا

اگر مجھے کسی بہانہ کی چوٹی چکر گرایا جائے اور میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تو یہ
مجھے ہستہ ہے کہ مجھے ایسے افسردہ (یعنی ظالم) کے لئے کام کرنا پڑے۔ اور اگر
مجھے ان کے گھر پر قدم رکھنا پڑے تو میں بہانے سے گزرا پسند کروں، اگر ایک صورت
میں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ (الا انفسی شیخ حریص عن مؤمن
ادخلہ اسرہ او قضاہ دینہ) وہ یہ کہ یا تو کسی مؤمن کو (ظالموں کے قلم
سے) نجات دلانے کے لئے یا اس کے کام میں مدد اور اس کی آزادی کے لئے
یا اس کا قرض ادا کرنے کے لئے۔ زیادہ باطل امور میں حکومت کے عہدہ داروں
کا روز قیامت آسان ترین مرحلہ یہ ہو گا کہ ان کے چاروں طرف ان کی چادر
کھینچی کر دی جائے گی اور وہ چاروں اس وقت تک رہے گی جب تک پروردگار کا ایک
ایک شخص کا حساب نہ کرے گا۔ زیادہ اگر اس مملکت میں عہدہ سے دار ہو تو اپنے
بھائیوں سے شکی کر دے کہ ان باندھا ہوں کے ساتھ رہتے ہوئے جو اعمال انجام
دیتے ہیں اور گناہ گار ہو گئے ہوں تو نیکی کرو شکی کی وجہ سے وہ گناہ و گھل جلائی گئے
زیادہ لوگوں میں سے ہر شخص خود کو ہمارے تابع اور ماننے والوں میں شمار کرتا
ہو، اور ان لوگوں کے لئے (عباسی خاندان کے لئے) کام کرتا ہو اگر اپنے اور ان
کے درمیان لوگوں کی حاجت برآری کا اور لوگوں کے ساتھ جسمی سلوک سے
برابری کا قائل ہو اس سے کہہ دو کہ اگر تم ان امور میں اپنے آپ کو پسند و ان گند
و آل محمد میں سے سمجھتے ہو تو یہ سب مجھوت ہے اور ایک دعوائے بے جا ہے
زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ زیادہ! جب تم کو عوام الناس پر قدرت اور اختیار
حاصل ہو جائے تو یہ بات یاد رکھنا کہ کل روز قیامت پروردگار میں تم پر قدرت
رکھتا ہے۔ اور یہ بات بھی تمہارے پیش نظر رہے کہ جو نیکیاں تم نے لوگوں پر
کی ہیں ہو سکتی ہیں انہیں تم بھول جاؤ اور وہ لوگ بھی بھول جائیں تو تم نے نیکیاں

کی ہیں۔ لیکن یہ نیکیاں روز قیامت باقی رہ جائیں گی اور تمہارے کام آئیں گی۔
(فسرہ کا کافی حصہ)

۱۴۔ انہیں امام کی طرف سے اجازت تھی

حضرت علی بن ابیطالبؑ۔ امام صادقؑ اور امام موسیٰ بن جعفرؑ کے زمانے میں شیعیان اہلبیت اطہارؑ میں سے تھے۔ وہ بارہوں پر شیعہ کے امیر ہونے کی وجہ سے سناچے مذہب کو چھپائے ہوئے تھے اور تنقید کرتے تھے اس کے باوجود اکثر و بیشتر بہت سے اصول، مصادیق اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجتے رہتے تھے کہہ بن محمد شاعر کہتے ہیں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ سے فرمایا میں نے گذشتہ رات پروردگار سے دعا کی کہ پروردگار علی بن ابیطالب کو ہمیشہ بخش دے۔ پروردگار نے بخش دیا۔ اسی وقت سے علی بن ابیطالب نے مال دولت اور محبت کا اظہار ہم سے کیا اور اسی وجہ سے دنیا و آخرت میں سرفراز ہوئے۔

پھر فرماتے ہیں کہ اکثر ایسا سونے کا عمل بن ابیطالب نے ایک لاکھ درہم سے عین لاکھ درہم تک امام کی خدمت میں ہمارے ہاتھ دیئے۔ میں کو امام نے فرما دیا: "موسیٰ اور اپنے غریب رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔ علی بن ابیطالب نے اس میں جب کلاما کوئی کاغذ لکھ کر دیا میں نے اسے اطفال فراغتے ہوں۔

علی بن ابیطالب نے ایک مرتبہ امام سے پوچھا کہ اگر آپ کہیں تو میں دربارت سے بیٹھے دے دوں اور اسی کام سے کتا رکھیں حاجت ریزوں، امام نے بھارت نہ دی۔ اور فرمایا علی! استغنی نہ دینا ہم تم سے اس وجہ سے کہتے ہیں

و جب کہیں ہمارا ساتھ تم سے ملگا اس وقت تمہارے دو سرے بھیٹی بھی تمہارے اس ظاہری قیام اور عہدہ کی وجہ سے عزت و تہرور رکھتے ہیں اور محترم ہیں۔ اگر شاید پروردگار تمہارے وسیلے سے کسی کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ پہنچائے اور اس کی پریشانی کو حل فرمائے۔ ممکن ہے اسی وجہ سے مخالفین کے کینے اور بغض و عداوت کی آگ کو خنڈا کر دے۔ علی! ایسے اوروں میں کام کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ تم دینی جہادوں سے ہٹ کر اگر تم ایک کام کو انجام دو تو میں تمہارا حق چیزوں میں مضامین ہوں تم عہدہ نہ کرنا کہ تم بہت ہی اپنے کسی دینی نبیال سے ملو تو اس کی حاکم کو پورا کر دو اور اس کے ساتھ مل کر اور میں بھی ضمانت دیتا ہوں کہ تم کسی وقت قید میں نہیں رہو گے۔ اور نہ ہی تم پر تلوس ٹھالی جائے گی۔ اور نہ تم کہیں کسی کے محتاج ہو گے۔ اور نہ فرزند کسی کا منہ بھی نہیں دیکھو گے۔ علی! جو اس مومن کو خوش کرے اس نے سب سے بہتہ خدا پھر اس کے رسول فصل التذلیل و التواضع و السلام اور اس نے پھر ہم کو خوش کیا

۱۵۔ کیا مومن کے علاوہ کسی کو مسترد دے سکتے ہیں؟

مسئل بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ رات میں جب ارش ہو رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے گھر سے باہر نکلنے اور علی بن ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں جہان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ راستے میں امام کی کوئی چیز زمین پر گر کر پڑی امام نے فرمایا (بسم اللہ) اللہ شہادۃ علیہا پروردگار میری گمشدہ شیا ہے۔ مجھے مل جائیں۔ میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا۔ امام علیہ السلام

لے لیا اس باتان میں میں نے گھر لے کر آ رہے تھے۔

لے لیا اس باتان میں میں نے گھر لے کر آ رہے تھے۔

نے ہوتا تھا جس قہر میں نے کہا میری جان آپ پرندہ میں مٹی ہوں امام نے
فسرایا دشمن کرو یہاں جو چھوٹے چھوٹے دسے دور میں نے تلاش کرنا شروع
کیا تو ابھرا کہ کال روٹیاں زمین پر کھڑی ہوئی ہیں جتنی روٹیاں مجھے مل سکیں میں
نے جمع کر کے امام کی خدمت میں پیش کر دیں امام کے پاس وہاں ایک بڑا
لوہا تھا جس میں روٹیاں تھیں۔ درودہ بلوہ یہ انا جاملہ تھا کہ اس کو ٹھکانا
لئے جس بات دشوار تھا میں نے امام سے عرض کی مجھے حازرت دیں کہ میں اس کو
اٹھا لوں امام نے فرمایا نہیں میں خود اس کا سرور ہوں کہ اس سال کو خاؤں
نہ تم اتنا کرو کہ میرے ساتھ مد بنی ماعدہ تک پہنچو جب ظہر بنی ماعدہ پہنچے
تو دیکھیں کہ کچھ لوگ سو رہے ہیں اس حالت میں امام عفوہ بنی ایک ایک صا
کے پاس جاتے در یک یک یا دودھ دروٹیاں رکھتے اس طرح ہر شخص تک
روٹی پہنچانے ہوئے مہر کو ظہر بنی ماعدہ سے باہر نکل آئے۔ میں نے سوال کیا
کیا یہ لوگ آپ کے حق کو سمجھتے ہیں؟ اور شیعوں میں؟ امام نے فرمایا اگر یہ لوگ
حق کو سمجھتے ہوتے تو ان کو روٹی کے ساتھ تک بھی دیتا۔ انا بے سطور
یہ جو کہ ان لوگوں کو اپنے گھر پر ایک دستروان پر بٹھا کر کھانا کھلاتا، مصلحان
کو کہہ کر دروٹیاں دے دیتے تو میری پیدا کی ہے اس کے لئے ایک خدمت گار ہے
مگر خدمت گار نہیں ہے کہ پروردگار خود اس کا مالک اور نگہبان ہے۔ میرے والد
ایچ امام مافرما جب میں صنفہ دینے لگا تو صدقہ سال کو دے کر دے پس لے
پیتے تھے۔ اس کی وجہ سے دس لگتے تھے۔ دوبارہ اس سال کو دے دیتے
تھے۔ رات میں صدقہ دینے سے خدا کی ناراضگی حتم ہوتی ہے۔ گناہ ختم ہوتے
اور دروہ قیامت حساب میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ اور دین میں صدقہ دینے
سے عمارتوں میں صاف ہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اریکے

کا۔ سے سے گزرتے تھے ورنہ تو نور کو دیکھ کر یہاں سے ڈالنے جا رہے تھے۔ ان
کے حواریوں میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ روٹی دریا میں کیوں ڈال رہے ہیں
حالانکہ یہ روٹی آپ کی غذا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اس لئے دریا میں
ڈال رہا ہوں کہ دریائے مانوروں میں سے کسی کی غذا بن جائے اور خداوند عالم
کے حضور اس عمل کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۱۶۔ صدقہ اور اتفاق مال حلال سے ہونا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ احمد
سنت والجماعت ایک شخص کا بہت احترام کرتے ہیں اور اس کی بہت تعریفیں
کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں سے اس طرح ملو کہ وہ مجھے چھو جائے نہ سکے۔
اتفاق سے ایک روز سے دیکھا کہ بہت لوگ اس کے گرد بیٹھے ہیں، لیکن وہ ان
سے کہنا نہ کوشش ہوا چاہتا تھا، اور ایک کپڑے سے وہ اپنے چہرے کو ناک
تک چھپائے ہوئے مستقل اس کو شش میں تھا کسی طرح ان کے درمیان سے
اٹھ جائے، انا آخر ایک حوت سے ان کے درمیان سے اٹھ کر نکل گیا۔ میں اس
کے پیچھے پیچھا چلا اور اس کے عمل کو دیکھتا رہا کہ ایک ماری کی دوکان پر پہنچے
ماری اس کی طرف سے حائل تھا۔ تو وہ موقع پاتے ہی پیچھے سے اور روٹیاں لے
کر چل دیا کچھ دور گیا تھا کہ دیکھا کہ ایک شخص ان پر بیچ رہا ہے، اس کی نظر پیچھے
ہو اس شخص نے دو عدد انہیں لے لے، تم فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تعجب
ہو کہ یہ شخص چوری کیوں کر رہا ہے۔ بالآخر اس سے میں نے ایک مریض کے پاس

نے فسوہ کافی جرم چارم صو

کیا اور میں کو وہ دونوں روٹیاں اور ماروسے دیتے ہیں۔ میں کہے پیچھے نہ
چلتا رہا۔ یہاں تک کہ شہر سے باہر نکل گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک گھر میں داخل
ہو، میں سید کے قریب پہنچا اور اس سے کہی کہ اسے بندۂ خدا میں سے تیری بہت
شہرت سنئی تھی اور جانتا تھا کہ تجھ سے ملوں مگر میں نے تیرے اندر ایک ایسی
چیز دیکھی کہ مجھے اپنا اردہ بد ماٹتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ نے مجھ سے کیا کچھ؟
میں نے کہا کہ تو نے دو حد دروٹیاں اور دو مارچوٹے، میں نے مجھے مزید بونے
کا موقع دیا اور پوچھا آپ کون ہیں میں نے کہا میں خانقاہ رسالت سے
ہوں میرے وطن کے ہمارے میں پوچھا میں نے کہا مدینہ تو وہ لوگ آج شاید
جعفر بن محمد بن علی بن حسین (علیہم السلام) ہیں میں نے کہا ہاں کہنے لگا آپ کو
اس رشتہ اور نسبت سے کیا فائدہ ہوگا آپ جاہل ہیں۔ اپنے اجندہ کے مسلم
سے بے بہرہ ہیں (معاذ اللہ) میں نے پوچھا اکیسے؟ کہے گئے اس نے کتاب
سے قسرتا ہوا میری طرف نہیں پڑھا کہ پروردگار فرماتا ہے: من جاء بحمد
فلا عشرہ امثالہ ومن جاء بالسبۃ فلا بحرۃ لہ (من جاء
کر کوئی نیک کام کرے گا تو ایک نیکی پر دس گنا ثواب ملے گا اور کوئی بد کام
آئے گا تو اس کو اس بدی کے برابر ہی گناہ ملے گا اور عذاب میں مبتلا ہوگا
میں نے وردیش اور دو انار چرانے اس صورت میں میں نے چار گناہ کہے
لیکن کیوں کریں گے؟ ان کی اور وہ خدا میں مریض کو دے دینے۔ خدا اس
آیت کی رو سے مجھے چالیس نیکیاں ملیں۔ اب چالیس نیکیوں میں سے چار گنا
کم کر دیں تو چھتیس نیکیوں کا پھر بھی میں طلبگار ہوں۔ اٹھواتے ہیں میں نے کہا
(نکلتک اھلک) تیری اس تیرے نم سے بیٹھے تو قرآن سے بالکل بے بہرہ اور جاہل
ہے کیا تو نے جہنم شاکر پروردگار فرماتا ہے: وما یقبل اللہ من المتقین

بے شک پروردگار متقین کے عمل کو قبول کرتا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو
نے وردیش اور دو انار چرانے تو چار گناہ سوئے اور کیوں کہ یہ حد حسب ما
کہا احادیث کے بغیر وہ مال تو نے دوسرے کو دے دیا لہذا چار گناہ میں
ہو گئے وہ شخص مجھے عورت دیکھنے لگا میں نے اس کو اس کے حال پر چھوڑا
اور وہاں سے چل دیا۔

۱۰ احقر نے کرانے مال کی حفاظت کرو

امام صادق (علیہ السلام) نے جناب سرور کائناتؑ اپنے اصحاب کے ساتھ
تشریف فرما تھے وہاں سے ایک یہودی گذرا اور اس نے پیٹھ پر سے کہا سلام
علیک۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: علیہ۔

اصحاب نے اس کی یا رسول اللہ اس سے کہا تھا کہ (نمودہا تہ) تبت
مرحائیں۔ افسانہ نے دیا۔ میں نے بھی اس کو یہی جواب دیا کہ کوہ میرے
پھر فرمایا کہ اس شخص نے پیٹھ پر ایک کالا سانپ کاٹے گا اور یہ میرا سنے گا یہودی
دبا سے چلا گیا اور کئی سے سوچیں لکڑیاں میں کیں اور فرما دیا: یا حسب
بنا ب رسول خدا کے سامنے سے گزرے لگا تو آپ نے فرمایا: لکڑیوں کو زمین پر رکھ
دے۔ میں نے لکڑیاں زمین پر رکھ دیں تو دیکھا کہ اس میں ایک کالا سانپ
بے اور اپنے منہ میں ایک لکڑی دباٹے ہوئے ہے پھر اکرمؐ نے یہودی سے
پوچھا حق تمہارے کیا ہے؟ کہے لگا میں نے کچھ نہیں کیا۔ جب لکڑیوں کو جمع
کر حرقہ تو جیسے اس دور میں تھا تھا۔ ایک میں نے خود کمال اور ایک روٹی

۱۰ افوار نعمانیہ ص ۱۰

ایک فقیر کو صدقہ دے کر وہ آفتاب سے فرمایا اس میں صدقہ کی وجہ سے تمہاری جان بچ گئی اور صدقہ سے نفع میت سود میں لالہ ہو

۱۸۔ صدقہ آسمانی بلا کو مالتا ہے

ایک مرتبہ ایک نیکو انسان نے اپنی قوم میں ساری حالت کے لئے دعا کی تھی کہ ہمارا ہمارا ہمارا میں اس کا نفع ملے۔ راستے میں حالات میں رہتے تھے کہ کچھ لوگ ہیں جو تانہ لٹوٹے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر کہہ سننے سے تانے والے اپنے غول زدہ ہو گئے اور سر و دست اللہ کے چہروں سے عینا مٹ گئے۔ امام صادق علیہ السلام فرمایا تم لوگ کیوں گھبرا رہے ہو اور کیا وجہ ہے کہ اتنے خوف زدہ ہو گئے ہو؟ قافلے والوں نے کہا ہم لوگ بہت غمیتی مسلمان ہیں، سوئے ہیں، اور ہمیں خوف ہے کہ اگر بار بار مسلمان بھیجیں میں کیا یہ نیکو سنے کہ یہ مسلمان ہم پر یہ حوائج کر دیں۔ جب ان کو اس کو صدمہ نہ لگا کہ یہ مسلمان آپ کا سے نوت یہ روٹا ہوا مالتا ہے یا تم کو یہ پیسہ پتہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں تو میں سے شایہ وہ لوگ میری مال سوئے تھے۔ اس صورت میں نہ تو مال کا کچھ اور وجہ مالتا ہوئے گا تانہ لٹوٹے والوں نے پوچھا پھر تم کیا کریں گے؟ کیا یہ بتر ہے کہ سارا سامان بڑے بڑے گڑھے کھود کر اس میں چھپا دیا، اترے فرمایا اس صورت میں تو یہ وہ مکان ہے کہ مسلمان یہاں تک جا سکتے ہیں کہ ان سے کسی کو معلوم ہو جائے اور وہ اس سامان کو کھانے جلنے یا دھو کر بیچ دے لوگ وہ جگہ ہمارا انا جہاں مال چھپایا ہو سب نے کہاں بیچ دیا یا کھانے بیچ دیا

ملہ قمریہ کالی جہزہ ۳۴

انہیں فرمایا تم اپنا سامان اس کے ذمہ رکھ دو جو تمام ملاؤں اور معیشتوں سے بچائے والا ہے۔ درہم چیر میں برکت دینے والا ہے اس طرح سے کہ دنیا میں جو اس کی قیمت ہے اس سے کہیں زیادہ منافع ہو۔ اور ایسے وقت میں تم کو وہی ہے جب تم کو اس کی سخت ضرورت ہو تو گوسالے چھوڑ دو کون ہے؟ مالتا فرمایا وہ پروردگار کا امام ہے۔ قافلے والے نے لگے کہ سب کے ہونے کیسے کریں؟ امام نے فرمایا کہ تم لوگوں اور فقیران کو مسرت کر دو قافلے والے ہوئے یہاں تو کوئی بھی فقیر اور مسکین نہیں ہے کہ اس سے سبکیں فرمایا تم لوگ حذر کرو کہ کب تانہ لٹوٹے نہ آئیں گے تاکہ پروردگار اس وجہ سے تم لوگوں کو بچا دے جس سے تم کو نہ تو تانہ لٹوٹے ہوں گے ایسا ہی کہ امام سندھ و بھارت مال حذر کے سپرد ہے۔ پھر سننے پر پتہ چلا کہ وہی یہ لوگ کچھ تانہ لٹوٹے تھے کہ دیکھا کہ ان کو پیسے ہونے لگے، قافلے والے جو اس سے لگے، مالتا فرمایا اس پر سنو کہ تم لوگوں کا سامان تو پروردگار سے چھپے ہی ڈاکوؤں نے ان کے حذر مالتا ہے کہ تم کو دیکھ آگے بڑھو۔ امام کی دست بوسی کے بعد کہنے کے کہ کثرت نہ شب ہم یہ حضور سے روئے کائنات کو محبوب میں دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ گورڈوں سے اگر آئے لوگ امام حضور صادق کے پاس جڑو اب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تاکہ آپ انہوں اور انہوں سے معذور ہوں۔ امامت فرمایا میں تمہارا ہوں۔ رستہ میں سے جس نے نہیں تم سے چھپا ہے وہ دوسرے قصبوں سے لے جائے گا، قافلے والے سن کر پکڑے کہ لوگ تانہ لٹوٹے کی قیمت تھی۔ ایک تانہ لٹوٹے کی قیمت تھی کہ امام سامان کو فروخت کر دے اور انہیں دس گنی دے دے۔ وہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ ہم کی ہمدردی سے کتنے کر کے پیدا ہوں، امامت فرمایا یہ تم پروردگار سے سوا کرنے کا فائدہ دیکھو سکتے

ہو اس کے بعد اس روش کو ہمیشہ جاری رکھنا۔

۱۹۔ صحت سے تمام خوشیوں اور مہربانیوں میں

امام صادق فرماتے ہیں میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ زمین تقسیم ہوئی تھی دو شخص علم غلام بناتے تھے اس نے تقسیم میں دیکر کہا کہ اس کا ستارہ عروج ہوگا تب تقسیم ہوگی تاکہ سے لاندہ ہو اور زیادہ رہے۔ مال آخیز کا سے وہ دن اور وقت سے کیا کہ حسد میں اس کے عقد کے مطابق اس کا ستارہ بعد ہی پر ہوتا اور اسے نہ وقت نہ تھا۔ مجھے عقیدہ تھا کہ وہ وقت وغیرہ طے کر کے یہ دور میں تقسیم ہوئی لیکن مجھ پر اٹھ چلا یہ دیکھ کر اس نے اس کو کدورت پہنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور لڑا۔ اس کا بیٹا لڑا تھا جس کا عیسائی دوستوں نے اس میں لے کھی ہیں نہیں دیکھی چہرے پر چھایا ہوا تھا کہ نکاح ستارہ شد میں میرا اندر ایک اچھی گھڑیاں ہیں اسے گھر سے نکالا تھا۔ رُسرُی خیر پہ کے لئے منتخب کی تھی مگر میں نے کھڑے ہو کر کامیاب ہو کر کیا بنا۔ آپ نے لکھ سے میں رہے۔ اور مجھے حمار و ہوا امام فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں روایت سناؤں جو مجھے میرے والد ماجد سے تعمیری تھی وہ کہتے تھے کہ یہ ہے۔ تو میں نے کہا حباب رسول خدا صلعم سے فرمایا کہ تمہیں چاہتا ہے کہ پروردگار تمام دنیا میرے سے بوجہ اور پرستی ہو کہ وہ درکھے اسے چاہیے کہ اس دن صبح کے وقت صدقہ دے۔ اور اگر چاہے کہ رات بھر برپا رہا اور خوشنیں اس سے دور رہیں تو شام کے وقت صدقہ دے۔ میں جب خبر سے نکلا تو میں نے صدقہ دیا تھا صدقہ دینا تمہارا

سنے فلم دوم سے لاکھ درجے بہتر ہے۔ شاگرد کیا خوب کہ ہے کہ ع
نہ تو لی بجا ہاں خدمت محتاجاں کن
یہ کہ یاد دل یا متعلیٰ یا قدمی

یعنی حب تک تم دنیا میں جو حق اللہ و رب پر طرح سے محتاجوں کی مدد کرتے
رہو، چاہے الہ سے امداد ہو یا تمہاری دھرم کے ذریعے، یا ان کی توار پر توار بند کر
کے ان کی مدد ہو کے

۲۰۔ صحت اور اتفاق میں جتنا نہیں چاہیے

ایک شخص حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں اس حالت میں حاضر
ہوا کہ خوشی اس کے چہرے سے جہاں تھی امام نے پوچھا تم کیوں اتنے خوش
ہو کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ جبریل ان
انسان کے لئے وہ جہاں وہ اپنے سرور و مومن کو صدقہ دے۔ اور اس
کے ذریعے کسی جسد خدک مدد ہو اور وہ دن اس کے لئے خوشی کا دن ہے
اتنی دلیل باران دینی میرے پاس آئے تھے امام نے چاہے غریب اور غریب
و غریب تھے میں نے ان کی خدمت کی۔ اور ان لوگوں کی کچھ مدد کی کہ اس نے
آج میں بہت خوش ہوں امام نے فرمایا مجھے میری جان کی قسم تمہاری یہ خوشی
اس وقت مرزا ہے جب کہ تم اپنے اس عمل کو ابھی یا اس کے بعد میں صلیع
ذکر مشہور وہ شخص کہنے لگا کہ میرا یہ ایک عمل کیسے ضائع ہو سکتا ہے جہاں تک یہ
کے خاص شیعوں میں سے ہوں۔ امام جواد نے فرمایا کہ تم نے ابھی بانی کی اور غریب

اور دھائیوں کی مدد کا صلہ تلخ و مرہر دیکر وہ اس نے وحشی کیسے؟ تمام
 نے فہم کیا اس آیت کو پڑھ کر (ولا تعبدوا حاکمہ بآلہادی)
 یعنی اپنے بعد نہ کہو باکر کے اور لوگوں کو تار دے کر تلخ اور مرہر باد نکرو
 وہ شخص لوہے میں لے جس کی خدمت اور مدد کے لیے راہ پر حق بات اور نہ ہی
 کوئی تکلیف یا امت دی ہے راہ اتم سے بت کی بغیر جان کرتے ہوئے کیا کر پڑو
 اس آیت پر ہنسی کہہ رہا کہ جو لوگوں کو مدد دے رہا ہے پر جتنا مرہر یا زردہ خاطر
 کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع کر دے۔ بلکہ اس سے ہر قسم کی ذیت اور پریشانی
 و ادب سے ناز دیکر ان لوگوں کو خدیں تم نے صدقات و خیرات دے دی ہیں
 آئندہ وہ ظکر یا بزرگ ہے۔ یہاں فرشتوں کو جو مرہر یا زردہ خاطر
 کر دے انہیں آئندہ مخصوص نہیں اس نے جواب دیا کہ آپ اور فرشتوں کو زردہ خاطر نہ کرنا
 بڑا نیک ہے۔ مگر دیکھو وہ پاک و حقیقتاً تم سے بھی زردہ و خیرات دے رہا ہے۔
 اس نے پوچھا یا رسول اللہ میں نے اپنے کسی قول یا فعل سے آپ کو غم کیا کیا
 ہے؟ ان کا کہنا تھا کہ کرتے ہوئے دیا کہ تم نے اپنی گفتگو سے میں غم کیا ہے
 کہ میں اپنے عمال یا ایک ضائع کر سکتا ہوں جس کی بات کے حاضر شیعوں میں سے
 ہوں تم جانتے ہو کہ یہاں سے میں شیعوں کو دیکھتا ہوں؟ میں انہیں نے عجیب سے
 یہ کہا نہیں میں پہلے بات کرنا چاہتا تھا کہ ان کو میں نے ان کے رسول اور صاحب
 نہیں کہو خداوندہ تھے راہ و رحمت میں نفسی مدد دے رہے تھے
 سلمان اور درمقداد اور عمار نے انہیں خود کو بہار شیعہ میں بھی بکرا اپنے کو ان
 کو کوس کے پر بڑھایا کی تہہ میں نہ توں سے میں اور نہ کہ کو ذیت نہیں ہونی ہے
 وہ کہیں لگا۔ استغفر اللہ و اتوب اللہ یہاں رسول اللہ پھر بھی یا کتب پالیسی
 امام نے دیا کہ تم کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں در آپ کے دشمنوں

کو دشمن و در آپ سے استغفر اللہ دوست ہوں۔ اس نے سنا کہ میں یہ کہوں
 گا اور نہ واقف کیا کہ یہ قولہ جو کچھ میں نے کہا کیوں کہ اسے خدا ملا کہ اور
 آپ پسند نہیں کرتے لہذا توبہ کرتے ہوں امام جو اسے فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں
 اور سننا میں و پسند کرتے ہوئے ہمارے ہی قول کی بنا پر حتم ہوئی تھی یہ
 شیخ سعدی اپنے تین اشعار لکھتے ہیں..

- ۱۔ رہ میگردندہ گیر چو استادہ ای دستہ نداد گیر
 - ۲۔ خوشائے کاناں کہ مرد حقہ جرد بر باز رہے زانہ
 - ۳۔ جوان مرد اگر راست خواب و لیست کرم پیش نہ مردان طلیست (سکین)
 - ۴۔ ایسی بگز نیک خواہاں بھی صغات دلوں کے رہتے پر حنیو و رازم حنیو
- ثروت بہ تو عزیز ہو کا سہارا نہ ہو۔
 جو دوستی و دیکر کم و کثرت کو اپنا شعار نہ رکھیں کیوں کہ مرد حق شناس
 بنے رونق باننا اس کے خریدار ہیں۔ یعنی ان کے لئے دنیا یا کچھ نہیں وہ نیک و مکر
 کے اپنے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔
 (۴) اگر کوئی جو مرد راہ راست پر چلے گا تو انشاء خدا کا پسند پدہ
 ہے۔ اور اگر کم و کثرت تو شاہ مردان امیر و منان حضرت علی علیہ السلام کا شیوہ
 اور طرز متبانی ہے

۲۱۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

ایک شخص ایک آدمی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا اور دسترخوان

لے کر قیہہ پڑھا

پر مرغ مستحق تھا کیا چاہے ایک فیقہ درود اندھے پر یا اور رسول کیا کہ بدست
میری مدد کرو۔ وہ شخص عقد میں تھا اور فقیر کو دستکار دیا کچھ دنوں بعد وہ شخص
نود و نرب و بقیہ ہو گیا اور مفلس کی وجہ سے اس نے اپنی بیوی کو حلالی دے دی
اس کی بیوی نے دوسری شادی کرنی اتفاقاً ایک دن وہ عورت اپنے ایک
شوہر کے ساتھ کھانکھا رہی تھی اور وہاں میں مرغ مستحق تھا کہ ایک فقیر دروازے
پر آیا شوہر نے کہا ہر تر ہے کہ مرغ مسلم میں فقیر کو دے دو عورت نے ہر تر
کو وہ مرغ دے دیا جب وہ پس کی نور و رہی تھی۔ شوہر نے دیکھ کر سبب پوچھا
تو اس عورت نے کہا کہ یہ فقیر میری بیوی شوہر تھا۔ یا بھکر بیانیہ فقیر جو اس کے ساتھ
دستہ خواہ سبذرا تھا۔ سنا دیا اس کے شوہر نے کہا خدا کی قسم میں وہی فقیر ہوں
جو تم سے دروازے پر گیا تھا اس شخص نے مجھے سجدہ و تہلیل کیا تھا۔

۲۲۔ لوگوں کی گزارشات کیسے قبول کی جائیں

رسیدہ ہر عمر کہتے ہیں کہ امام رفق کی خدمت میں عرض ہوا میں سے اتنی
گھربا تھا مجھ کو میرے لوگ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے جو دنیا مسائل اور حلال
اور تمام کے بارے میں سوالات کر رہے تھے اس وقت ایک اندھا شخص
بنچا مس کا رنگ نہری تھا امام علیہ السلام کو معذرت کرنے کے بعد میں نے کہا
یا جی رسول اللہ میں آپ کا اور آپ کے باور اجداد کا شیوہ درجہ بیٹے ما
ہوں۔ مسفر حج سے واپس آ رہا ہوں میرے پاس بوقتیم غنائت منو کہ نے
خفی گم ہو گئی ہے آپ میرا چوہا مانوس دیتے تاکہ اپنے گھر میں بیچ سکوں

۱۔ قرنت ۱۱ وراقی ابن حمزہ حموی بر حاشیہ مستطرت ج ۷ ص ۱۴

لیکن کیوں کہ خدا وند عام نے تمام ضروریات زندگی سے مجھے نوازا ہے اور گھر
کا میں ایک خوشحال انسان ہوں ہوں ہند صدقہ کا بھی سہی نہیں ہوں (حسن
رقم آپ مجھے یہاں فرما دیجئے) میں اسے گھر بنا کر آپ کی خدمت سے صدقہ کر دوں
گا۔ امام نے فرمایا بیٹھو۔ اند تہیں محاف فرمائے۔ اہم پھر لوگوں سے بات کرتے
لگے یہاں تک کہ یہ سب لوگ چلے گئے عورت میں۔ رسیدہ (سیدہ) سلیمان جعفری
خشیہ درودہ شخص بیٹھنے لگے۔ حضرت علی بن موسی الرضا نے فرمایا میں قنونی
دیر کے لئے خدا کا چاہتا ہوں سلیمان سے کہ بسم اللہ۔ آپ گھر میں تشریف
لے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دروازہ سے کہہ کھاس کے پیچھے کھڑے ہو
گئے۔ اپنا ہاتھ باہر نکال کر فرمایا خراسانی کہاں ہے میں آپ کی خدمت میں حاضر
ہوں۔ امام نے فرمایا یہ دو سو دینار اپنا اخراجات کے لئے لے لو میری طرف
سے صدقہ میں دینا۔ البتہ یہاں سے بھی چھوڑنا کہ۔ میں تمہیں دیکھوں
اور نہ تم مجھے حراسانی چلا گیا تو اس جملہ سلام باہر تشریف لائے سلیمان نے
عام کیا میں آپ پر قسم باں ہو جاؤں آپ نے اس شخص پر کرم فرمایا اور اس
کو کافی مقدار میں رقم بھی بخشی۔ لیکن آپ دروازے کے پیچھے کھڑے کیوں نہ
کھڑے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں مس کی حاجت پوری کر کے میں کے چہرہ
پر ظاہر ہونے کا شرمندگی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا چوں کہ ہر سو کر کے والا
وقت سواں شرم دینا محسوس کرتا ہے کہ تم نے پیغمبر اسلام کی حدیث نہیں سنی؟
المستند۔ حصہ ۱۔ اگر کوئی شخص کار غیر پوشیدہ انجام دے گا
تو اس کو مشق کے برابر جواب سے گا۔ اور اگر کوئی آشکارا اور ظاہری طور پر
گناہ کرے تو خدا کے نزدیک وہیں خواہ ہو گا۔ لیکن اگر کسی سے گناہ سرزد ہو
۲۔ درود چھپا رہے تو سے خدا بخش دے گا۔ کیا تم نے یہ قول نہیں سنا؟

دھنی آتو ہوتا مساندی یعنی عید میں جس سے سوال کرتا ہوں تو کبھی شرمندہ نہیں ہوتا پڑتا بلکہ اپنے اہل و عیال کے پاس سرخرو و پس تارہوں۔

۲۲۔ امام زین العابدین اور محتاجوں کی پرورش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب میں امام زین العابدین علیہ السلام سے رہا تھا تو حاضرین میں سے کسی نے آپ کے زانو ادا پائے مبارک پر گھٹے کے نشانات دیکھے۔ چنانکہ ان کی نظر امام کے شانہ پر بھی پڑی تو دیکھا کہ وہاں بھی نشانات بڑے ہیں۔ ان لوگوں نے امام محمد باقر سے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد کے زانو اور پائے مبارک پر جو نشان ہیں وہ قریباً طول لال مسجدہ کرتے ہیں و جد سے میں یکی یہ شانہ پر کیے نشان ہیں امام نے فرمایا کہ اگر ان کی زندگیاں میں یہ سوال کرتے تو ہرگز نہ بتانا کوئی روز ایسا نہیں گذرتا تھا کہ میرے باپ اسی المقدور مجبور اور بے نوا لوگوں کو سیر نہ کیے ہوں۔ رات کو جب سب کھانا کھا پیتے تو باپ کھانا ایک کیمہ میں الگ رکھ لیتے تھے اور سب کے سو جاننے کے بعد گھر سے نکلتے۔ جو لوگ اپنی عزت و شرافت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتے اور سنگدست ہوتے انہیں وہ کھانا تقسیم کر دیتے تھے ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہمارے لئے کھانا لالہ کوں ہے یہاں تک کہ خود امام کے گھر والوں کو میں اس بات کا علم نہ تھا۔ صرف میں جانتا تھا۔ امام یہ چاہتے تھے کہ ہمیں روز میں صدقہ دینے والوں کی جسنالے رات آکر شرفراتے تھے کہ ان صدقہ اسر نطفی ضمالہ صدقہ سے کرکس پر نفی پڑ کر سے سے خود کارائش ختم ہو جائے جس طرح آگ کو پانی بجھا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی لاہنے یا تھ سے صدقہ دے تو اس طرح دے کہ

بائیں ہاتھ کو خمد سے منہ پھوڑ یعنی صدقہ اس طرح چھپ کر دے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

۲۳۔ صدقہ دینے سے زرق زیادہ ہوتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد سے فرمایا کہ مٹا گھر کے اثراجات سے کسی رقم بھی ہے۔ بیٹے نے جواب دیا چالیس دینار۔ امام نے فرمایا اسے جا کر صدقہ کر دو۔ محمد نے ہا چہ ہمارے پاس کچھ نہ ہے گا صرف یہی چالیس دینار ہیں۔ امام نے دبا امام اسے صدقہ کر دو خداوند نہیں اس کا ضرور جسر دے گا۔ پھر فرمایا اس خدمت ان سبکی سبکی محتاج محتاج الزرق الصدقہ یعنی جو کچھ کیے بھی ہوں ہے۔ اور زرق کی کتنی صدقہ ہے۔ پس ان چالیس دیناروں کو صدقہ کر دو۔ محمد نے حکم امام پر عمل کیا۔ اس واقعہ کو دس برس میں گذرے تھے زچار ہزار دینار امام کو ملے۔ امام نے فرمایا کہ بتاؤ تم نے یہ کھانا میں یا بیٹی فرما دیتے تھے اس نے اس کے ہاتھ میں چار ہزار دینار عطا کئے تھے۔

۲۵۔ شرط جنت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فقیر کے کپڑے جو پیر صدقہ کی جنت میں مانر ہوئے اور سلام کے بعد من کیا۔ یا رسول اللہ ہمارے ایک صاحب

۱۔ سفینۃ البحار ج ۶ ص ۲۴

۲۔ کافی جلد ۴ ص ۲۴

ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہے یہ عرض کیا ایک بڑی درخواست ہے۔ رسول کریم
نے فرمایا تم کو جو یہاں کرو ان لوگوں نے کہا ہم یہاں ہیں کہ آپ ہمارے جنت
میں جا جلتے کہ ممانعت کر دیں۔ یہ سنی کہ رسول اللہ نے نہ جھکا یا اور کسی چیز سے زمین
پر نہ خط کھینچنے لگے تھوڑی دیر بعد سراخہ نہ فرمایا۔ میں نہ ہی جنت کا فضاہم عرب
بشر طیکہ تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ انہی نے اس کے بعد طے کر لیا کہ کسی سے
سوال نہ کر لے گے۔ اور اس طرح عمل کیا کہ اگر سفر کرتے ہوئے گھوڑے سے
کاٹا یا نہ گر جاتا تو سال کے عورت سے کسی سے نہ مانگتے۔ بلکہ خود گھوڑے سے
اتر کر اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر دسترخوان پر کھانا رکھتے ہوئے پانی کی برتن
ہوئی اور کسی دوسرے شخص کے پانی پانی ہوتا۔ اس سے طلب نہ کرتے۔ بلکہ
خود اپنی جگہ سے اٹھ کر پانی پیتے تھے۔

۲۶۔ اس دُعائیں تعجب خیز اثر تھا

جناب یونس نے قیامت میں سنا کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ
آدمیوں سے کوئی ایمان نہ آیا ایک عابد تھا اس کا نام یحییٰ بن خنقا تھا۔ دوسرا
عالم تھا اس کا نام رومی تھا۔ اقامت جنت ہوا تو نے فرمایا کہ خداوند عالم نے
وعدہ عذاب کرنے کے بعد کسی قوم سے پنا عذاب دو نہیں کیا۔ مگر قوم یونس وہ
قوم تھی جس کے لئے عذاب کا وعدہ ہو چکا تھا لیکن نازل نہیں ہوا جناب یونس
نے انہیں ہر چند دعوت اسلام دی مگر انہوں نے ایک دشمن جناب یونس
نے سوچا کہ ان کے لئے بد دعا کریں۔ عابد نے بھی اس بار سے میں آپ کو
مشورہ دیا لیکن رومی عامتہ میں گیا اور کہا خداوند عالم آپ کی دعا قبول
تو کرے گا مگر وہ یہ نہیں چاہتا کہ اپنے بندوں کو ہلاک کر دے۔ آخر یحییٰ بن خنقا

نے عابد کے مشورے پر عمل کیا اور اپنی قوم کے لئے بد دعا کی۔ وہی ہول کرنا
دنوں وقت عذاب نازل ہوگا۔ جب عذاب نازل ہونے لگا۔ یحییٰ بن خنقا نے تو
جناب یونس عابد کو کہتے کہ تم یہاں سے چلے گئے لیکن رومی نے شہر سے باہر
نہ نکلا۔ عذاب کے نازل ہونے کا وقت گیا۔ آثار ظاہر ہوئے لگے قوم یونس
پر ایشال ہوئی رکبوں کہ جناب یونس کو بہت حاشیہ کیا مگر وہ نہ بولتا نہ روٹتا
سنا ہے کہ ان کو یونس نہیں تو تم خدا سے پنا مانگو گریہ و راری کر دو۔ شاید
خدا تم پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا ہم کیسے پنا مانگیں۔ رومی نے
سے کچھ دیر غور و فکر کے بعد کہا دو دفعہ پتھر اون پتھروں کو ان کی ماؤں سے
جد کر دو یہاں تک کہ اونٹ۔ بھینز۔ بکری اور کالے سب کو ایک دو مہرے سے
جد کر دو۔ اور شہر چھوڑ کر سب لوگ صحرائیں چلے جائیں اور دریا یونس کے
خدا سے توبہ زمین و آسمان اور بڑے بڑے دریا، غرض ہر شے کا مالک ہے طلب
عفو و بخشش کرو۔ لوگوں نے رومی کے کہنے کے مطابق عمل کیا قوم کے ہی رسیدہ
مذہب نے جبر و کونین پر حکمران رہے تھے قوم کے ساتھ عیسائیت کی تھی۔ انہیں
مذہب و فتن اور علوم ہو رہا تھا کہ جنگل کے درخت بھی ان کے ساتھ دور رہے
میں رحمت پروردگار عالم ان کی طرف مائل ہوئی۔ عذاب ہونے ہونے ہو کر گیا
اور پہاڑوں کی طرف مڑ گیا۔ عذاب کا ناسخ گذرنے کے بعد جناب یونس ہر
شہر کی طرف آئے تاکہ دیکھیں کہ قوم کس طرح بد ہوئی ہے۔ شہر کے
قریب پہنچے تو دیکھا لوگ حسب معمول زندہ کی بسر کر رہے ہیں کچھ لوگ کھیتی
بے مشغول ہیں۔ ایک شخص نے یونس کو نہیں پہچانتا تھا اس سے آپ نے پوچھا
کہ قوم یونس کس عالم میں ہے۔ انہی نے جواب دیا یونس نے اپنی قوم کے لئے
بد دعا کی خداوند عالم نے اس کے عاقبوں کو اور عذاب نازل کیا۔ لیکن

ایک بلند قامت انسان نما لڑکا نظر آیا۔ جناب ابراہیم نے اس کو
پوچھا۔

ابراہیم: تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟

مرد: پیور دگام سمان کے نیلے پڑھ رہا ہوں۔

ابراہیمؑ قہار سے سرور و اقرب یا اویس سے کون موعود ہے ؟
مرد۔ ہبیر

مرد۔ طبیب

۱۸۱۳ء - قلعہ خضابہ نامہند و بہتہ کہاں سے کرتے ہو؟

مرد: ایک درخت کی لٹائی ہوئی جوتے ہوئے اس درخت کے پل کی تہ
 جوں اور سردی کے لئے زخیر بھی کرتا ہوں۔

ابراہیم: تمہارا گھر کہاں ہے؟

مرد ایک چہارنگ طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ وہاں اس چہارنگ کے پاس۔

ابراہیم تم مجھے یک شب اپنا بھائی بنا سکتے ہو؟

میرے گھر کے راستہ میں پانی ہے۔ اور اس سے گزرنا بہت مشکل ہے۔

ابراہیم تم خود کیسے گذرتے ہو؟

سرد۔ میں پانی کے (لوہے سے گنہ رجاء) بہوں۔

بر سب سے پہلے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نذرانہ دینی علم عجیب بھی اس پر ہے کہ وہ

یہ سنس کراہتے، ابراہیم کا ہاتھ بٹسٹا اور دونوں پانی بہہ رہے تھے۔

جب گھر پہنچے تو آبرہہ نے سوال کیا۔

ایسا ہے۔ سب سے بڑا دن کون سا ہے ؟

روز قیامت، کہ خداوند عالم جس رب لوگوں کو ان کے اعمال

ابلیس کہتا ہے: "وہا کہ ہم دونوں کی کردگار یہی کہ خداوند ہمیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے۔"

دعا کیوں کرتے ہو؟ خدا کی قسم میں سارے ہو گئے ایک دعا کرتا ہوں
مکملات تک قبول نہیں ہوتی۔

برائے نام۔ میں تھلا تھلا ہوا کسی دعا کے مستجاب ہو رہے ہیں کیونکہ میری ہڈی؟

اسی لئے کہ عوام و نظام کسی بندے کو دروغ حق مکتفا ہے تو اس

سرد۔ تین سال قبل بکریوں کا ایک گڈ تھاں سے غلط اس کا گھبرانے

۱۔ حضرت کالی طبع آزمائی ۱۳۶۰ پر روایت ہے کہ حضرت محمدؐ قیلے دریا کا عذاب و آہستہ کہا کہ
”مجھ سے دعا کیے لئے دعا کریں، اسی دعا آج تک ہمارے فیعوں کے خزانے میں سر رکھتی ہے۔“

ابراہیم، محمد اسے تیری عاقبتوں کی میں ہی مر جیسے میل اسد مہوں۔

وہ مردی جگہ سے اٹھا اور جناب ابراہیم کی پٹے پہنے سے لگا ہوا، جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب پیغمبر اسلام رسالت و نبوت پر مبعوث ہوئے تو آپ نے لوگوں کو معاہدہ کرتے کا حکم دیا۔

۲۸۔ دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

ایک روز شیخ تیمور محمد کے بارے سے کہہ رہے تھے کہ لوگ ان کے گروہ پر پیش جمع ہو گئے، دیکھا کہ وہ خدا سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ میں فریاد ہے کہ

داد دہوی اس صاحب لکھ مجھ سے طلب کرتا تو میں نہ لو، دیکھا کہ اس سے طلب کرتے ہیں، لیکن ہادی دعا قبول نہیں ہوتی، پھر ہم نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ہے کہ تمہارے دل میں عبادت کی وجہ سے مردہ سو گئے ہیں، انہی سے دعاؤں میں مدد دے گا، تمہارے دل میں پاک دہا کی دہائی ہیں، لوگوں نے پوچھا وہ دس تیرے کیا ہیں؟ شیخ نے کہا:

۱۔ تم لوگوں نے دعا کو بھیجا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا۔

۲۔ قسم نہ خیر کی تلاوت کی بلکہ اس پر عمل نہ کیا۔

۳۔ تیرے غصے سے دعا قبول نہیں کیا، ان کے ساتھ دشمنی کی

۴۔ شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا، ان میں تمہارے بے پروا اور

شریک ہو۔

۵۔ تم جنت میں جانے کی خوشامیسی رکھتے ہو، لیکن کوئی عمل جس میں ایمان نہیں

دیتے ہو تمہیں جنت میں ملے جائے گا۔

(۶) تمہارے ہر ایک تشنگی جہنم سے تم ڈرتے ہو، لیکن تم نے اپنے دل میں ایمان نہیں ڈالا دیا۔

۷۔ وہ دیکھ گیا کہ عیب ہوئی ہے مشغول ہو گئے، درپے عیب کی طرف ہٹ گیا۔

۸۔ تمہارے ہر ایک کو دنیا کو دوست نہیں رکھتے، میرے غصے اور دُعاؤں

کیا حرص اور دنیا کی ساد پر مال دینا کوئی حق کرتے ہو

۹۔ موت کا غم نہ رکھتے، سوچو کہ موت کے بعد تمہاری دنیا نہیں سوتی

۱۰۔ تم نے مردوں کو دیکھا کہ وہ دنیا کی اس سے عدت و غیبت سے حاصل کرتے

ہیں، دس اسباب ہیں جو تمہاری دنیاؤں سے قبول نہ ہونے کا باعث ہیں۔

۲۹۔ بلند رہتی

دوسری حیوۃ دنیا میں کتنا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلام نے سفر کے

دوران ایک شخص سے ملاقات کی اور اس سے کہا: میں نے تم سے پہلے کہا کہ

پوری بیعت کی وہاں سے جیتے وقت تپ سے اس سے فرمایا: اگر تم ہم سے کچھ

چاہتے ہو تو ہم دیکھیں، لیکن تمہاری دعا دہری ہو، اس سے کہا خدا سے دعا کیجئے

کہ مجھے ایک اونٹ عطا کرے، جس پر میں پنہن کروں، تا کہ میں کو سفر کر سکوں

اور چند گوسفند جن کے دودھ سے میرا ستہ ہوا دیکھ سکوں، پیغمبر اس سے کہنے لگے

کہ میں دعا کا پھر صحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تمہاری غصے کی بہت

بھی عورت ہے، یہ سب کی طرف متوجہ ہو، یہ ہم سے کہتا ہے کہ اس کے لئے دنیا اور آخرت

۱۔ دو صحت و بھلائی لفظ ابراہیم

۲۔ حضور کے دعویٰ میں بڑی عورت تھی

۳۔ ہمارا توار جلد ۱۰ ص ۶۳

ان جگہاں خدا سے طلب کریں۔ صحابہ نے عرض کیا، مئی، سلاسل کی ضعیف کاریاں
تقصیر ہے، پیغمبر نے فرمایا کہ جب جناب توسل بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے
شام کی طرف جا رہا تھا تو راستہ بھول گئے۔ بہت جستجو کی مگر کچھ نہ چلا۔ تو حضرت
موسٰیؑ نے فرمایا کہ میں پہلے کی طرح پھر کس پریشانی میں مبتلا نہ ہوؤں۔ اپنے صاحبزادے
کو جمع کر کے لوٹ کر تم لوگوں نے مصر کے لوگوں سے کوئی وعدہ تو نہیں کیا ہے، مگر اگر
ہم اس شہر سے تیل جائیں تو وعدہ حوالی ہو، لوگوں نے جواب دیا ہاں، ہم تمہاری
آبادی کے لئے شہر کا کھانا ہے، جب جناب یوسفؑ کا انتقال ہوا تو انہوں نے مصر والوں
سے نوازش کی کہ جب تم لوگ شام جانا تو میرا جنازہ ساتھ لیتے جانا اور میرے
بچے یعقوبؑ کے پاس دفن کر دینا، ہمارے جنازہ کو قبول کر لیا تھا، جناب موسیٰؑ
نے فرمایا کہ مصر والے چلو اور اپنا وعدہ پورا کرو، ورنہ اس پریشانی سے کبھی
نجات نہیں پاسکتے۔ تمام لوگ مصر واپس آئے

جناب موسیٰؑ نے جس سے بھی قبر جناب یوسفؑ کے متعلق پوچھا اس نے الملائکہ
جو نہ کا نگہار کیا، کسی نے بتایا کہ ایک بزرگ عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں جانی
ہوں یوسفؑ کی قبر کہاں ہے، جناب موسیٰؑ نے اس عورت کو مویذ جب جناب موسیٰؑ
کا آدمی اس عورت کے پاس پہنچا اور اس واقعہ کی خبر دی تو اس نے کہا کہ موسیٰؑ سے
کہنا اگر میرے علم کی ضرورت ہے تو میرے پاس آؤ کیوں کہ نقاضہ علم ہی
ہے۔ یہ پیغام جب جناب موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو اس کی تصدیق کی اور اس کی
جمنہ یعنی پر تعجب کی۔ پھر حوالہ اس عورت کے پاس آئے اور جناب یوسفؑ کی قبر
کے بارے میں پوچھا۔ عورت نے جواب دیا۔ موسیٰؑ علم ایک قمیص چاہتے ہیں۔ کئی
ساں سے میں نے اسے اپنے جینے میں چھپا رکھا ہے، میں اس وقت جس میں تڑپاں
جب تم میری تین باتیں مان لو گے۔ جناب موسیٰؑ نے طرہ بیان کر دی

اس عورت نے کہا اوں تو یہ کہ میری جوانی پیش آئے دوسرے یہ کہ تم مجھ
سے عقد کرو۔ تیسرے، آخرت میں بھی مجھے تمہاری ہمدردی کا شرف ملے حضرت موسیٰؑ اس
عورت کی جملہ باتوں پر چونکہ اپنی ان خواہشات سے دنیا، آخرت کی سعادت چاہتی
تھی، تعجب کر سکتے اور خدا سے دعا کی۔ تو اس عورت کی تینوں دعاؤں میں پوری
ہوئی۔ اس وقت اس عورت نے جناب یوسفؑ کی قبر کے بارے میں یہ بتایا کہ
جب یوسفؑ کا انتقال ہو گیا تو مصریوں نے اس کی قبر کے پاس سے جن اختلاف کیا،
ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یوسفؑ کی قبر ان کے محلہ میں ہے۔ اختلافات اس طرح کر دیے
تو عرب چلے گئے۔ اختلاف دور کر کے لے لے پایا کہ یوسفؑ کا جسر ایک توت
بلوری میں رکھ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے جائیں اور وہاں سے مصر کی طرف دفن کر
دیا جائے۔ تاکہ شہر مصر کا پانی قبر یوسفؑ کے اوپر سے گزرے اور ہر جگہ چھپے
تاکہ سب لوگ ان کی قبر کے فیض سے استفادہ کریں پھر جناب موسیٰؑ کی قبر
قبر دیکھا، جناب موسیٰؑ نے دیاں سے تلامذہ جناب یوسفؑ کو نکال کر بیت المقدس
سے چھ فرسخ دو جو جگہ خلیل مقدس کے نام سے مشہور ہے قبر جناب یعقوبؑ کے
ساتھ جناب ابراہیمؑ کے پاس دفن کر دیا۔

۳۰۔ سلمان فارسی کس چیز سے ڈرتے تھے

صلوات علیہ وسلم کہتے ہیں کہ سلمان فارسی جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے
تو سعداں کی عیادت کے لئے گئے، سلمان روئے لگے سعد نے پوچھا کیوں
رہے ہو؟ سلمان نے جواب دیا کہ میں دنیا کا لالچ اور اس کی محبت میں غیبار
رہا ہوں بلکہ اس لئے رہا ہوں کہ پیغمبرؐ مہلتے ہم سے عہدیں تھا کہ تم لوگ
اس دنیا سے صرف انرا گوشہ سفر اختیار کریں، جس طرح کسی سوا کے ایک جگہ سے

دوسری جگہ میں ہے کہ کسی چیز کی ضرورت مرقی ہے اب میں اس نے رو رہا ہوں کہ
کہ مجھے وقت سے کہیں اس نماز کے زیادہ میں نے صرف کیا ہو سعدی کہا
اس وقت میں نے مسلمانانے کروا چاروں طرف دیکھا تو صرف ایک ہی ایک
بیابان اور ایک شہر نظر آیا اور کچھ نہ تھا۔

جب حساب کتاب کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر سو روپے
تھا پل دینے کے لئے اور ان کو یہ اطلاع دینا چاہی کہ یہ فی الحال محسوس
وہاں پر ہے یہاں آ رہا ہے۔ جب تک کہ لوگ استقبال کے لئے نہ رہے تو شہر
بہتر ہوگا۔ کچھ دیر گزر کر کوئی تیار کیا نہ دیکھا۔ یہ فی الحال محسوس
اور شہر کی طرف آ رہا ہے۔ سمجھا کہ یہ تمام سے امید دہائی کی طرف تھی کہ
تھی؟ تو مسلمانوں میں نے پوچھا میرا دشمن کون ہے تو جواب میں فرمایا کہ جو کہ
مسلمان کے اصحاب میں سے ہیں۔ مسلمانوں میں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں جانتا
ابنہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ یہ سب کچھ اتر گئے اور اپنے اپنے

گھر سے جا کر مسلمان کی خدمت میں گئے۔ حساب کیا کہ میرے لئے
یہ گھر ہی ہے۔ پھر شہر پہنچے تو کوئی نہ ڈرا مارا۔ یہاں چار
مسلمان نے سچ کیا اور بتایا کہ یہ نہیں ہوا۔ یہاں ہر گز رسول ایک
دوکان پر پہنچے کہ اس کی پامسکیں ہلایا اور لوگوں کے درمیان حکومت کرنا
کے لئے ضروریات رہیں۔ ایک کھال تھا جس پر وہ بیٹھے تھے ایک لڑکا
کے لئے دکان اور ایک منگائی ساق لائے تھے۔ سب یہ راستے میں تکیہ
کرتے تھے۔

اتفاق سے یہ رہا شہر میں برداشت سب سے تیار۔ امام کو اپنے
مال و دولت کیوں بچوں اور اپنی جان کے خوف سے شہر میں پریشان تھے وہ

اور فرار کر رہے تھے جب مسلمانوں میں ہنگامے اٹھے۔ کھال کو اپنے دوش پر
پر ڈال کر ایک ہاتھ میں بول اور دوسرے ہاتھ میں لٹائی کر لیں خوف وہراس کے
راہ گات اختیار کی۔ اس وقت کہتے جاتے تھے کہ یہ ہے پر میرا گار اور کم ہاں لوگ
جو دیا ہے بہت نہیں دیکھتے روز قیامت جانتا پائیں گے

۳۱۔ امام حسن مجتبیٰ کیوں رو رہے تھے؟

حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے
کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات کے وقت جو لوگ موجود تھے ان میں سے آپ کو روکنے
دیکھا تو عرض کیا یا بن رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو ہتھیار سے
نسبت حاصل ہے اور آپ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے جو لوگ آپ کو ہتھیار سے
آپ نے بیعت کی ہے آپ نے اور اپنا امام ہونا نہیں مرتبہ اور ہند میں تقسیم کر دیا
اور اسی طرح تقسیم کیا کہ اعلیٰ میں ہے ایک اپنے لئے کھلی اور دوسری راہ انداموں
تقسیم کر دیں تو امام نے فرمایا (مکی حوالہ مطہر و حوالہ دھما) کہ میں
مطین کے خوف سے اور دوستوں کی جفا سے رو رہا ہوں۔ علیؑ مجھ سے ہمارے
انوار میں لکھا ہے کہ مطیع سے عدالت کی ضرورت قیامت عدل انہی کے سامنے
خیرات قسم کی گرفتاریوں میں مبتلا ہو کر جو انسان رو رہے کے بعد وارد ہوتی ہیں
کہا ہوتا ہے

۳۲۔ حقیقی خوف گناہوں سے روکتا ہے

مناجیہ جو حمزہ ثریا نے نقل کیا ہے کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا
کہ یہ شخص اس کی بیوی کے ساتھ شہر پر سوار ہوا۔ علوی مکی روح سے کشتی ٹوٹ

کئی تمام مسافر جو دریا میں ڈوب گئے اور صرف وہی ایک عورت زندہ رہی۔ وہ ایک تختے پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں پہنچی۔ اس جزیرہ پر ایک رہبر تھا جو کسی گناہ کے سزا میں زندہ تھا۔ اتفاقاً رہبر کی مدد سے اس عورت سے ہو گئی۔ رہبر نے کوئی احتمال بھی نہیں تھا کہ جزیرہ پر کسی تہ عورت کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جب اس عورت کو دیکھا تو عجب سے پوچھا کہ تو انسانوں میں سے ہے یا جنوں میں سے ہے؟ عورت نے جواب دیا میں انسانوں میں سے ہوں۔ رہبر نے وقت کو غنیمت سمجھا اور اس سے کسی بات کے بغیر بعد میں اس کو اپنے پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن اسی دوران رہبر کی نگاہ عورت پر پڑی تو دیکھا کہ اس کا تمام جسم درخت کی شاخوں کی مانند لرز رہا ہے۔ یہ دیکھ کر رہبر نے عورت سے سوال کیا کہ کیوں کانپ رہی ہو؟ عورت نے سر ہٹ کر کہے کہ سمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا سے ڈرتی ہوں۔ رہبر نے پھر پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کوئی ایسا حرام انجام دیا ہے؟ عورت نے کہا یہ دروغ عالم کی عزت و بدل کی قسم اس تک کوئی ایسا کام مجھ پر نہیں آیا ہے۔ جب یہ سنا تو عورت کی حالت دیکھ کر رہبر بہت متحیر ہوا۔ وہ کہہ کر کہ تو نے کبھی ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا اور اب تو مجھ سے مجبور کرنے کے باوجود راضی نہیں ہو رہی۔ اس قدر ڈر رہی ہے۔ خدا کی قسم مجھے تجھ سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ یہ کہہ کر اپنا ارادہ بدل دیا اور اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اپنے گناہ شہ گناہ سے نو سو کی برابری جب جزیرہ سے گھر کی طرف جارا تھا راستے میں ایک راہب سے ملنے ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر تک دونوں ساتھ چلتے رہے جب دھوپ میں تیزی پیدا ہوئی تو راہب نے کہا کہ جوت بہتر ہے کہ تو دعا کر کہ خدا تمہارا جہاں سے ہر پر یہ کرنے کے لئے کوئی برسیا بھیج دے۔ تاکہ کچھ آرام مل سکے۔

جوت نے شرمندگی سے کہا میں نے قرینہ الی اللہ کوئی نیک کام نہیں کیا ہے کہ وہی کر سکوں۔ راہب نے کہا تو یہی اعانت ہو کہ تم اپنی کس عورت سے قبول کر دیا۔ راہب نے دست دعا بند کرنے کے بعد وہ ہمارے سکون کے لئے کوئی بادل بھیج دے۔ ماہرین نے ایسی بھی کچھ دیکھی کہ زمین کے سمان کے کچھ حصے پر بادل چھا گئے اور یہ دونوں سا بادل ہر میں رہتے رہتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد ایک دوڑا ہے پر پہنچے۔ ایک راستہ کی طرف راہب دوسرے کی طرف جوت اپنا اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ ایسا ایک راہب نے دیکھا کہ اب وہاں سے ہر سایہ گئے ہوئے سے تو اس نے کہا کہ یہ معلوم ہوا کہ تم مجھ سے بہتر تمہاری دعا قبول ہوئی ہے میری نہیں تم مجھے برا بھلا سا نہ ہو۔ اس نے عورت کا نام احمد بناد ل اور اس نے عورت سے کہا کہ صرف اس وقت تمہارے دل میں خون پیدا ہوئے کی وجہ سے نہایت تمہارے گناہ شہ گناہ بخش دیئے۔ اس کا خیال رکھنا کہ آئندہ کبھی معصیت نہ ہوئے پلے

۲۳. کیا خون احتیاج ہوتا ہے؟

حقائق میں بہت بات کہ میں دولت بہرہ ور ہوں تو میرے ہاتھ خلاء کو دروازے پر بیٹھ دیا اور کہا کہ اگر کوئی مانت نہ شیعہ یا بائبل سے تو اس سے پس کر دینا میں اس سے کہہ گیا وہاں حضرت امام محمد صادق کی خدمت میں پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ آپ نے ہر دست راضی کے ساتھ جواب سلام دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے ہر خدا میں مجھ سے کہوں۔ رضی اللہ عنہم جس وجہ سے آپ کے حلق سے عسکریوں تو مانتے فسر یا کہ میری ناراضگی کا جلیب وہی

پتھر ہے جس نے مہا بھگت کو مریسی کے باعث میں متخیر کر دیا ہے میں نے
 عرض کیا کہ خدا کی قسم میں ان کے حقوق یاد رکھنے کے عقائد کی حقیقت کو سمجھتا ہوں
 لیکن یہ بڑے اہل علم ہیں کہ ان کے عقائد میں شک و شبہ ہو جاوے اور لوگ مجھ پر غور نہ کریں
 انہوں نے جواب میں کہا کہ تم میں سے مولانا بہ دھرم کے عقائد کے افست
 معائنہ کرتے ہیں تو ان کی وہ انگلیوں کے درمیان خدا کی طرف سے سوز و گداز کا
 میں ان میں سے سنا دے رہی ہوں اس کو میں جانتا ہوں کہ بڑی بڑی کوفتوں کا دوست
 رکھتا ہے اور اگر فطرت سے وہ ایک دوسرے کو بوسہ دینا تو آسمان سے آواز
 آتی ہے کہ تمہارے گناہ بخش دیئے گئے اور جب آپ میں راز کی باتیں کرتے
 ہیں تو ملنگ ٹوکل اور کاتبان کلام آپ میں کہتے ہیں کہ ہم کو اس سے دور رہنا
 چاہیے کیونکہ ملنگ کے یہ لوگ کوئی ایسی راز گبات کریں جو نہ خدا پر ہر آشکارا
 نہ کرنا چاہئے تو

حضرت کی گفتگو میں بہانہ پیش کرنے میں نہ صرف کیا کہ وہ فرشتے ہو کر
 کی باتیں کرتے ہیں پھر اگر وہ دور مومنان تو ممکن ہے کہ باقی نہیں پائیں اور پھر
 ملنگ کی باتیں ملنگ کے حاکم کے ساتھ رہا ہے (۱) وہ طاعت قبول (۲) عیناً
 ہم کوئی لفظ میں نہایت پر بار نہیں ہوتا مگر یہ کہ دو ملنگ رقیب و متبادل کے
 کہنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں میری بات سن کر ملنگ نے تھوڑی دیر کے لئے
 مرتبہ کیا چہ سر عطا یا تو آپ کی باتیں ملنگوں سے تنگ جاتی تھیں آپ نے فرمایا
 نہ اسحق (۱) ملنگ لکھیں تو خداوند عالم کو حاکم و مقرر اسرار کو جانتا ہے وہ
 سب کچھ جانتا ہے اور جانتا ہے اسحق خدا سے اس طرح کہ یہ کہیں تو اسے دیکھ
 رہے ہو اور اس میں شک کرو کہ وہ میں نہیں دیکھ رہا ہے تم کا خسر ہو
 بنا دے اور اگر تمہیں یقین ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کرنا تو تم

نے خدا کو تو من و دل سے جیواں بہت تمہارے کونوں کو خدا دیکھ رہا ہے تم اس کے
 صحبت کر رہے ہو اور تمہیں شرم نہیں آتی کہ خدا نے تمہاری باتیں سن لی ہیں

۳۴ حضرت عثمان کی راتیں کیسی گزرتی تھیں

حضور عرفی کہتے ہیں کہ ایک رات میں ۱۲۰۰ سو ایتھم کے ساتھ سواری
 تھی رات کا چھ حصہ گزرنے کے بعد ہم نے یہ امن میں حضرت طلحہؓ کی خدمت میں
 دیکھا کہ حیران و پریشان لوگوں کی طرح دیوار پر باؤں رکھے ہوئے یہ آیت پڑھ
 رہے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)
 کہی کہ میرے لئے خوش ہو جاؤ میں پھر کچھ سے فرماؤ حسب! تم سو رہتے ہو جاگ
 رہے ہو ہم نے عرض کیا تو میں ملنگ رہا ہوں آپ میں کون سا کلمہ و زاری
 کر رہے تھے اس پر کیا کریں اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو
 جاری ہیں دیکھتے ہو یا نہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)
 حسب! حدیث روز حساب کے گا اور ہم صبح اس روز پر دروگاہ کی بارگاہ
 میں کھڑے ہونا چاہئے گا ہمارا چھوٹا چھوٹا عمل اس سے پوشیدہ نہیں ہے
 حسب! خدا ہماری اور تمہاری اگر گردن سے حق یہاں قریب ہے کوئی چیز بھی
 خدا سے غیبی چیز نہ رہے وہ ہمیشہ کہہ دیکھتا رہتا ہے پھر یوں کہ صرف متوجہ
 رہ کر رہا یا تم سو رہے ہو یا میرے بوجہ تو لوگ نے کہا کہ اس پر اسرار سے
 میرے نہیں! آج میں تب تک حالت و عین کی یاد دہی کر رہا ہوں کہ یہ میرے محبوب
 گیا ہوں (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)

امیر المومنین نے فرمایا۔ اتنا سمجھ لو کہ جو قطرہ اشک خدا کے خوف کی بنا پر آنکھ سے نکلتا ہے وہ آتش جہنم کے بہت سے دریا خشک کر دیتا ہے جو تھوڑے سا میں آئس رہتا ہے۔ وہ کسی سے دوستی یا دشمنی اللہ کے لئے کرنا ہے تو اس سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی عورت نہیں۔

نوٹ! اگر کوئی کسی سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو اس کی محبت پر کسی کو خدشہ نہ کرے گا۔ اگر کوئی خدا کی ناراضگی کا باعث ہو تو اس کا انجام دیکھنا اور اللہ کی نافرمانی نہ دیکھنا۔ اب جب کہ تم یہ مصیبت رکھتے ہو کہ تم نے حقائق ایمانی کو کھل کر دیا۔ ان لوگوں کو کچھ نصیحت کر کے آفسرٹ کی طرف متوجہ کیا۔ امیر المومنین نے آخر کلام میں فرمایا کہ تمہیں ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ اور جاتے وقت کہہ دیا (بیت نہری فی عیلاخہ - حنفی ملت) اسے کاٹش! بجے یہ معلوم ہو کہ میری اس غفلت میں تم میری طرف متوجہ ہو یا مجھ سے غافل ہو۔ خدا! کاٹش مجھے معلوم ہوا کہ طولانی خوابوں اور تیری سوا کردہ محنتوں پر میری محنتوں کا گناہ کی تیرے نزدیک کیا تہہ ہے؟ حسب نے کہا خدا کی قسم امیر المومنین تمام اسرار و مہارتیں سوز و گداز کے نغموں کو تہہ ہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی تھی

۵۔ ۳۔ ہمیں اس دن کیلئے آمادہ رہنا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت علی کی اور زہری جناب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضرت علی جبکہ آنار

خداوند اس کے چہرہ پر نمایاں تھے خدمتِ رسول میں آئے۔ رسول اسلام نے پوچھا کہ تمہارا علی نے جو لب و لہجہ تمہارا گرائی کا انتقال کر لیا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر اسلام نے جس کہا میری ماں کا انتقال ہوا ہے اور رونا شروع کر دیا اور ہائے مادر گرائی کہہ بہ کہہ کراہت مارتے جاتے تھے۔ چہرہ اپنی دردا اور پر ازین حضرت علی کو دے کر فرمایا اس سے انہیں کفنی دو اور تکفین کے بعد مجھے ہی اطلاع دینا جب جنازہ قبرستان پنجاب تو پیغمبر اسلام نے نماز پڑھائی لیکن اس روز ایسی نماز پڑھائی کہ کسی کی نماز جنازہ نہ اس سے پہلے اس طرح پڑھا تھا اور بعد میں پڑھا حال پھر آپ قبر میں انکریٹھے۔ اور باہر نکل کر دیا، اب دفن کر دین کے بعد سادہ فاطمہ سے خطاب فرمایا تو انہوں نے جواب دیا بے شک رسول اللہ تو آئے فرمایا کہ جو تمہارے ہر درکار۔ وہ دیکھا صاف پڑا ہوا چھین فاطمہ بنت اسد نے جواب دیا ہاں۔ رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ سے پیغمبر نے بڑی طرح طواری دعا میں پڑھیں۔ جب آپ وہاں سے آئے تو لوگوں نے پوچھا برکت آپ نے فاطمہ کے جنازہ میں انجام دیا لیکن قبر میں اتنا، اپنے لباس سے کفن دینا طواری نماز پڑھنا اور راندنیہ کی گھٹک کرنا، وہ کسی کے جنازہ کے ساتھ انجام نہیں دیا؟ پیغمبر نے فرمایا ہاں میں نے اپنے لباس سے انہیں اس نے کفن دیا کہ میں ایک روز لوگوں کے قیامت کے محسوس ہونے کی کیفیت بیان کر رہا تھا تو فاطمہ نے کہا ہائے آنسوؤں۔ اس لئے میں نے اپنے لباس سے انہیں کفن دیا۔ اور نماز میں خدا سے درخواست کی کہ یہ لباس پرانا نہ تو تاکہ اس فاطمہ کا اللہ دیہات میں محسوس ہوں اور جنت میں داخل ہوں۔ خدا نے قبول فرمایا ہے اور میں فاطمہ کی قبر میں اس لئے بیٹھا کہ ایک روز میں نے فاطمہ کے کہا کہ جب میت کو قبر میں اتار دیں گے تو وہ ملک (منکر و نکیر) ان سے سوال

میدان کی ہے وہ تمہاری تجویز کردہ سزا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے زیادہ سخت ہے
کیوں کہ میرے عذاب بھی میری عظمت و بجلت کے مناسب ہے۔ پس اسے ایسا ہی
مجھے میرے جلال کے لئے چھوڑ دو۔ میں تم سے زیادہ نہ بیان ہوں میرے جلال
کے اور میرے درمیان فی صمد نہ سویں جیسا روحمیم ہوں۔ وانا اور حکیم ہوں اپنی
قضا و قدر کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔

پیغمبر اکرمؐ نے ابو بکرؓ سے فرمایا: خدا نے تجھے بھی مہلت دی ہے تاکہ تیرے
صلیب سے فرزند صالح عکرمہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں کے بعض امور کا عہدار
ہوگا۔ اگر یہ مصالحت نہ ہوتی تو تجھ پر عذاب نازل ہو جاتا، ورنہ اس کی طرح تمام
قریش بھی ہیں، وہ انہیں اسی لئے مہلت دیتے کہ جانتے ہیں کہ بعد میں ایمان لائیں
گئے۔ موجودہ کفر کی بناء پر سعادت اخروی سے انہیں محروم نہیں کرتے۔ بلا اس
وجہ سے عذاب پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ ان کے صلیب سے فرزند صالح پیدا ہوگا
اسی لئے باپ کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے۔ تاکہ یہ انہیں سعادت حاصل کر سکے۔
اور اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سب پر عذاب نازل ہو جاتا۔

۳۸۔ رحمت خدا گناہگار مومن کے شامل حال ہے

سلمان بن خالد کہتا ہے کہ خدمت حضرت صدیقؓ میں حاضر ہوا اور اس
آیت کی تلاوت کی: لا محنت أب و آمن... (صحابہ رضی اللہ عنہم)
آگاہ ہوا کہ جو شخص تو کہے، ایمان لائے و عمر صالح انجام دے خلاص
کے گن ہوں گوا اعمال حسنہ سے بدل دیتا ہے۔ امام نے فرمایا کہ یہ آیت تمہارے

میں سے ہے۔ مہلتی مدت گنہگار بندہ مومن کو جب تیرا کہ حسن و عین کی
جلتے گا تو خدا خود اس کے عمل کی حساب کرے گا اور اس کے ایک ایک
گناہ کی طرف سے توجہ کرے گا کہ فسداں روزانہ مقرر ہے یہ کام کی تھا
مسئلہ کے گناہوں پر درود گزاری یہ سخت ہے۔ وداپتے ماموں گنہگار کو دیکھے
کہ اور نہ توبہ کرے گا۔ اس وقت کہ تیرے بندے میں نے دنیا
میں تیرے گناہوں کو پوشیدہ رکھا اور بخت ہوں پھر ہلاکت کو حکم ہوگا
کہ گنہگار کے لئے توبہ واجب ہے۔ جب اس کے گناہوں سے بدلہ دیا
جائے گی تو اس کا نامزد، مال و حق کے سامنے لیا جائے گا۔ اسے دیکھ کر مال
خستہ قویب کریں گے اور کہیں گے کیا اس بندے کوئی گناہ نہیں کیا اور وہ بھی
اس آیت شریفہ: ولنثبسننہم بئسما تھکھ حسنات۔
کا مطلب ہے:

۳۸۔ بیشہ حافی کی توبہ

صحابہ نہج کرم رکھتے ہیں کہ بیشہ حافی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
بن جعفر صادقؑ کے سامنے توبہ کی۔ ایک روز امام موسیٰ کاظمؑ خدا میں بشر کے
گنہگار سے کہہ رہے تھے کہ گناہی عافیت کی آواز یہ سنائی دے۔ درجہ
وقت بیشہ کی چیز گھر کا کونہ پھینکے گئے باہر نکلے امام نے فرمایا: کینہ! اس گھر
کا مالک تیرا ہے یا غلام کینہ نے جواب دیا: تیرا ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے
فرمایا: توبہ کی جی ہے اگر وہ کسی کا بندہ یا غلام ہوتا تو اپنے آئی و سورتے

ڈرتا کنیز، سنگدگر، پیش گئی، بشر شراب پینے کے لئے تادہ بیٹھا ہوا تھا۔

(چونکہ کینہ کوہ پس آئے میں تاخیر ہوئی لہذا بشر کے تاجہ کا سبب پوچھا تو کنیز نے کہا جاسے تھ کے یاس سے ایک شہ گنہ گنہ رہا تھا اس نے مجھ سے پوچھا کس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام تو میں نے کہا آزاد ہے تو انہوں نے کہا ہاں، اگر غلام ہوتا تو اپنے آقا سے ڈرتا۔ اس بات کا بشر میرا آخر ہوا کہ پوشش اٹھ گئے۔ نگے پر گھر سے نکلا، امام کی خدمت میں پہنچا پھر آپ کے سامنے تو بیٹھ کر گذشتہ غلیبوں کی معافی چاہی اور رقتا ہوا واپس آیا۔

اس کے بعد تمام برائیاں ترک کر دیں اور اہل لوگوں میں اس کا شمار ہونے لگا کہا جاتا ہے کہ چونکہ بشر برہنہ پاؤں کر ماتم کی خدمت میں پہنچے اور توہر کی اس لئے لوگوں نے نہیں حافی (برہنہ پا) کا لقب دیا۔

۳۹۔ مشہور احسن

فطیل بن عیاض اپنی جسدائے زندگ میں رخس اور سورد کے اہواؤ جو انب میں مشہور راہزوں میں شمار ہونا تھا ایک مدت تک وہ بی کا لکرتا رہا اور راہزوں میں بڑے متہور ہو گیا آہستہ آہستہ اس کے دل میں ایک لڑکی کی محبت پیدا ہوئی۔ ایک رات اس نے لڑکی سے رشتے کا رادہ کیا دیتا میں ایک دیو رحمن تھی وہ جب یو ریر چڑھ کر لڑکی کے پاس گیا، بیاتہ تھا تو ایک شخص کو نہ ان محمد کی یہ آیت پڑھتے ہوئے تھا اے خداوند

لہ (حک) یہ خود وقت نہیں یہ مونیہ منستور و سوت خنیہ کریں اور خوف خدا کے دلوں میں پیدا ہوئے انیس بھی لڑیو رسکے آدھے سے کب بھی تھا وہ یہ سے دیریں آیں اس آیت نے اس کے دل

پایا اتر گیا کہ اس نے اپنی روشنی زندگی ہی بعد ہی بٹے بن ملامت سے کہا

یہ اس وقت پیر درگاہاں! وقت خشوع اور خضوع آگیا ہے۔
فطیل نے صدقوں سے توبہ کی اور وہ رات ایک خرابہ میں بسر کی۔
اس خرابہ میں جو مسافروں پر موجود تھے وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے چوں کہ مسافروں کے چلنے کا وقت ہو رہا تھا لہذا وہ کہہ رہے تھے کہ فطیل سے کیسے بچیں وہ یقیناً کہیں راستہ میں بیٹھا ہمارا انتظار کر رہا ہوگا قاصد والوں کی یہ گفتگو فطیل کو فطیل اور بھی زیادہ متثر ہوا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں کتابت بخت ہوں بہت سے آسودہ خاطر انسان میری وجہ سے تشویش میں پڑ جاتے ہیں۔ یہ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ درقند والوں سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا نام لوگ مطمئن رہو اب کسی قائل کو مجھ سے ازیت نہ پہنچے گی

۴۰۔ حقیقی توبہ

جب جنگ تبوک کا وقت قریب آیا تو پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو جنگ کی تحریک دی تمام سپاہیان اسلام جنگ کے لئے چلے گئے مگر کچھ منافق اور منافقین نے وحی جن کے دلوں میں چھینٹا تھا۔ تھا جنگ کے لئے نہ گئے۔ در فکر کی حق خستگی، مخالفت کرنے والے وہ میں میں سے ایک کعب ابن مالک شاعر تھا کعب نے کہا اس روز جنگ تبوک کے سونچے یہ میری قدرت و طاقت پہلے سے نیا ہوتی اور میں خود کے علاوہ جب جنگ تبوک واقع ہوئی میرے پاس بھی دو سو یہاں رہیں۔ ہر روز یہ سوچتا تھا کہ آج جنگ کے لئے جاؤں

لہ رد منات اخات، لفظ فطیل

کا ٹکڑا تو بہا اور استغفار کرنا چاہیئے۔ تب خدا ہماری توبہ قبول کرے گا۔ ورنہ سب
 حرج سب دنیا سے چلے جائیں گے۔ یہ سوچ کر غصوں پہ زبوں پہلے سننے دن
 میں روزہ رکھتے اور رات کو مناجات کیا کرتے تھے۔ ان کے گھر والے انہیں کھا
 پہنچا دیتے مگر ان سے بات چیت نہ کرتے تھے۔ ایک مدت تک وہ لوگ گریہ و
 زاری کرتے رہے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہی طرح پچاس دن گزار دیئے
 ایک روز کعب نے اپنے دوستوں سے کہا کہ جب ہم سے خدا درمیان ہمارے
 دوست اور گھر والے سبب بن جائیں ہیں ارادہ کوئی بات میں نہیں کرتے، تو ہم
 لوگوں کو آپس میں زلزلنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے سے جدا ہو کر چلا جائیئے
 ہم میں سے ہر ایک الگ الگ بیٹھ کر توبہ و استغفار کرے اور ہم مرتے دم تک
 آپس میں گفتگو نہ کریں گے۔ شایدا اس وقت خدا ہماری توبہ قبول کرے۔ تین روزہ
 تک بالکل الگ رہ کر ہر ایک نے مناجات کیا اور آپس میں ملاقات ہی نہ کی تھی
 راستہ جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تھے اس وقت قبولیت توبہ کے سبب
 میں آیت نازل ہوئی: **لَقَدْ نَابَ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ**۔ ہونو! **اِجْعَلْ لَّيْلِي**
اِلٰى جِہنم خدا نے انھار و ہرجائی کی توبہ پیغمبر کے واسطے سے قبول کر لی اور ان
 نے دشواریوں میں شکی کو بردہ کی اور قربت تھا کہ ان میں سے بعض کے ولی
 ارادہ سے بدل جائیں دشواری کی بنا جنگ کے لئے نہ جائیں پھر جب وہ رہ
 رست پر آگئے تو خدا نے ان کو معاف کر دیا اور خدا مونس پر رحم کرنے والا
 ہے۔ اور ان آدمیوں کی توبہ بھی قبول کر لی، جو سب مخالفت کہتے تھے اور جنگ
 کے لئے نہیں گئے تھے انہیں اس قدر دشواریاں پیش تھیں کہ زمین اتنی وسیع ہو

۱۰ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۵۷

کا ٹکڑا دنگ نہ رہتا تھا۔ اور میں نہ جاتا۔ اسی طرح دوسرے دل بھی رستا۔
 آخر کار میں نے ہستی کی اور جنگ کے لئے جاسنے اور مسلمانوں کے
 ساتھ دینے سے گریز کیا دن میں بازار چلا جاتا تھا لیکن میرا کام بھی نہ بنتا
 اور نہ مقصد حاصل ہوتا میں نے اعلان امن امیر اور مرارہ بن ریح سے ملاقات
 کی۔ میری طرح وہ بھی جنگ کے لئے نہیں گئے تھے ان کا بھی جی یہاں تھا کہ کار
 و بار درست نہیں ہے۔

جب کہ مسلمان جنگ تبوک میں مصروف رہے ہم اسی پریشانی میں مبتلا
 رہے۔ جب ہم نے پریشانی کو سپاہیاں اسلام پیغمبر کے ساتھ واپس آ رہے
 ہیں تو ہم اپنی حرکت پر نادم ہوئے اور ان کے استقبال کے لئے گئے جب
 رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے تو سلام کر کے انہیں فتح کی تہنیت دی آنحضرت
 نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسری طرف سے رشتہ موثر یہ ہم سے اپنا دوستوں
 اور ساتھیوں کو سلام کیا تو انہوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا جب یہ خبر ہمارے
 گھر پہنچی تو انہوں نے بھی ہم سے غٹکوبند کر دی دیکھنے ہی دیکھتے یہ
 حالت ہو گئی کہ جب ہم مسجد میں جا کر کس سے بات کرتے تو کوئی جواب نہیں
 دیتا تھا۔

ہماری تور کو سننے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے شوہروں
 سے رخصت ہو کر آپ تکم دیں تو ہم بھی ان سے جدا ہو جائیں پیغمبر اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا لیکن نبی اپنے انصوں پر اختیار بھی نہ دیتا یہ حالت
 دیکھ کر کعب اور ان کے دوستوں کو ملنے کہہ کہ اب میرے پیارے سے کیا
 فائدہ پیغمبر اسلام سے کہے کہ ہمارے دوست ساتھی اور بھائیوں تک نے
 ہم سے اہدائت منقطع کر دیئے ہیں۔ ہمیں اب دینے سے کل کر یہاں لوں میں

کے باوجود ان کے لئے شک ہو گئی اور ان کے دل تلکین اور پریشان ہو گئے
انہوں نے جان لیا کہ خدا کے علاوہ کوئی پند نہیں دے سکتا۔ بلکہ شک خدا کو
قبول کرنے والا اور حیران ہے۔

۴۱۔ ایک اور نمونہ

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی ایک ظالم بادشاہ کے ملزموں میں سے
تھا۔ ایک مرتبہ اسے بہت سی دولت ملی ان میں چند گائے بکریاں اور کیتڑیاں
تھیں۔ اکثر اس کے یہاں مش و طرب کے گھٹلیں گرم رہتیں۔ اور اپنا وقت لود جب
میں گزرتا کیتڑیاں شرب پانی پنی کر نفع لگاتیں۔ پڑوس میں رہنے کو وہ ستیا ہمیشہ
اس سے راضی رہتا تھا میں نے کئی مرتبہ اسے متوجہ کیا، لیکن اس نے قبول نہ
کیا۔ میں نے اس سے کہا اصرار کیا کہ وہ ایک روز بولتا تو شیطان کا یہ ہوا
لیکن تو شیطان کا تابع نہیں ہوتا۔ اگر تو میری نصیحت اپنی آقا امام جعفر صادق
سے بیان کرے تو شاید تیری بددلت خدا بھیجے پھر وہ نفس سے بات کرے۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اس شخص کی بات سے میرا بہت متاثر ہوا جب میرا دل
مست دق کی حالت میں پہنچا تو اپنے پڑوسی واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب
تم کو فہان درود سے ملے کہ تم نے جو تم کو بہت دیکھ کر ملے کہ تم
اپنے برے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔ جب میں کو فہان
تو لوگ مجھ سے ملنے کے لئے میرے پاس آئے۔ میرے پاس ہی ان کے ساتھ تھا جب وہ وہاں
جائے گئے تو ان سے کہا کہ تمہارے اور کوئی بات کرنے کے بعد اس سے کہا کہ میں نے
تیرا قدام جعفر صادق سے بیان کیا تو وہ ہوسٹہ فرمایا کہ میری ضمانت
سے بعد سدا م کہنا کہ تمہارے برے کام چھوڑ دو تو میرا تباہی جنت کی ضمانت

لے گا ہوں۔ یہ سن کر وہ روئے لگا۔ اور بولا خدا کی قسم کیا جھوٹا ہے جو اسے
کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں، خدا کی قسم کہا ہے۔ تو وہ بولا میں نے اپنے ہی کا قہر
پھر میرے گھر سے چلائی۔

پھر روز گذرنے کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا تو دیکھا دروازہ کے
پچھے رہنے کے لئے ہے مجھے دیکھ کر کہا کہ میں نے اپنا تمام مال اس کی راہ میں خرچ کر دیا۔
اب کوئی حیرانی نہیں ہے۔ اس سے یہ دروازہ کے پچھے رہنے کے لئے ہے۔ میں نے
دوستوں کے پاس گیا اور ان کے ساتھ کھانا وغیرہ لیا۔ پھر کچھ دن بعد اس
نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں بیمار ہوں تو تم سے دعا چاہتا ہوں۔ کوئی مسئلہ
جدا سے ملے جاتا تھا۔ اور اس کے ملازم وغیرہ کا خیال رکھنا تھا۔ آخر کار جب
اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو میں اس کے بستے کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ
بے ہوش ہو گیا ہوں یا پھر جو شخص میں تن کے بعد اس کے لئے ہوئے بولا ابوہریرہ کہنا
تھا کہ اپنا وعدہ پورا کر دو۔ اس سے کہا کہ میں نے تمہاری دعا مانگ کر اس کی دعا میں
جہنما دروازہ پر دستک دے کر خدا کی دعا مانگ کر اس کی دعا میں
تھا تو میرا ایک پروردگار کے باہر اور دوسرے گھر کے اندر انہوں نے فرمایا ابوہریرہ
ہم نے تمہارے پڑوس سے کہا کہ تمہارا وعدہ پورا کر دیا ہے

۴۲۔ مالوس نہ ہو

سوم بن مسنہ کہتے ہیں کہ میں امام محمد بن عبد اللہ اشعری کی خدمت میں تھا
اک وقت عمران بن ابی ایوب بھی آیا اور کچھ سوالات کئے اور باتیں کرتے بولایا میں نے

حمد آپ کو طوں عمر عافیت رہے اور جس سے زیادہ استغفار کی توقع دے
 میں اپنے معاملات آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں

جب ہم آپ کی خدمت میں کسب آپ کو ملے ہیں۔ ہوا۔ چلے سے پہلے ہمارا
 دل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ ورنہ دنیا کو ہم قبول کرتے ہیں چھوڑ کر اللہ کی دولت
 ثروت کی ہماری نظر میں کوئی قیمت نہیں رہتی لیکن جب آپ سے دور ہو جاتے
 ہیں اور انکاروں اور انکساروں سے تھکتے ہیں۔ بہت سے راتیں اور ماہوں کے دل
 میں جب دنیا پیدا ہو جاتی ہے، اٹھنے، کھانے، پینے، سوئے، دیکھ کر وہ دنیا نہیں ہے
 جو کبھی سخت اور بے رحم ہو جاتا ہے۔ اس کی احمد و حمد کی ساری سے سب کامیابی
 سے ہم پر دنیا انصاف حضرت رسولؐ خدا، آپ سے کہا کرتے تھے کہ ہم دنیا دہی ہیں
 کہ کہیں منافق نہ ہو جائیں۔ ہم پر کرم کرتے تھے کہ ہم کس طرح منافق ہو سکتے ہو؟
 تو وہ کہتے تھے کہ جب ہم آپؐ کی خدمت میں رہتے ہیں تو آپؐ تمام سے دوسرا کو پیدا
 کرتے ہیں اور ہر مسک طرف مائل کرتے ہیں۔ ہمارے دلوں پر خوف طاری ہو
 جاتا ہے، اور دنیا سے ہم حاصل ہو جاتے ہیں اور بعد میں جوابت کہ گویا ہم
 آخرت جنت و بہشت کی اپنی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیا یہ حالت کی تھی
 تکرتی ہے جب تک ہم آپؐ کی خدمت میں رہتے ہیں۔ جب ہم گھر پر جیب
 بہاں سے چلے جاتے ہیں اور اپنے چہرے کو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کس
 کیفیت کا وہ ہیں۔ ہمارے ہاتھ سے کس طرح جھوٹ جاسکے گا کہ گویا کبھی اس سے
 سابقہ میں نہ رہا ہو گیا اس صورت میں کہ وہ نہیں نہ ہو گئے؟ یہ سب میرے نفس پر
 ہو کر نہیں یہ تغیر تو شیطانی دوسو سے کیا ہوا ہے کہ میں کہوں کہ وہ نہیں دنیا
 کی طرف مائل کرتے ہیں خدا کی قسم تم سے جو حالت بیان کرتے اگر میں پرانی رہتے
 تو وہ تم سے مسافر کرتے ہیں اور تم پر ان کی طبع پر چل سکتے جو اوپر لا سکتے

و سو میں سوئے اگر تمہیں دیکھنے کے بعد یہ نہ کہنے تو خدا
 دوسری مخلوق پر یہ کہ یہاں تک کہ وہ گن و گنتے اور بلا سے مرمت کر دیتے تو
 خدا نہیں بخشے۔ تحقیق مومن کی ہر ہر زماں ہوتی ہے اور اس کا استغفار یا پانا
 جیت دوسرے کے لئے نہ ہے پھر کہہ کرنا ہے اور پھر مولا کو بہریت ہے۔
 کیا تم نے نہیں سنا کہ تم عافیت رہتے ہو (اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ
 اور اس آیت میں فرماتا ہے (ایستغفروا... الیہ)

۴۳۔ ہر گناہ کے لئے مخصوص توبہ ہے

حضرت امام محمد صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کہتے ہیں۔ میں ایک شخص
 یہ کوشش کرتا تھا کہ عاصی طریقے سے مال دیا حاصل کرے۔ مردود، پشہ، راونے
 میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تو شیعیں اس کی صورت میں اس کے پاس گئے مگر ان کو
 نے مال دنیا کو حال طریقے سے حاصل کرنے پر اہل گھر حاصل نہ کرے گا۔ پھر ہر مرام
 طریقے سے حاصل کرنا چاہتا تو وہ بھی قبیح سے نہ تھا۔ یہ تو وہاں ہے تو میں قبیح، بسا
 ستر ہوا جس سے ہر مخلصوں میں موحیئے اور قبیح بہت سی روت ہے۔
 لوگ بھی تیرے پیروی کریں یہ شکر اس نے جواب دیا، ان میں اس بات پر
 آمادہ ہوں۔ شیخ نے کہا تو اپنی طرف سے ایک دی بی ذکر۔ لوگوں کو اس
 کی طرف دعوت دے اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے۔ یہ اسے
 خواہش کے مطابق دولت دنیا بھی مل گئی۔
 ایک روز اس نے دنیا پر کیا۔ یہاں کے کتنا عذاب کا کہہ کر کہا کہ کیا یہاں

کر دیا۔ اب میری تو یہی قبول نہیں ہو سکتی تھیں اگر میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کر دینا کہ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا وہ میرا خود ساختہ نہ تھا بلکہ اصل مسئلہ تھا تو شاید میری تو یہ قبول ہو جائے مگر پانی نا اچھا نہیں ہے بلکہ ایک کچھ میں کھانسی کر کے کہیں نے اس تک جو کچھ بیان کیا وہ غلط اور بے بنیاد تھا اس کی بات نہیں کر لوگ یہ کہہ گئے کہ تم بہت جلد یوں رہے ہو۔ تم نے تم سے جو کچھ بیان کیا وہی درست اور حق تھا۔ اب تمہیں پانی میں شکر ہو رہا ہے اور تم گمراہ ہو رہے ہو۔ اسی کی یہ باتیں سن کر میں نے خود اپنے ہاتھوں طوق درنجیہ پہن لی۔ اور کہا کہ یہ اس دلت تک پہنچے۔ ہوں گا جب تک خدا میری تو یہ قبول نہ کرے۔

خداوند عالم نے اس نعمانہ کے نبی پر روق کی کہ اس شخص سے کہہ دو کہ میری عزت و جلال کی قسم اگر مجھے پکارتے پکارتے تیرے جسم کا ایک ایک عضو جدا ہو جائے تب بھی میری توبہ اس وقت قبول نہ کر دوں گا جب تک کہ ہوا و گندہ سے تیرے دین پر مرے ہیں اور جنہیں تو نے گمراہ کیا ہے انہیں حقیقت حال سے آگاہ نہ کر دے اور واپس تیرے دین کو نہ چھوڑ دینا اس کے لئے یہ کام بھی ممکن نہ تھا۔

۴۴۔ قرآن مجید سے ایک واقعہ

والله اعلم
وهو غنى عن التفسير

۲۴۵

[illegible]

اس پر شریفی کے ذہن میں فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا نے اس
ہیت میں اشارہ کیا ہے وہ دریا کے پاس زندگی بسر کرتے تھے خدا نے روزِ شنبہ
شکار کرنے سے انہیں منع فرمایا تھا۔ انہی نے بھی ان کو منع کیا تھا۔ لیکن مکر و فریب
کے ذریعے انہوں نے روزِ شنبہ کھیل کا شکار اپنے لئے چھوڑ کر پانی پینا چاہوں نے
تو نہیں بنا کر دریا سے تھوڑی تھوڑی پانیوں کو اس طرح بنائیں کہ کھیلیں دریا
سے پانیوں کے ذریعے حصص میں تقسیم تھیں۔ انہوں نے ان کیوں جس حال سے گواہی
دینے لگی تھیں کہ دریا میں دابہ نہیں چا سکیں

پھیلیاں نہرت کے مطلق روزِ شنبہ شکار سے منع نہ رہیں، نالیوں کے ذریعہ
سرخ میں ہاتھ دھرت رہے۔ وہیں رہیں، نہیں بے دل و پس جاننا چاہتیں تو آسانی
سے جاں میں نہیں جانیں۔ شکاری روزِ یکشنبہ اخیر کسی زحمت سے مار میں چھٹی گئی
مچھلیوں کا شکار کر لیتے تھے۔ وہ وہ گند سے بچنے کا انداز کر سنے کے لئے کہتے تھے
کو ہم نے شنبہ کے دن شکار نہیں کیا بلکہ آج یکشنبہ کو شکار کر رہے ہیں۔ شنبہ
کے دن پھیل کا شکار جیسے ہے۔ مہر رام ہے۔ امام زین، عباد میں فرماتے ہیں
کہ وہ گند اپنے دعوے میں جھوٹے تھے کیوں کہ وہ شنبہ کو نالیوں میں کر جاتا
شکار دیتے تھے اور (دوسرے دن) شکار کر لیتے تھے۔ اس طرح روزِ امان میں
کر کے بہت سی مچھلیاں حاصل کر لیتے اور بہت سی دولت حاصل کر کے عیش و
معمشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس مشہور میں تقریباً اتنی ہزار آدمی رہتے تھے
جن میں سے ستر ہزار آدمی بھی طریقہ کار اختیار کئے ہوئے تھے اور باقی دس ہزار
مہ کو صدا کی فرمائی اور ان کی بدکرداری سے روکنے تھے۔ چنانچہ ستر ہزار آدمی
نزد اندام مانے، جن کی داستان کی حدت بتا رہا ہے

اس مشہور کے بعض لوگ برابر حال در لوگوں کو ڈراتے۔ اور انہیں سخت ترین تہدید کرتے تھے۔ فقیر برہان کی روایت کے مطابق بعض دوسرے لوگ خاموش رہتے، ورنہ منع کرنے والوں سے کہتے تھے کہ (اللہ تعالیٰ)

عذاباً شدیداً (تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں عذاب کا کمر سے لگا۔ یا ان پر سخت عذاب نازل کسے گا) وہ جواب دیتے کہ ہم اس لئے منع کرتے ہیں کہ میں اس کے معروف اور یہی حق المسکر کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ظاہر ہو جائے کہ ہم نہ ان کے ہم خیال ہیں اور نہ ہی ان کے اس عمل سے لافٹ ہیں اور شاید ہمارا نصیحت کا ناپکچھا اثر ہو تو وہ یہ با کام چھوڑ دیں۔ لیکن ان کی بالوں کا جیلہ گردن پر کول، زرنہ بٹھا، اور وہ اپنا کام انجام دیتے رہے۔

جب نصیحت کرنے والوں نے دیکھا کہ لوگوں پر سباری بات کا کوئی اثر نہیں ہے تو انہوں نے وہ مشہور چھوڑ کر دوسرے مشہور میں رہنے لگے کہ کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ آدمی رات میں عذاب نازل ہو ورنہ بھی ان کے درمیان ہوں۔ ان کے پاس کے بعد خدا نے رات میں جیلہ گردن کو صبح کر کے بندر بنادیا صبح ہو تو تلوے کا دروازہ کھلا دینا کوں سر میں سے نکلا اور نہ کوئی داخل ہو سکا۔ جب دروازہ نہ کھلنے کی اہلیت محسوس ہو تو اطاعت سے لوگ آئے اور دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو قلعہ کے تمام افراد بند روں کی شکل میں نظر آئے۔ بعض ٹوٹ کچھ عزت اور نشانی دیدہ کر اپنے دوستوں کو پہچان دیتے اور ان سے پوچھتے کہ تم کس شخص کو تو میرے اسرار کہتے ہوئے آ رہے ہو۔ میں روز تک یہی صورت حال رہی۔ پھر در دست بارش ہوئی اور آندھن میں اسی موقع میں خدا نے انہیں بہسلا دیا

ان لوگوں کو خدا نے مسکراتے مسکراتے اس میں سے کوئی بھی نہیں روڑے نہ لگا رہا۔ نہ سنا۔ نہ مائے میں جو سدا میں وہ ان کی نسل سے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک نسل ہیں۔ جن کو خدا نے ہندی پیدا کیا تھا۔

۲۷ روایت محمد بن یعقوب نے تفسیر برہان ج ۲ ص ۲۲ پر روایت نقل

کہ ہے (عن ابی جہد اللہ) یہ ضرور لکھا گیا

تو مجھ کو جب ان دونوں نے احکام کی کو وہاں سے اس کو ہم سے ملنے ہی میں اس کے کرنے والوں کو بتا دی۔ امام محمد بن داؤد نے انہیں بتا دیے کہ ذیل میں ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ تین طرح کے تھے۔

۱. تو وہ خود ہی احکام اس پر عمل کرتے اور دوسروں کو ان پر مامور کرتے

تھے۔ انہیں سخت مل

۲. جو لوگ عمل کرتے تھے لیکن اس کے معروف نہیں کرتے تھے وہ سب بگڑے

۳. جو لوگ عمل کرتے تھے اور نہ ہی اس کے معروف کرتے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

۴۵۔ بیس ہزار درہم

حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ امام نے اس سے کہا کہ تمہیں دو چیزیں دیں گی۔ کیا پسند ہے؟ میں نے تیرے عہدے کا عیس کا ایک تھپڑ عیس بنا دیا۔ وہم دونوں تیرے لئے ایک دروازہ کا علم کھنڈ دیا جس سے نہ دشمن شخص پر کہ جو تیرا دشمن اور اس سے ہے علیہ السلام سے۔ اور نہ

سے اپنے قرینہ کے ضعیف و شقیقہ و شیعہ کو نجات دے کر توفیق میں سے بہتر کو پسند کیا تو میں تجھے دونوں دے دوں گا۔ لیکن اگر بہتر تو تجھ تک تو میرا ایک ہی چیز دوں گا۔ اس شخص سے نہ مانگیں کہ سو ایک دونوں چیزوں کا تو بہتر ہر ہے ؟ امام نے فرمایا کہ میں کا ثواب تمام دنیا کی بہتر سے میرا بہتر ہے۔ تو اس لئے کہا پھر میں کم میرے کہ کیوں اپنی بہت کروں؟ میں باب علم کو اختیار کرتا ہوں (یعنی میرے لئے ایک دروازہ علم کا کھولا دیا) یہ مسکن و مہر فرمایا تم نے اپنی یہ کیا انتخاب کیا، پھر اس کو وہ علم سکھایا اور بیعت پر اردو جم میں دینے۔ وہ امام سے رخصت ہو کر اپنے قریب پہنچا اور اس نامی سے بحث کی اور اسے مغلوب کر دیا یہ خبر امام حسن مجتبیٰ کو بھی ملی ایک روز اتفاقاً پھر وہ شخص خدمت امام میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے سامنے کسی نے فائدہ اٹھایا اور تمہارے دوستوں میں سے کسی کو تھی دولت ملی کیونکہ تم نے کئی چیزیں حاصل کر لیں۔

۱۱. دوستی خدا

۱۲. دوستی پیغمبر و متسلک

۱۳. دونوں کی عزت سے ہمہ تنی تر معصومین و معصومات کی صحبت

۱۴. دوستی ملائکہ

۱۵. مومنین کی محبت و ردیائے سزاوار اور کافروں سے ہٹ کر رہنا جو یہی جہنم کا میاں ہے جو تمہیں مہارک ہو

۴۶۔ تخصیص علم بھی اور توسل بھی

حق یہ ہے کہ محمد (جہاں جو خدا نے جو چیزیں چاہیں) سے ہیں دو واسطوں سے

۱۔ واسطہ اولیٰ: سزاوار و سزاوار

نقل کرتے ہیں کہ شیخ رضی اللہ عنہما کے ایک شاگرد نے بیان کیا کہ جب میں ابتدائی تعلیم حاصل کر چکا تو تحصیل علم کی غرض سے نجف اشرف گیا اور وہاں شیخ (رضی اللہ عنہما) کے دروس میں شرکت کرنے لگا۔ لیکن میں ان کی تقریر بالکل نہ سمجھ سکا۔ مجھے اس بات کا بہت احساس ہوا کہ میری کوشش کی گمراہی فائدہ نہ ہوگا۔ اور درس نہ سمجھ سکا آخر کار حضرت امیر سے مشورہ کیا۔

میں ایک روز خواب میں حضرت امیر مؤمنین کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم میرے کان میں پڑھ دی۔ صبح جب درس پڑھنے کے لئے گیا تو درس باقاعدہ سمجھا آہستہ آہستہ پیش رفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ درس میں اشراکاں کرنے لگا۔ ایک روز منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور درس سے استاد پر بہت سے اشراکاں کئے پھر درس ختم ہونے کے بعد جب شیخ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے آہستہ سے میرے کان میں فرمایا کہ میں نے تمہارے کان میں صرف بسم اللہ پڑھا ہے اس لئے میرے کان میں پہلے ہی پوری سورہ حمد پڑھ دی ہے۔

۴۷۔ عالم منصرف کا نقصان

۱۔ عام السنۃ و الجماعت امام ابن ابی الحدید علیہ السلام نے جہاد میں لکھتے ہیں کہ معاویہ اپنے تابعین و صحابہ کو لپچ دے امیر المؤمنین علیؑ کے خلاف روایت کوڑھنے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے پر آمادہ کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ میں ۱۰ تین گز مٹی جلن جن میں علیؑ کے خلاف نفرت و بغض اور مٹی کا منہ ہوم پایا جائے۔ وہ اس کام کے لئے کافی قسم صرف کرتا تھا تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ مٹی جلن گز سلکیں اور لوگوں کے دلوں میں اس بات کا بیج پید ہو۔ چنانچہ

۱۲۸ اس نے امام کی نقل کی

ایک بادشاہ کے دربار میں ایک مسخرو رہتا تھا وہ لوگوں کی نقل کر کے بادشاہ کو پیش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ مذہب بن سنت سے متعلق رکھتا تھا لیکن اس کا وزیر نامی اور دھرم بن سنت تھا ایک مرتبہ بادشاہ نے مسخری اور وزیر کو اپنی مسجد بٹھایا اور بربرہ رات نماز کا مسخرو دوست بن گیا۔ یہ سنت ہے۔ اور مسخرو مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک دن اس نے مسخرو کو جو کہ تم میرے ساتھ جی نقل کرو اس نے بہت انکار کیا۔ درمذرت بنانی کین وریک قبول کیا تو مسخرو نے ایک دور کی مہلت مانگی دوسرے دن باس اعزاب پہننے ہوئے اگر میں تیرا ترجمان کر سکے یا نہ وزیر سے حکاماتہ اندیش سخت بچے میں کہا خداوندی اور میری مملکت بلا فصل پر ایمان سے آؤ ورنہ تمہیں قتل کروں گا وزیر نے مسخرو کا کہہ سوتی سمجھا اور بہت ہنسنا مسخرو اور قریب آیا پھر سخت انداز سے اپنی بات کی نگاہ کی اور تھوڑی سی تلوار نیام سے باہر نکالی مسخرو کا تیسری مرتبہ میں اپنی حققت کا ظہر کرتے ہوئے آگے بڑھا در تلوار میام سے نامہ نکالی پھر آخر قہر اس نے اپنی بات کہی وزیر ہنس کی وجہ سے بے حد تھکا ہوا تھا کہ اپنا ملک اس سے دیکھا کہ چمکتی رہتی تیز ہوار اس کے سر پر لگی اور ایک ور میں اس کی زندگی تمام ہو گئی اور اسی کے بعد جب بادشاہ کو خبر ملی تو مسخرو فرار ہو گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے تلاش کیا جائے جسے مسخرو کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے تمام ہوا خدا بادشاہ کو سن دیا۔

اور مسخرو بادشاہ بہت ہنس اور اسے معاف کر دیا۔

نے خراج

لوگ بھی معاویہ کی خواہش پوری کرتے تھے خود مروتیت بیان کر کے والے لوگوں میں سے ابوہریرہ، عمر بن حاص اور سفیر بن خبیہ جی ہیں۔ انہیں کہتے ہیں کہ ہوسیرہ معاویہ کے ساتھ عرف گیا تو پہلے مسجد کو فک جوبہ گیا دہا پہنچ کر دیکھا کہ بہت سے لوگ اس کے استقبال کے لئے اور اس کی خدمت بننے کے لئے آئے ہوئے ہیں ابوہریرہ لوگوں کے ساتھ دوزانوہ کو گیا پھر سفیر مرتبہ اپنا ہاتھ پیشان پر مار کر دیکھا کہ لوگ اس کی بات کا یقین کر سکیں (ان پر) ان العراق نہ اس ہاتھ سے اہل عسقلانی کیا تم یہ سوچ سکتے ہو کہ میں خطا اور رسوں پر تہمت لگا کر اپنا جھکا جہم خاؤں گا

خدا کی قسم میں نہ پٹیمیر سے شہناجے نہ یہ پیغمبر کا ایک حشرم تو ملت

عسقلانی فوس، یہ اعرام یہ میں کو دینے سے

نے کر کوہ توشک سے، جو شخص غلامتیں فقیر پر کرے خدا عار کندہ اور لوگوں کی سس پر حشمت ہو اور مشہد

حدت فیجا اور

خدا کو دہشتہ کہ ملنے میں نہ میں فقیر بر پائی، جب یہ خبر معاویہ کو ملی تو ہر پڑ کا ملت، حشمت ایم کی، اور اس کو بہت کچھ دیا حکومت مدینہ بھی مس کو دے دی زکھتری نے بیع، بزار میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ کو سفیر لکھا بہت پسند تھا یہ ایک قسم کا تھا، ہے جو دودھ میں تر نشی ڈال کر بنایا جاتا ہے ابوہریرہ معاویہ کے دستہ خزان پر بیٹھ کر سفیر کو تاخیر در جب وقت نماز ہوتا تو غسل کے بھیجے، نماز پڑھنے پڑھا، جب کول، سس پر عزا ضر کرتا تو دیکھتا تھا کہ سفیر معاویہ

عل فصل معاویہ

کے دستہ خزان کا سفیر تھا اور خوشبودار ہوتا ہے، بکس منسا ز عسقلانی کی اقتداء میں فضل ہے

۴۹۔ دوستی اہل بیت

غیر ہر مسلم کہتے ہیں کہ یہ کوفہ سے مدینہ کا قصد کر کے چلا چڑھتا تھا۔ تو میری بھی سن کی طلوع حضرت محمد باقرؑ کو دس گنی آپ نے خوان پوشش سے ڈنکا کر ایک عالم کے ذریعہ کچھ شہ بیت حبیباً جب غلام شہ بیت لے کر آیا تو کہا کہ امام نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک تم شہ بیت رہو تو میں تمہارے پاس سے نہ جانا جس میں نے شہ بیت پہنایا ہوا تو اس سے شک کی خوشبو آ رہی تھی۔ پتہ میں بہت ہی عمدہ اور عمدہ محسوس تھا۔ میں شہ بیت پی پکا تو غلام لے کر آیا ہے کہ شہ بیت پی کر میرے پاس آ جاں میں آنحضرت کی فرمائش کے بارے میں سوچنے لگا حال کنڈ شہ بیت پہننے سے قس مجھ میں کھڑے ہوئے کی طاقات نفسی تو مجھے محسوس ہوا کہ میں فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اب آزاد ہو گیا ہوں امام کے کے دھلف مسرا پر پہنچ کر داخل ہوئے کی مجازت پر ہی دھسوت ہی

... ادخلتہ ... م عید السلام نے بلند آواز میں فرمایا بھیجتے ہو گئے۔ آؤ۔ آؤ۔ میں گھر میں داخل ہوا اور وہ لگا دو سلام کر کے امام کی دست نوسی کا شرف حاصل کیا۔ امام نے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو میں نے عرض کیا میں آپ پر قسم رانہ ہو جانوں میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں آپ سے بہت دور ہوں۔ کوفہ در مدینہ کیا کافی فاصلہ ہے؟ اس پر ماضی بھی ہو جوں تو زیادہ نہیں رہ سکتا۔

امام نے فرمایا تم جو تھوڑے باس نہ یاد نہیں رہ سکتے تو خدا نے تم سے دوستی کو اہل طہرہ بہت سے دور رکھا ہے کیوں کوفہ اور مدینہ کی مسافت کے لئے جو بہت باج تھوڑے میں تم حضرت اہل عید شہ بیت میں عید السلام

کی تہا می کرو۔ دو بہرے دور اہل من فعات کے پاس دھس جیہ دان پر اسد کی مڑنے سے دور دو سلام و تم جو یہ کہتے ہو کہ ہر سے اور تمہارے درمیان فاصلہ زیادہ ہے تو میں اس دنیا اور دنیا پرست کو بولیں ایک مسافر کی حیثیت رکھنے سے مڑنے نہ دیتے جہلے تو غم نے حویہ ہر محبت رکھتے ہو اور مستحق ہمارے پاس رہن چاہتے۔ تو غمہ ہر تمہارے دل ارادوں سے غمہ ہے وہ ہیں اس کی بہت۔ در دور سے کہ

۵۰۔ شیعہ کون ہے

جب مامون نے حضرت علی بن موسیٰ رضاؑ عید السلام کو پناہ دی تو وہ یہاں آیا تو کچھ لوگوں نے آکر امام سے ملاقات کر لیا۔ اور ملایا کہ ہم شیعہ ہیں علی کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے امام نے جواب میں فرمایا۔ اے کبیرہ پس میں تجھے ذمت میں ہے۔ دو دو کہ امام سے روز چہ آنے اور اس وقت ملایا گیا کہ پھر فرمایا کہ میں راپس کر دو دو ہیںے تک یہ مسئلہ رہا۔ یہاں تک کہ لوگ امام کی ملاقات سے راجس ہو گئے اور آخر میں ایک روز یہوں نے دہان سے کہا کہ ہمارے آقا علی بن موسیٰ رضاؑ سے عرض کرو کہ تم آئے کہ بد علی کے شیعہ ہیں آپ نے حویہ ہر محبت رکھتے ہیں وہ تو دشمن ہیں طعنہ دے رہے ہیں اب اگر ہم اس طرح دہان چاہوں تو پھر وہیں نہ جاؤں گے کیوں کہ۔ جسے سننے کی تہا می مامون نے میں اندر آنے کی اجازت دی۔ ان لوگوں سے مل کر یہ گد امام کے جواب میں نہیں دیا

اور نہ ہی ان سے بیٹھنے کے لئے کہا سب لوگ سنا حجت سے کھڑے رہے اور کہتے تھے یا بنی رسول اللہ! آکر یا وجہ ہے کہ تہمت نے ہمیں اندر آنے کے اجازت کیوں نہیں دی تھی۔ اور اب اگر اجازت دی تھی تو سلام کا جواب نہیں دیتے) اس ذلت کے بعد ہمارے لئے کچھ اور باقی ہے؟ امام نے فرمایا (ما اصابکم...) عن کتبہ (اگر تم کسی معیبت میں بند ہوئے ہو تو وہ تمہارے افعال کا نتیجہ ہے۔ مالا نکتہ تہاری بہت سی باتیں سننا کر دی جاتی ہیں ہم نے اس عمل اکھڑ میں داخل ہوئے سے روکنے میں خدا رسول علیؑ اور اپنے آبائے طہرین کی پیروی کی ہے۔ انہوں نے بھی تمہیں نور عقاب قرار دیا ہے چنانچہ میں نے علیؑ کیسے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ خطاب ہم لوگوں پر کیوں نہ رہے جو؟ امام نے فرمایا کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم شیعیان علیؑ میں تمہارا واسطہ ہو۔ ان کے شیعوں تو امام حسینؑ امام حسینؑ الودیعہ سلمہ و عمار اور محمد بن ابی بکرؓ میں۔ وہ ایسے تھے جنہوں نے کسی چھوٹے سے چھوٹے کام میں علیؑ کی مخالفت نہیں کی اور جس کام سے امیر المومنینؑ نے منع کیا اسے کبھی اٹھ نہ دیا لیکن تم کہتے ہو کہ ہم شیعیان علیؑ ہیں اور بہت سے دستاویز ہیں کہ تمہاری کہنے ہو براہِ رسولؐ کے حقوق کو سبک سمجھتے ہو۔ جہاں نفی نہ کرنا چاہیے وہاں نفی نہ کرتے ہو۔ مگر تم یہ کہو کہ ہم امیر المومنینؑ اور ان کے دونوں کے دوست اور ان کے دشمنوں کے دشمن ہیں تو میں اس بات کو رد نہ کروں گا لیکن تم نے تہمت بڑی بات کا دعویٰ کر دیا اگر تم نے اپنے قول کو اپنے عمل سے ثابت کیا تو حلال ہو جاؤ گے مگر یہ کہ خدا تمہیں نجات دے دے ان لوگوں نے عرض کیا یا بنی رسول اللہ! ہم اپنے قول پر توروں مستعد کرتے ہیں۔ اور جو بات آپؐ نے تعلیم فرمائی ہے اب وہ ہی کہیں گے۔ ہم آپؐ سے

حجت رکھتے ہیں آپؐ کے دوستوں کے واسطے اور آپؐ کے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ اس وقت امام علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ نے فرمایا (مصدقاً)۔

اہل ودی، رحبا سے میرے کھانوں اور میرے دوستوں! قریب قریب آؤ! آپؐ اپنے قریب جلتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے چلوں ملا کر بنایا پھر دریاں سے پونچا کہ یہ لوگ کتنے بار آئے تھے اس نے کہا ساٹھ مرتبہ امامؑ نے فرمایا تم ساٹھ مرتبہ ان کے پاس جاؤ سلام کرو اور میرا سلام بھی نہیں کہو۔ انہوں نے چونکہ توبہ کرنی ہذا ان کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور چونکہ ہم سے نفرت رکھتے ہیں، لہذا ان کی احترام میں ان کی ضروریات پوری کرو اور انہیں اشرافیت کے لئے اور بطور تحفہ کافی نقد میں دولت و ثروت دو۔

۵۱۔ ایک اور نمونہ

ایک شخص نے امام حسینؑ سے عرض کیا میں آپؑ کا شیعہ ہوں۔ ہم حسینؑ نے فرمایا خدا سے ڈرو۔ ایسی چیز کا دعویٰ نہ کرو کہ خدا کی قسم تم چھوٹے ہو اور وہ غلط دعویٰ کہتے ہو۔ ہمارے شیعوں وہ ہیں جن کا دل ہر ملیگی و کثافت سے پاک و پاکیزہ ہو۔ تم یہ کہو کہ میں آپؑ کے دوستوں میں سے ہوں۔

ایک دوسرے شخص نے امام زین العابدینؑ سے عرض کیا میں آپؑ کے شیعیان خاص میں سے ہوں تو امامؑ نے فرمایا کہ تم تو ابراہیمؑ نہیں کے، خدا کا کہ خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ (ادون متبعہ)۔ بقلب سلیم) یہ شک براہِ خدا کے شیعوں میں سے ہیں جو اپنے پروردگار کے بارگاہ

ختم نہ ہوں گی

۵۲۔ انہوں نے کس طرح قیام کیا؟

اسلام میں سبقت کرنے والوں میں سے خباب الارث بھی ہیں کھارنے انہیں کافی اہلیت دی تاکہ وہ اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ لیکن وہ رخصی نہ مہونہ کھارے تھے۔ ان کا کمر پر بکھڑے تھے جس سے ان کا گوشت جل جاتا۔ کھارے و استقامت سے کام لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے رسول اسلام سے کھارے و مشک کی شکایت کی۔ اس وقت آنحضرتؐ نے کہ جس کے سایہ میں پی ہو در پڑ کر رکھے آؤ۔ رستہ تھے جہاں نے حاکم کو کہا کہ کیا آپ میں اس کفر کی سختی سے نفرت و دہائش ہے؟ درخداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ نہیں نکلتے دسے اس وقت پیغمبر اکرمؐ کا چہرہ ہلکا سا رہا تھا۔ آپؐ لکھنے دیکھنا۔ تر سے پیسے کو لوٹنے و بی بیعت پر صبر کیا ہے۔ انہیں زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ ان کے سروں پر آگ سے رکھ دیتے ان کے گوشت و پوست کو بے کنگھیاں داخل کر دیتے تھے۔ بیکو انہوں نے اپنا مذہب جس بدل حد زندہ نہ اسلام کو کسی طاقت دے گا کہ صلیب سے حضرت موت تک جانے میں سونے خدا کے لوگ کشت و زور تیا گے بیکو بے ہوشی کو رہت ہو جب کہ صلیب زیادہ بہتر ہے۔

حابابؓ ایک دہرا تھے۔ پیغمبرؐ کو تم انہیں بہت چاہتے تھے۔ نہ ایک تیر ان کے پاس گئے لوگوں نے اس بات کی اطلاع خبابؓ کی مالک کو دی تو وہ لوہا بکھل کر ان کے سر پر کھنسی۔ ایک دن خبابؓ نے یہ مالک کی شکایت پیغمبرؐ کے قریب پہنچا۔ اس کے لئے بد دعا کی۔ توفیق سے اس عورت کے سر میں شدید درد ہوا۔ وہاں تک کہ شدت درد کی بنا پر کشت گڑھ چلنے اور

بھوکے گل لوگوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اپنی صحت چاہتی ہے تو گرم لوہا اپنے سر پر رکھ خبابؓ بکھل ہوا وہاں علاج کی حالت اس کے سر پر رکھتے تھے تاکہ مرض سے نجات ملے۔

ایک دن عمر بن خطابؓ نے خبابؓ سے پوچھا کہ مشرکین میں کس طرح شک و شبہ دیتے تھے۔ خبابؓ نے اپنی بیٹی سے پوچھا۔ وہ بڑھاپا اور کبیرہ دیکھو! مرنے جب خبابؓ کی بیٹی کو بچا تو بڑھاپا دیکھا۔ وہ کہا خدا کا قسم میں نے اب تک کسی کی کمر لپی نہیں دیکھی۔ خبابؓ نے کہا میں میری بیٹی پر آگ دھرتے تھے۔ وہ رجب تک میری کمر لست نہ دے سکا۔ اس وقت تک کھارے کھا رہا تھا۔ کھا بکھا نہ دیتے تھے۔

حابابؓ اور ثارثؓ کا شریک عبد اللہؓ حضرت میر موسیٰؓ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک روز حواث خباہلہ کے کھانے ایک فحشہ سے کھڑے رہے تھے تو انہوں نے عبد اللہؓ سے کہا کہ ثارثؓ کو دیکھا کہ گلے میں تھوڑا سا شریک کاٹے ہوئے گدھے پر سوار ہیں۔ عبد اللہؓ کے ساتھ اس کی شامیہ سونے میں ہے خوارج سے اس سے پوچھا کہ غصے کے دور حکومت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عبد اللہؓ نے جواب دیا کہ غلام احمدؓ . . . و نقد بصیرتہ علی دنیا کو بہت پہلے طبیب جانتے ہیں اور دین کی حفاظت میں سے زیادہ انہوں نے دینیوں کی۔ اور انہیں امور میں طبیعت کامل ماحصل تھی

خوارج کا تعلق تھا جو قبائل جو تمہارے گلے میں ٹکا جاتا ہے یہیں تمہارے افسانہ کا مکمل تقابلیہ۔ یہ کہہ کر اس بیچارے کو تھوڑے سا رے کہ تیرے کہہ دیا

۵۵ مسلمان استقامت کھتے ہیں

کفار قریش نے جب یہ دیکھ کر کہ سے ہجرت کرنے والے مسلمان بھی آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور کہ یہ نہ بننے والے سسلوں کو بھی بوند لہٹ کی حریت کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو ایک بڑی مجلس بنائی اور ہٹے کیا کہ پیغمبر کو قتل کر دیا جائے۔ جب یہ خبر یو طالب کو ملی تو یو لہب سے عدوہ نام بنی ہاشم مسلمان اور غیر مسلمان کو اپنے ہمراہ ایک درہ کوہ رجبہ شعب ابی طالب کہا جاتا تھا میں سے سر چھین گئے بعد لہٹ نے درہ کے دونوں طرف نگہاں مین کر دیئے اور اکثر رات میں پیغمبر کا مجرا اپنے پیٹے میں کو سودیتے تھے۔ حرمہ حبشہ تیار لے کر پیغمبر کے پاس ٹہرتے رہتے تھے۔ جب تویش نے مسلمانوں کی یہ رسالت دیکھی تو اپنے ر وہ میں ناکام ہو گئے اور دوسری تدبیر سوچنے لگے۔

جہاں آڈیوں نے وراغدہ میں بیٹھ کر جہد و بیان کیا کہ بنی ہاشم سے تعاقبات منقطع کر دیں نہ ان کی ٹانگیوں کی شادی قریش میں ہونے دیں نہ ان کو ان کی شادی ہونے دیں۔ ان سے طریقہ و فروخت بند کر دیں۔ اور ہب تک بنی ہاشم پیغمبر کو قریش کے حوالہ نہ کر دیں ان سے ہرگز صلح نہ کی جائے۔ تاکہ پیغمبر کو قتل کر سکیں۔ یہ عہد نامہ کاکر مبر لکادی ورا جو جن کی خالہ و جہاں کو فہم سے آیا۔

بنی ہاشم کو صبر ہو گیا اور کوئی شخص ان سے موافقت نہ کرتا تھا۔ انہما کے زمانے میں جو کہ عرب جنگ کو حرام سمجھتے تھے تو بعض لوگ اس وقت مواہد کرتے تھے۔ دوسرے خبروں سے بھی لوگ کہتے تھے اور مسلمان بھی شعبہ سے باہر جاتے تھے اور انہما سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر شعبہ میں جمع کر لیتے تھے۔ مسلمانوں کے مواہد کرتے وقت اگر قریش میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جاتا، تو وہ اس مجلس کو خود

زیادہ قیمت پر خرید لیتا تھا یا فروخت کرنے والے کا سر مال لوٹ پیا کرتا تھا۔ حسب کوئی مسلمان شعبہ سے باہر آتا اور قریش سے دیکھ لیتے تو اس قدر ڈھٹے اور سرانہ دیتے کہ وہ مرجع تھا مسلمان تھے زیادہ پریشان ہو چکے تھے کہ ان کے بچے بھوک کی وجہ سے روتے و رہلاتے تو اہل مکہ آواز یہ جاتی تھیں۔ چیل کی لہٹنے "وازیں سن کر کہہ مشرکین افسوس کہتے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اور لہٹ اس خوف کی بنا پر کہ کہیں قریش ذات میں آکر یہ پیکر قتل نہ کر دیں ان کے ایک طرف پابستر اور دوسری طرف اپنے کسی رُکے کا شتر بچھا دیتے تھے اور شتر کو وہ میدان میں لٹاتے تھے۔

رات کو جب قریش مجرم کی آوازیں سننے تو صبح آپس میں کہتے تھے رات کہیں گندمی ہو تو جواب دیتے تھے بہت جی گندی سون کرنے و نہ کہتے تھے۔ مسلمانوں میں سے بہت سے قہار سے بھائیوں کے بچے بھوک کی وجہ سے صبح تک بھاگتے رہے۔ یہ سن کر بعض تویش خوش ہوئے تھے اور بعض بہت غمیدہ ہوتے تھے اس چیز نے بعض لوگوں کو اس سہت پر "مادہ لیا کہ وہ پوشیدہ طور پر کچھ کھانے پینے کی چیزیں شعبہ ابی طالب میں بھیجیں۔

دیگر لوگوں کے علاوہ حکیمان حرام بر خریدنے بھی ایک روز ایسی مجلس منعقد ہوئی جو پیغمبر کو کچھ کھانے ایک وٹ پر رکھ کر ایک غلام کے ساتھ بھجوا رہے تھے اسے ابو جہل لایا۔ ابو جہل نے وٹ کی ہمار کپڑے کرکھ لٹائے جہد و بیان کی خدمت وندی کی ہے۔ جہاں جیسے جنہن کے وہ میدانے چلوں گا اور دیں وغیرہ کہہ رہا تھا۔ ابو جہل کا بھائی ابو لہثہ بھی وہاں پہنچ گیا تو اس نے کہا اس غلام کو چھوڑ دے اس کی چھوٹی لائی کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس کے پاس تھیں وہ انہیں پہنچا دیا جاتا ہے۔ ابو جہل نے اپنے بھائی کی بات نہ مانی۔ مخرکار دو غلام لٹائے گئے۔

الہو بفری کسی وراثت کی ہدی نہ گئی۔ میں نے اقبال کے ساتھ ہمارے گھر نہ گئی
کر دیا۔ اقبال کو بیعت، افسوس ہوا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس شکست کی
اطلاع پہنچ کر کہے۔

دوسرے دن در شعیب بنی غالب کے پاس پہنچا تھا۔ بیٹے کا داماد است
ابوالعاصم یہ تھے۔ درہ ننگ گیارہویں درجنہ اوت پر نہ کرنا۔ درہ مسیح
وراثت و بیوی دیتا تھا۔ میں سے بیٹے نے فرمایا کہ جو عاصم سے ہماری وہ دی کا حق
ادا کر دیا۔

میں ہریشا نے کہا کہ ہوجو دی بیٹے دران کے صاحبان تھے۔ اس کا شعیب
الہی علی سہیل زندگی پس کی یہاں تک کہ بعض قریش نے شدت ناراضی لے بنا ہے
اپنے غم کو توڑ دیا۔ در قریش سے اظہار ہو گیا۔ بیٹے کے چہ باتیں۔ وہ اس کا
بتائیں۔ بیٹے کے صاحبان ہاں کہ عبدالمعز کو ایک نے کھایا سے اور شہادت احمد نام
پائی ہے۔ وہ اس کے بعد یہ بات و ایتس سے بنائی تو ملاقی وقوعہ بھی نہ کر سکی تھیں
نہ نہ ہوئے اور اس کی قہر دہی مہم ہوئی۔ مسلمان شعیب بنی غالب سے ہم
آگے۔

میں دو بھیاں جناب حدیجہ بنتی بنی کے اپنے ساتھ لائی تھیں اور ان کی تربیت
کی۔ ساتھ ہی ایک بیوی بھی لائی تھی۔ جو اس کے ساتھ کی اور میں سے بہت
سے آپس نے نہیں اچھا ملا دیا۔ (مترجم)

شہ قاسم شوارحہ حرد اولی ۵۴۰ھ۔ چاہد مطہرات و جی۔

۵۶۔ ابو جہانہ کی استقامت

جب مشرکین نے پیڑ اور مٹی کو لٹا دیا تھا اور فراری مسلمانوں
کی کوئی خبر نہیں تھی، چنانچہ پیغمبر نے بودہا کو دیکھا اور فرمایا، ابو جہانہ، میں
نے تم سے اپنی بیعت انھیں تم ملائی کے ساتھ عہد سے ہاں لکھ لیا تھا۔ اور جہاں
دل چاہے چلا جاؤ لیکن علی خود مجھ سے درمیان اس سے بچو۔ یہ کہہ کر ابو جہا
نے زور و قہار رون شروع کر دیا۔ وہ کہا خدا کی قسم، میں ہرگز آپ کی بیعت نہیں
تور سکتا، میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں۔ مگر میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں
خود بھی ایک روز مرہ مانے گی۔ مگر پچھلے گھر جاؤں تو وہ بھی ایک روز ہر ہر ہر
ہاں ہے کہ گھر کی طرف بڑھوں تو وہ بھی ایک روز فنا ہو جانے کا اور اگر موت
کی طرف بڑھوں تو وہ جلد آئے گی۔

پیغمبر سلام کے سامنے جب ابو جہانہ نے سو کر یہ بیان کیا تو خود بخود بھی
گریہ کرنے لگے۔ در ابو جہاد کو جنگ کی احاطت تھی، ایک نہایت ملتی و درویدی
طرح ابو جہاد تھا۔ و مشرکین سے مقام کہتے رہے جب ابو جہاد نے زخموں سے
نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑے تو حق انبیا، اٹھ کر قہر دست رسوں میں لے آئے،
ابو جہانہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے حق بیعت او کر دیا، پیغمبر نے فرمایا
میں بھی اتنے کے سے دمانے خیر فی۔ اس کے بعد علیؑ سے شکایت کرتے۔ جب جنگ
انجی تیز ہو رہی تھی کہ لوہے رخو علیؑ کے مجسوس مارک پر گئے اور دشمن پر حملہ کرنے
میں سوار ہو تہ زمین پر گرے۔ در چارہ تہ جد جہت کے صورت انسان ہیں اگر
زمن سے اٹھو، ناگاہ پیغمبر نے دیکھ کر شدت جھٹ کی بنا، پر علیؑ کے پیر سر پہ
شہادہ پڑھانے لگے اور جس کی ہر روز گھر آتے تھے مجھے پہنے دینا کہ خبر دینے

کاربرد کیا ہے، اگر تو چاہے تو دشوار نہیں ہے۔

۵۷۔ ایک مسلمان خاندان کی استقامت

مردان جو کس پر سے عقد نہ تھے ان کے چار فرزند تھے جو نہایت
 بہادر تھے جنگ احمد میں بغیر اسلام کے تھکاوٹ رہے۔ جو دن بھی جنگ کے
 ار سے پہنچا تو ان سے کہا گیا کہ تم ہر سہ چار بیٹے جنگ میں نہ کیے
 اب مناسب نہیں ہے کہ ایک پر سے عقد اور بولنے کے باوجود تم بھی بیٹے کے
 لئے چار فرزندوں کو جو یہ مناسب ہے کہ میرے چار بیٹے جو نہایت
 جانیں اور جس عورتوں کی طرف گھر میں بیٹے ہو، یہ کہہ کر جنگ احمد کی طرف
 چل دیئے تھے اگلے وقت دعا کی پروردگار سے اب گھر واپس نہ بھیجا
 خداست رسول میں پہنچے تو پہلے فرمایا کہ حد نہ تم سے احکام جنگ
 ساقط کر دیتے ہیں جو دنوں عرض کیا گھر میں اب ایک پر سے عقد نہ ہونے کے
 باوجود جنگ میں جانا چاہتا ہوں، جنگ کے لئے گئے اور جنگ وہاں میں لڑا
 یہاں سے دی۔ جو کہ بعد ان کے بیٹے خدا سے تہمت پانچوں کے پروردگار
 عبد اللہ بن مروان حرامہ سفیان بن عبد اسس کے باغداد شہید ہوئے۔

ابن عبد اللہ نے سب جاہرا لکھ دی کہ: اے تجھے۔ عرونا یوحنا کی روح یہ صبر
جنگست خرمون کے بعد میدانِ عدلیہ آئی اور پتہ بھائی عبد اللہ بن عروں خود اور
پتہ شوہر عروں بن عروج اور بیٹے خود کی دانش کو انٹل پر رکھ کر مدینہ سے تین

ملک و دواست ہمارا انوار جلد ہشتم در سوم حضرت عیسیٰ، شیخ اشوریہ
۱۹۳۰ء سے نکال گئی ہے۔

حال کچھ عورتوں کے ساتھ بیٹنہ کی خبر گیری کے لئے آ رہی تھیں۔ راستے میں جھندے سے
حقارت بھری تو بچی اگر تم کے متعلق پوچھا۔ جھندے نے کہا خدا کا شکر کہ اس کا رسول
صابت ہے۔ اس کے علاوہ ہر نسبت ہمارے لئے آسان ہے۔ حال نشہ نے پوچھا
کہ وٹ پر کیا ہے؟ تو جھندے نے کہا میرے شوہر، بھائی اور بیٹے کے ماشے ہیں۔ جھندے
جب ریگستان کے آخر میں پہنچی تو اونٹ بیٹھ گیا۔ جھندے سے کٹری درخت سے کسی
مار گروہ پئی بلکہ سے نہ اٹھا لیکن جب جھندے سے احد کی طرف ہانسی تو وہ بھوک
ماند تیز رفتاری سے قدم اگے بڑھتا۔ جھندے نے پیچھے اس کی خدمت میں ہاتھ بڑھا کر
تو وہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ سوٹ کی بجائے ماسچٹ بے تم ہے تاؤ کہ تمہارے
شوہر کو روئے گھر سے نکلتے وقت کیا باتیں جھندے نے جواب دیا کہ جب وہ گھر سے نکل
رہا تھا تو قہد کی طرف رخ کر کے کہا، "انعم لا نردق .. ان الشداۃ اخذنا
اس بچے کو واپس نہ کرنا۔ مجھے شہادت و ظافرما، تو پیٹنہ نے فرمایا کہ اسے انصارِ اہم
میں کچھ ایسے بھی ملک ہیں جو خدا سے کسی چیز کی خواہش کریں تو وہ دین نہ کرے گا۔
اور نہ وہ اپنی لوگوں میں سے تھا۔ پھر فرمایا اسے جھندے! تم سے جہاں عہد اللہ کے سر پر
فرستہ اپنے پرانے سے سایہ کئے ہوئے ہیں در دیکھ رہے ہیں کہ عہد اللہ کو کہاں
دفن کیا جاتا ہے۔ تیرا شوہر، بیٹا اور بھائی جنت میں یکساں دوسرے کے دوست
میں جھندے نے کہا کہ رسول اللہ خدا سے دعا کریں کہ میں بھی جنت میں ان لوگوں
کے ساتھ رہوں۔

اسعد میں جہان مہر آئے اور عمرو کی قبر پرانی گئی تھی وہاں سید بہت عمارت تھی
ایک مرتبہ ملا سب آیا تو دونوں کی قبریں بہت گہریں۔ لوگوں نے دیکھا کہ عبداللہ کا کیا
ہاتھ ان کے غم پر رکھا ہوا ہے۔ جب ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو غمرا خون سے رسی
ہو گیا۔ حیدر ہو کر سہر ہاتھ دوسری رکھ دیا گیا۔

جہ برکت ہے کہ میں نے چھالیس سال بعد اپنے والد کا جسر قبر میں دیکھ کر
اس میں کافی تہلیل نہیں آئی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سورج چھایا گیا ہے
خسرو جہان کی پندلیوں پر ڈال دی گئی تھی وہ بھی تازہ قس میں نے ان کے جسم
میں خوشبو لگا کر انہیں لے کر ان کے مکان میں لے گیا۔
اس موقع پر دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

میں نے کی شہادت اور ثابت قدمی سے وہ بہت جلد مر گیا۔

۱۰۔ اس کے سر پر کمان پرستان لگانا ہوتی تو اس میں اتنی ہی سیدہ شوقیتہ پیدا ہوتی ہے۔

۵۸۔ استوار اور اچان کون تھے،

[illegible]

منه فأنشأ التراجم، حمزه الأول، بحساب طبعها في ١٢٢٢ و١٢٢٣

نہ کہہ سکا کہ رُخِ مہرِ اے مریدو سے "سید"۔ حقیقت یہ

خوار تھا میں اسے سرگرمیوں میں غرق تھا۔

گھر رہا تو تمام ساتھیوں نے وہ سب کچھ دیکھ کر حیرت و شگفتہ رہ گئے۔ انہوں نے پتہ
داروں کو خبر دے دی۔ انہوں نے بھی بہت تعجب ہوا۔ انہوں نے ان کے گھر سے
ہاتھ باندھ کر انہیں لے کر واپس لایا۔ انہوں نے انہیں اپنے قہقہے کا تھکا
چراغ کے قہقہے کے ساتھ لے کر لے گیا۔ پھر اس سے جو جسمیں سے لے کر
وہاں سے لے کر وہاں سے لے کر وہاں سے لے کر وہاں سے لے کر وہاں سے
خبر دی ہے۔

اس موقع پر چند اشعار منقذ فرمائیں۔

ایک چشمہ چار سے ستھ فرمچ کہ اس کے ستھ چار ایک چشمہ

۶۔ ناسد کی خوفناک سزا سے زندہ نہیں رہا کر کہہ پاؤں کر سکے ہیں مخلوق مانا
وہ سزا سے بچا۔

۴۰ چونکه در ساجده سر یار نشسته، بنیاتی که صد پیشه و حرفه را چنانگاه گرداگرد
شما گنجانده اند.

میری وجہ سے میں اپنا رشتہ چھوڑ دوں۔

۵۔ جتنے کہانت میں کہ تو میرے ساتھ چلا، مایوس ہو گیا تھا کہ سب مر جائیں گے۔
 رکھیں جتنے عوام کو جس سے نہ ہو۔

وہاں سے دیکھ کر مجھے غصہ ہوا کہ یہ اپنے آپ کو یہ سب سمجھتا ہے اور
مستحق ہے

تاریخ و جغرافیہ

عنه بکسر - ج ۱، ص ۱۰۰

- ۸۔ جان و خدا سے عہد کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے
 رہو کیونکہ مایوسی کا نتیجہ صحت ہمارے لیے ہے۔
 ۹۔ اگر تم اپنے کاموں میں استقامت و استقامت سے کام لو تو ہر مشکل آسان
 ہو جائے گی۔

۵۹۔ مسلمان کو مستقل مزاج ہونا چاہیے

جن لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں بہت سی مشکلات کی ان میں سے عہد بن خذو
 بھی ہیں وہ عہد بھرتہ رہ گئے رومیوں نے انہیں دیکھ کر مسلمانوں کو گرفتار کر
 لیا اور تہذیب شریعت قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے اسکا کر دیا رومیوں نے
 ایک دینار و فتن زینون گم کر کے ایک مسلمان سے کہا کہ تم نہ سب شریعت قبول
 کر لو ورنہ اسی میں ٹول دیئے جاؤ گے مگر اس نے قبول نہ کیا تو عقوبت نے انہیں
 دینے میں ڈال دیا تھوڑی دیر میں اس کا جسم جل گیا اور صرف بیاں نکالی دیئے گئے
 پھر عہد اللہ سے بھی دین شریعت قبول کرنے کو کہا۔ انہوں نے انکار کر دیا
 لوگوں نے کہا نہیں بھی دینے میں ڈال دیا ہمارے یہ سن کر عہد اللہ نے دنا شروع کر
 دیا رومیوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ خون کی وجہ سے رو رہا ہے ہند سے
 نڈو، مہارے، مہارے جو سب دیا کہ تم یہ خیال کتے ہو کہ میں اس گرم روغن
 نہ تون سے ڈر رہا ہوں تو ایسا ہرگز نہیں، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ
 میرے پاس ایک ہی جسم دروہ ہے اور تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو۔ کاش میرے
 جسم کے ہاتھوں کی ہڈی میرے جسم دروہ ہوتے رہتی ہیں بار بار زندہ کیا
 جاتا، دروہ خدا میں اسی طرح اپنی جان دیتا، اس وقت تم لوگ مجھے
 قتل دیتے اور میں خوش ہو کر دروہ خدا میں جان دیتا۔

عہد اللہ کی جنگوں میں کرومیوں کو تعجب ہو اور وہ عہد اللہ کو آزاد کرنے
 کی حوصلہ داف ہو گئے رومیوں کے سردار نے عہد اللہ سے کہا کہ تم میرے چوم لو تو
 میں آزاد کروں گا عہد اللہ نے انکار کر دیا، پھر اس نے کہا تم دین شریعت قبول
 کرو تو میں اپنی شہر کی شادی تمہارے ساتھ کروں گا اور اپنی سلطنت کا کچھ حصہ
 بھی تمہیں دوں گا مگر عہد اللہ نے پھر انکار کر دیا تو رومیوں کے سردار نے عہد اللہ سے
 کہا کہ تم میرے چوم لو تو میں تمہارے ساتھ اپنی سلطنت عہد یوں کو آزاد کروں گا۔
 عہد اللہ نے کہا کہ اگر تم اپنی سلطنتوں کو آزاد کرنے کا وعدہ کرتے ہو تو میں تمہارا
 ہونے کے لئے تیار ہوں یہ کہہ کر رومیوں کے سردار کا سر چوم لیا تو اس نے عہد اللہ
 کے ساتھ اپنی مسلمانوں کو آزاد کر دیا جب عہد سے ۲ ہجری مسلمان حبشہ پہنچے
 اور عرب میں خطاب سے تھے تو عہد اللہ کا سر چوم لیا، اس کا بے غیر کہی گئی بظہور
 مزاج عہد اللہ سے کہتے تھے کہ تم نے کافر کا سر چوم لیا ہے تو وہ جواب میں کہتے کہ خدا
 نے اسی کے سبب اپنی مسلمانوں کو آزاد کر دیا ہے

۶۰۔ اس میں اتنی طاقت نہ تھی

شیخ بہاء علیہ الرحمہ اپنی کتاب گفتگوں عہد ہول ملک پر لکھتے ہیں کہ گزشتہ
 نہ نے تھ کو لبنان پر ایک عابد رہتا تھا وہ دن میں روم سے رکتا، اور شہر
 روز ہدایت کیا کرتا تھا، شام کے وقت ایک درویش سے ملتا وہ آدمی روتی اور
 میں لکھتا اور آدمی روتی سوچے لئے کہ دینا خدا ایک مدت تک یہی مسد ہوا
 رہا اور عابد پہاڑ پر ہی زندہ کی سیر کرتا رہا۔

قبول نہیں کروں گا مگر اسے عرض کیا وہ کون شخص ہے؟ خدا نے ارشاد فرمایا۔
 موتی! میں غیبت سے لوگوں کو مت کرنا ہوں تو خود کیسے غیبت کروں؟ تم
 اپنے صحابہ سے کہو کہ سب توہم کریں تاکہ ان کی وہ قبول ہو سکے لوگوں
 نے توہم کی تو خدا سے پانی برسا یا۔

۶۲۔ قیامت میں غیبت کی سزا

شیخ جبار علی المرتضیٰ اپنی کتاب کنگول جلد اول صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ ایک
 روز ایک جگہ میرا ذکر ہو تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص جو مجھ سے دوستی و
 محبت کا بھرا ہوا دعوتی کرتا تھا میری غیبت کرنے لگا وہ غیر مناسب باتیں میری
 طرف منسوب کرنے لگا اس کے پیش نظر غصہ و نفہ عام کیا تو میں نہ قرار دیا۔
 فہم نہ کیا، یعنی کیا تم لوگ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا کر ناپسند کرتے ہو؟ اگر پسند
 نہیں کرتے تو غیبت بھی نہ کرو۔ جب اسے یہ معلوم ہو کہ مجھے تو وہ قدر کی لگتا
 میں چکی ہے تو اس نے بہت طوفانی خطا مجھے لکھا اس میں میری رضایت اور اپنے
 لئے معافی چاہی جس نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے میرے پاس جو بدیر صبر
 ہے، خدا تمہیں اس کا بدلہ دے کیونکہ تمہارے بدیر سے قیامت میں میری نیکیوں کا
 بدلہ ملے گا۔ رفیع و رفیع... من صد بری، حضرت رسول کریم
 سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو منہ حساب میں لایا جائے
 گا تو اس کے ایک اہل میں ان کے ایک طرف اور ہر اہل میں دوسری طرف
 رکھ دیئے جائیں گے اس کے گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا اس وقت ایک مرد کو کاندہ
 اس کی نیکیوں کی طرف رکھ دیا جائے گا تو اس کے چھوٹے اہل میں اس کے گناہوں
 کے بدلہ دیئے جائیں گے تو وہ عرض کرے گا ہر روز گار: میرے تم نہیں ملے

قومیزان میں موجود تھے یہ ورتو کیسا؟ میں نے تو ایسا کوئی عمل نہیں دیا
 ہے جواب آئے گا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔

یہ حدیث مجھے کافی شگ ہے کہ اگر تمہارا شک یہ ادا کرنے کی طرف متوجہ
 کرتی ہے کیونکہ تمہارے لئے ایک چیز دی ہے حالانکہ اگر تم میرے سامنے ایسا
 کوئی کار یا اس سے بھی بدتر کرتے تو میں نہیں کوئی جواب دیتا بلکہ صوف
 کر دیتا، اؤ اہل پسند و رواں زندگی میں بھی تیرے ساتھ دونا کرتا۔ اس کے بعد
 انہوں نے اپنے یہ اشعار لکھے۔

ترجمہ... ہماری تو عادت کسی کو سنانے کی نہیں ہے لیکن اگر ہمیں کوئی شے
 چاہی بھی ہم کسی سے نہیں کہتے ہیں۔

۱۔ اؤ اگر ہماری بنیاد صبر سے احوال لکھتے تھے تو ہماری فریاد سے آگ نہ
 ہرے گی۔

۲۔ درنہ بنو صبر و عافیت ایک ہی سجدہ میں تمام کی بنیادیں منہدم کر سکتے ہیں۔
 ۳۔ اگر بادِ سخن کو میرا ہمارت دے دیں تو دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کو
 فیر و زبر کر دیں۔ (شیخ بہاء علیہ الرحمۃ)

۶۳۔ ہم اپنے بھائیوں کا گوشت نہ کھائیں

پیغمبر اکرم نے ایک روز حکم دیا کہ سب مسلمان روزہ رکھیں اور جب تک
 اہانت نہیں دی جائے انعام نہ کریں۔ شام کو ایک شخص نے آکر عرض کیا
 یا رسول اللہ! ہم اس تک روزہ سے تھے کہ اب فلاں کر سکتے ہیں، چو پوچھا
 آنحضرت! افلاں کی اہانت دے دیتے تھے۔

ایک شخص نے کہ عرض کیا کہ میرے خاندان کی وہ ترکیزوں نے روزہ

الحمد لله الذي جعل في كتابه العزيز آيات كثيرة تدل على أن الله تعالى هو الذي خلق كل شيء وخلق الإنسان من نوره المستطير.

میرے والد ماجد نے اپنے بڑا، اچھا دوسرے اور انھوں نے پیغمبر اسلامؐ کے
 نفس فرمایا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مومن کی عیبت کرتا ہے
 تو خود زنا و فحشیت مشیرہ عصمت ایمان کو جو کہ مومنین کے
 حقوق کی محافظ ہے اسے دو ٹوٹی کے درمیان سے حق کھینچتا ہے اور عیبت کرنے

والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۶۵۔ خدا کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرو

حضرت صدوقؑ نے فرمایا کہ جب جناب یوسفؑ کو قید کر دیا گیا تو خدا نے ان پر تعین فرمایا کہ یہ یہاں فرادنی تھی۔ جناب یوسفؑ کو کوئی خواب کی تفسیق تھی جسے وہ جناب یوسفؑ کو قرار ہونے سے اس روز دو جوان بھی گرفتار کئے گئے تھے دوسرے۔ جناب یوسفؑ کے پاس کوئی مونس کیا ہم نے رات خواب دیکھا ہے یہاں تعین ہے۔ جناب یوسفؑ نے یہ چاہا تم نے کیا دیکھا؟

ایک نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ تھوڑی روٹی میں اپنے سر پر رکھ کر ملے جا رہا ہوں اور اسے ہند سے لکھ رہے ہیں دوسرے نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آگور خیر رہا ہوں۔ جناب یوسفؑ نے ان دونوں کے جواب میں فرمایا میں ایسی تعبیر بیان کروں گا کہ تمہارے سے پہلے میں کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی تم میں سے ایک تو بادشاہ کا ساقی بنے گا وہ اسے شراب پلانے کا لیکن دوسرا تیرا دربار لگا دیا جائے گا۔ پھر اس کے سر پر بیٹھ کر اس کا منہ کھائے گئے جس سے جناب یوسفؑ نے کہا تھا کہ تیرے دربار پر لٹکایا جائے گا اس نے کہا میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔ آپ سے یوں جھوٹ کہہ دیا تھا۔ جناب یوسفؑ نے فرمایا کہ تو نے جو کچھ پوچھا یا وہ گنہگار تھا۔ اب جھوٹ اور سچ اس میں فائدہ نہیں رکھتا۔ میں نے جو کچھ بیان کر دیا وہی ہوگا رٹھ قول بندہ

پھر جس شخص کے آزاد ہونے کی امید تھی جناب یوسفؑ نے اس سے کہا کہ بادشاہ سے میری خبر کر کے کرنا لیکن وہ دوسرے شیطانی کے سبب بھول گیا اور یوسفؑ کا ذکر بادشاہ سے نہ کیا۔ سات سال مریض قید میں رہے کیونکہ اس وقت وہ اپنے ہر روز دگر کی طرف متوجہ نہ ہونے اور دوسرے پر اعتماد کیا۔ خدا نے یوسفؑ کو وحی کی کہ تیرا وہ خواب کس نے دکھایا تھا؟ وہ کس نے تمہاری صحبت یعقوبؑ کے دل میں جا کر یہ کر دی تھی۔ جناب یوسفؑ نے عرض کیا چہ وہ نہ کہتا وہ تیری ہی ذات ہے۔ خدا نے پھر فرمایا کہ اس نے قید کو کنوئیں کے پاس کس نے بھیجا؟ انہیں وہ دیکھا کہ تیری ذات جس کے سبب تم کو کنوئیں سے باہر لکھا؟ یوسفؑ نے جواب دیا خدا یا تیری ذات ہے۔ خدا نے پوچھا یوسفؑ۔ جب لوگوں نے تمہیں زنجیر کے بندے میں تھمت لگائی تو کس نے بچے کو زبان دیا کہ جسے جسے نجات دلائی؟ یوسفؑ نے کہا معبود تو نے ہی یہ کام ہی انجام دیا۔ خدا نے پھر پوچھا کہ تیس روز صحر کی بیوی اور دوسری تمام عورتوں کے کمر و مہر سے کس نے بچایا؟ یوسفؑ نے کہا تم نے یہ سوال فرمایا۔ اس میں خدا نے فرمایا کہ اس وقت تم نے دوسروں سے کیوں بھاوا لگی۔ مجھ سے کیوں درخواست نہ کی کہ میں تمہیں زندان سے رہا کر دیتا۔ تم نے میرے ایک بندے سے خواہش کی کہ وہ ایک ایسے شخص سے جو میرے اختیار میں ہے تمہارے سفارش کرے۔ تم نے چونکہ ایک بندے کو دوسرے بندے کے پاس بھیج دیا تھا۔ اب وہ سات سال تک قید میں رہا۔

جناب یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو قید کر دیا تو جناب یعقوبؑ نے خاک کھا اور خواہش کی کہ وہ بنیامین کو آزاد کر دیں اس خط میں فراق یوسفؑ میں

ریخت و ثمن میں مبتلا ہونے کی شکایت تھی جب پسر بن یعقوب وہ فرعون کے شرکی
 طرف چلے گئے تو جبرائیل نے ان کے یعقوب سے کہا کہ تمہارا پروردگار کتاب ہے جن
 معیت میں کی شکایت تم نے عزیز مصر کو بھیجے تھیں کس لئے؟ اس کا جواب میں
 مبتدایہ یعقوب نے کہا کہ خدا نے مجھے اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔
 خدا نے فرمایا کیا میرا عذاب بھی کوئی تمہاری پریشانیوں سے کم ہے یعقوب نے
 کہا نہیں تو خدا نے کہا پھر تم نے اپنی بیستوں کی شکایت دوسرے سے کیوں کی
 نہیں ایک بندے سے شکایت کرتے ہوئے تیرے محسوس ہونی یعقوب نے
 کہا خدا میں متغیر کرتے ہوں۔ وہی ہونی کہ جو مصیبتیں تھیں انھیں وہ تو
 بچے ہیں مگر تیرے ہمسایہ میں ہی تمہاری طرف متوجہ رہتے اور شہر
 رستے فرما آتے تھے یہ سب کچھ تم سے کہے ہیں کہ دیا تھا۔ فرعون کہتا
 تھا کہ شیعانائے تہذیب میری دوستی میں تھا۔ یعقوب ایسا بوسلف و راستہ
 بھائی و ثمن سے بددعا لگا کر اس کی دوستی اور طاقت جس کی حکومت کوئی بت پھر
 واپس اسے دوسرا گیا۔ تھیں قوت نصرت میں مل کر وہاں تک کہ سب کچھ طوفان
 ایک تہذیب تھی بلکہ

۶۶۔ ہمیں ہمیشہ وقت سے اپنا دامن گنا چاہیے

مومن مرنے والے ہیں ایک رات بہت زیادہ ٹھیک آشی میں تھوڑے
 کا ایسے وقت میں دوست اس کے رومے گئے میں تھیں کئی رقم کے غرو میں
 تھا اور گھر پر سر اپنا پسر۔ گئے تھے دینے کو اس وقت حسن بن ربیعہ

ایک روز میں اس سے ماں بددعا میں کرنے کی غرض سے گھر سے نکلا۔ راستے میں
 میری ملاقات محمد بن عبد اللہ بن علی بن حسین سے ہوئی۔ انہیں میری تنگدستی
 کی اطلاع میں چلے گئے انہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا میں جا رہا ہوں کہ تم کشتی
 سے گھر سے لکھو جو کہیں یہ برف کہ کس کے پاس اپنی مصیبت سے نجات حاصل
 کرنے کے لئے جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا حسن بن زید وہاں کہ میرے پاس جا رہا
 ہوں محمد بن عبد اللہ نے کہا اگر تم وہاں جا رہے ہو تو تمہاری محبت اچھی نہیں
 ہوگی تم اس راستے سے اپنی محبت طلب کرو جو کہ تمہاری ہے اور اس
 تیرا تہذیب میں حاصل ہے کچھ نہیں کہتا ہے اس سے کہو میں نے پہلے
 اپنے دو بھائیوں کو اس سے علی سلام سے وہ شہر مانے پہنچا دیا وہ حدیث
 وہ انہوں نے حکم سے اس سے نقل کیا ہے کہ اس نے فرمایا کہ خدا سے ایک
 نئی بددعا کی کہ وہ عزت و وسعت ... میرے قرض میں حدیث و
 جہالت کی تیرا جو میرے وہ کسی اور سے یہ نہ کہنے کہ سے امید کھو
 و اس سے دست و رخواست کی کہ اب میں جہنم میں پہنچا ہوں اپنی عطا و بخشش سے دور
 رکھوں گا یہ اندھا مباحث تیرا دور وہ سے امید رکھے حالانکہ مصیبتیں میرے
 ہاتھ میں ہیں یا یہ اور دور سے دلی بستی کر رہا ہے کہ میں یہ ناپاک اور کفر
 میں تمام دوروں کی شکیاں میرے ہاتھ میں ہیں کہیں جو میرے ہاتھ سے
 نہ کہ سے میرے دور زور ہو اسے یہ ہوگت میں جانتے کہ اگر ان پر کوئی
 مصیبت آئے اس سے جو میرے عذاب سے کوئی دور نہیں کر سکتا اور کیوں میرے
 عذاب اس سے دوسرے سے امید رکھتے ہیں کہ میرے ہی عذاب اور بخشش سے
 سے دگنے سے پہلے ہی مٹا گیا وہ مجھ سے روکراں ہو گیا اور انہوں نے
 نہ بہت دور سے کوئی سے درخواست کرتا ہے کہ اس کا پروردگار ہوں

اسے مانگے سے پہلے ہی دے دیتا ہوں تو کیا اگر وہ سوال کرے تو کیا میں نہ
 دوں گا؟ اس کے شکیاہ کیا ہے کیا دیا و آخرت کی سنی و تیں میرے ہی ہاتھ میں
 ہیں؟ اگر سابق اسوں اور تین کے رہتے جائے تمام لوگ اگر مجھ سے کچھ
 مانگیں اور میں ان کی تمام حاجتیں پوری کر دوں تو پھر جس کی برابر میری حکومت
 اقتدار میں کی وقعت نہیں ہو سکتی۔ اس ملک میں کیسے کی واقع ہو سکتی ہے جس کا میں
 مالک ہوں۔ وہ شخص بد بخت ہے جو میری نافرمانی کرے اور پھر مجھ سے منہات
 نہ چاہے۔

۶۷۔ ہمیں صرف خدا سے مدد مانگنا چاہیے

جب قوم نروڈ نے جن کو گرائے کے جرم میں جناب ابراہیم کو گرفتار کر
 لیا تو نروڈ نے آہٹ کی سر سے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا، سب نے کہا اگر نروڈ
 ... فاطمین، ابراہیم کو آگ میں جلا دو، وہ اپنے خداؤں کی مدد کر و نروڈ
 کو یہ سنے پسند آئی، ابراہیم کو قید کر دیا گیا تا کہ آگ جلانے کے وسائل اور
 مقدسات فراہم ہو سکیں ایک مدت تک قوم نروڈ نے کڑیاں چن لیں کبر جیم کو
 نذر آتش کرنا ان کی نظر میں اتنا زیادہ بہتر تھا کہ اگر کوئی مریض ہو جو نا تو مست
 کرنا تھا کہ اس کے مال سے فلاں مقدار میں ابراہیم کو جانے کے لئے ایندھن خرید
 دیا یا عورتیں و بچے انہوں نے اس کا پیسہ آگ جلانے کے مستعمل کو دے دیا تھی یہ
 انہوں نے تمنا زیادہ آگ جلانے پر نہ دہی اس کے اوپر سے نہیں گذر
 سکتا تھا۔

نروڈ کے حکم سے، لوگوں نے ایک ہند علامت بنائی تاکہ نروڈ اس
 پر بیٹھ کر ابراہیم کو آگ میں جیتے ہوئے دیکھ سکے۔ جب کو فوکے قریب ہر گوشا

کے کنارے آگ جھان گئی اور اس کے شعلے جہنم کے توحشات اتنی زیادہ بلند
 گئی کہ خود وہ لوگ ابراہیم کو آگ میں ڈالنے سے عاجز ہو گئے۔

شیطان نے نہیں دیا کہ ایک منہایت بانی اور اس کے ذریعے ابراہیم کو
 آگ میں ڈال دین لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا، نروڈ اپنی جگہ بیٹھ ہو
 دیکھ رہا تھا چندی کائنات میں پہل چمکی دنیا کی ہر شے نہان صا سے خدا کی
 بارگاہ میں شکر کر رہی تھی زمین نے کہا: ابراہیم کے سو بھ چہ تیری مہارت نے
 وہ کوئی نہیں ہے۔ تجھے پسند ہے کہ انہیں آگ میں جلا دیا جائے؟ ہاں نہ نہیں
 کیا پروردگار: تیرے خلیل کو آگ میں ڈال رہے ہیں، خدا نے جو ب دہ کر
 اگر وہ مجھے پکارے گا تو یہ حاجت رون کر دے گا جو نیت نے عرض کیا خدا یا،
 براہیم کے موہ روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والے نہیں ہیں، لوگ اسے
 آگ میں ڈال رہے ہیں جو ب دعا و خوش سوچا تو بندہ تیری طرف اشارہ کرے میں
 برتاؤ میں وقت نہ ہاں اسے نجات دے گا۔ مجھے پکارو تو میں اس کا جواب
 دوں گا۔

اس وقت مہربان نے آکر ابراہیم سے کہا براہیم: تمہاری کوئی حاجت
 ہے؟ ابراہیم نے جواب دیا: اے خدا، مجھے تمہارے کوئی حاجت
 نہیں۔ خدا ہی میرے لئے کافی ہے اور وہ ہی میرا مددگار ہے۔

میکائیل نے کمر عرض کیا ابراہیم میرے اعتبار میں پانی ہے میں کے ذریعے
 آگ بجھا دوں؟ ابراہیم نے کہا میں سو پر معوں لڑنے کے آکر کہا ابراہیم
 کہو تو ابھی ایک طرف نہ آجائے اور یہ آگ پر آگ نہ ہو جائے۔ براہیم نے
 کہا انہیں پھر جہنم کے طرف کیا براہیم خدا سے تمہیں کرو کہ وہ تمہیں نجات
 دے و فعال۔ بجا، ابراہیم نے کہا میرے لئے یہ کافی ہے کہ وہ مجھے

اس حالت میں دیکھ رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم نے دست نیاز بلند کر کے کہا: یا قہر۔
برجند، تو خدا نے آگ سے عذاب کو ہٹا دیا۔ اسے آگ، ٹھنڈی ہو گئی۔
آگ اتنی ٹھنڈی ہو گئی کہ سردی کی وجہ سے ابراہیم کے دانت جھینے لگے۔ خدا نے
پھر فرمایا: اسد خالص ابراہیم، ابراہیم کے لئے ہاتھ سو متی بن جا تو گندل
حالت میں سرد ہو گئی۔ جہیز لگ گیا۔ کہ ابراہیم سے گفتگو کرنے لگے۔ غرور
نے دیکھا ابراہیم بیٹھے سوئے طہیّان کے ساتھ ایک آدمی سے گفتگو کر رہے ہیں
و نظر ابراہیم۔۔۔۔۔ ابراہیم،

یہ دیکھ کر غرور نے کہا: اگر کوئی کسی کو پناہ معصوم بنانا چاہے تو وہ ابراہیم
کے خدا کو پناہ دے گا۔

۶۸۔ حضرت موسیٰ نے پتھر میں کیا دیکھا؟

ایک روز ملک الموت جناب موسیٰ کے پاس آئے۔ ملک الموت کو
دیکھتے ہی جناب موسیٰ نے چہرہ تو کیوں نہ ہو۔ مجھ سے ملاقات کر رہا ہے
ہو یا میری روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو! ملک الموت نے جواب دیا
تپ کی روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو! جناب موسیٰ نے اپنی والدہ کو
بچوں سے رحمت ہونے کی اہواز نہ کیا۔ ملک الموت نے ہاتھ میں
مہبت کی اجازت نہیں۔ یہی ہے جناب موسیٰ نے ایک سجدہ کرنے کی بہت

سہ اس داستان میں چند روایات سے خلاصہ کیا تھا۔ ص ۱۵۰ ج ۱
جناب ارواح معذوں ملکہ ہر ای نعمات ابراہیم، سفید ج ۱ ص ۱۵۰۔

ماجی ملک الموت نے اجازت دے دی تو جناب موسیٰ نے سجدہ کیا۔ اس کے
مرض کی پور و روکا: ملک الموت کو ملکہ دے کر وہ مجھے میری والدہ کی روح قبض
کرنے میں تاخیر کرنے کے لئے آئے ہو! جناب موسیٰ نے اپنے والدہ سے رفاقت کر سکے۔ ہر ب
موسیٰ سے اپنی والدہ کے پاس آکر مرض کیا کہ مادر مگرنا: مجھے تشش دیں۔ مجھے
ایک سفر واپس ہے۔ مادر موسیٰ نے پڑھا کہاں کا سفر ہے، کہا سفر اخلاقت۔
مادر موسیٰ نے روز شروع کر دیا جناب موسیٰ اپنی والدہ سے رخصت ہو کر اپنے بچے
بچوں کے پاس آئے اور ان سب سے مل رخصت ہوئے جناب موسیٰ اپنے چھوٹے
بچے سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اس نے جناب موسیٰ کو دین پڑ کر زار و نظار
شروع کر دیا تو حضرت موسیٰ سے بھی برداشت نہ ہو سکا۔ چنانچہ وہ بھی گریہ کرنے
لگے۔ خدا نے چہرہ موسیٰ کو دیکھا۔ وہ اپنے وقت اتار دیا کیوں کہ وہ سیدہ
موسیٰ نے عرض کیا پروردگار! میں اپنے بچے کی وجہ سے غور ہوں کیونکہ
میں بہت محبت کرتا ہوں تو خدا نے فرمایا: پناہ دے باہر و
جناب موسیٰ نے دریا پر غصہ دارانہ رنگت پیدا ہو گیا اور ایک سفید پتھر
دکانی دینے لگا جناب موسیٰ نے دیکھا پتھر میں ایک چھوٹا سا ایسے اور اس کے
مذہب بن رہا ہے۔ ایسے پتھر کو کہا رہا ہے وہی ہونی موسیٰ، اس دریا کے
نہر پتھر کے درمیان رہنے والے میں چھوٹے کیڑے کو چھوٹا موش نہیں کرتا تو کیا
شمارے بچوں کو چھوٹے موش، بھینر ہو گیا۔ اس کی بہت ہی مفاہمت کرنے والی
موسى نے ملک الموت سے اپنا کام بھی بدو ملک الموت نے جناب موسیٰ
کی روح قبض کر لی

۶۹. علاجِ نبی اور توکل بھی

جناب موسیٰ بن عمران بیمار تھے قرینی اسرئیل ان کی مدد سے کہتے تھے تو کوئی نے ان کے مرض کی تحقیق کے بعد کہا اگر نکلے گا تو اس سے آپ اپنا دل نکالا تو میں دور ہو جائے گا۔ قرآن لا تعادیک... غیر دور! جناب موسیٰ نے فرمایا میں دوا استعمال نہ کروں گا خدا مجھے غیر دور سے خیرات دے گا جناب موسیٰ ایک ہفتہ تک مر رہے تھے پھر وحی ہوئی کہ میری عیادت وہاں کی فسر میں اس وقت تک تمہیں شفا نہ دے دوں گا جب تک کہ تم اس دوا کے دیکھو جو نبی اسرئیل نے بتائی ہے اپنا علاج ذکر کرو گے۔

جناب موسیٰ نے دوا کو ہر گز نہ مانگا۔ علاج کے کچھ ہی دن بعد موسیٰ کو شفا مل گئی، مگر وہ اپنے قوت پر نہ کسی دل میں خدا سے ڈر رہے تھے تو خدا نے فرمایا ارادت... منافع ناشیاد موسیٰ کیا تم اپنے ترک کے سبب میری مخلوق کے رنج و سزا کو نہ کرنا چاہتے ہو؟ میرے علاوہ کس نے جسے ٹھہرے تو تمہارے اس گناہ میں تدارک دینے پر نہ ملے۔

۷۰. جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں

انصاف بن نہیں نے کہا کہ ایک روز میں نے اپنے چچا معصوم سے اپنا دل بہان کیا تو اس نے میری بہت سزا نش کی اور کہا بیٹا اگر کسی مصیبت کے وقت تم نے اپنے عبادت کسی شخص کو نہ کی تو دوسراں سے نالی نہیں پانودہ شخص نہ پانے

دوست ہو کر تو سن کر بخیر ہو گا یاد شمس ہو کر تو سن کر خوش ہو جائے گا۔ اپنی پریشانی خلع کے سامنے بیان ذکر و دعا تو خود ہی اسے ہر طرف کرنے کی قدرت نہیں دیتی مگر جس سے تمہیں اس پریشانی میں مبتلا کیا ہے اس سے شکایت کرو ورنہ تمہاری پریشانی دور کر سنا ہے۔ جناب ایس سال سے میری ایک آنکھ سے کچھ دھن نہیں دیکھا کہیں میں نے کسی سے یہاں نہیں کہا۔ یہاں تک کہ میری بیوی بھی نہیں مانتی کہ میری آنکھ غریب ہے۔ ملے

۱۔ عمل میں خلوص

جب مروان عبدود جو کہ ایک بزرگ مرد باجگاہ ہو کے پہلے برس کا ہوا تھا جنگِ حزاب میں ہارز طلب کر رہا تھا تو اس سے دعا ہے کہ اسے مسلمانوں کی کوئی برکت نہ پہنچے کہ رہا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت علیؑ خدا سے پیارا مسلمان ہیں اس نے اور جنگ کی ہمت نہ کی کہ پیغمبرؐ نے فرمایا رخصت ہوئے مروان عبدود! مروان عبدود ہے علیؑ نے رخصت کیا مروان علی بن ابی طالب (میں علی بن ابی طالب ہوں جب علیؑ یہاں تک کی طرف مروان کے مقابلے کے لئے چلے تو حضرت رسولؐ نے فرمایا بزرگ مسلمانوں کے لئے کلمہ (اے محمدؐ) کہنے کے لئے بل ہے اور اسی وجہ سے جنگِ حزاب میں رسولؐ نے فرمایا (خزینہ میں رہا) ہم فدیہ فضل سے ملاقہ نقیبین جنگِ فندی میں علیؑ کی ایک قرابت جن و انس کی ہمت سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کے مسنون کرم ہیں جس کے دریغ سے علیؑ نے مروان عبدود پر فتح پائی۔

اس حوالہ میں موقع پر صلی نے جب مرو کو زیر کیا اور اس کے سینہ پر
سور ہوئے تو مسلمان چوڑے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہے تھے کہ یہ یوں نہ
ہوئی سے کہنے کہ مرو کو قتل کرنے میں جلدی کریں۔

اور پیروز کو مارے تھے کہ مٹی کو ان کی سرخی کے مطابق جنگ کرنے دو۔ وہ
پینے کا مٹیوں میں دوسروں سے زیادہ ڈانا اور بہ فہم جب مٹی نے مرو کا سر چد کر
دیا تو پیغمبر کریم کی خدمت میں لائے آنحضرت نے پوچھا مٹی: تم نے مرو کا سر
بھڑکائے میں کیوں توقیف کیا، مٹی نے عرض کیا یا رسول اللہ: جب میں نے اسے
زین پر گرا دیا تو اس نے میرے ساتھ ہے اور ہاکی، تو مجھے غصہ آیا لہذا میں
اس بات سے ڈر کر گھر میں اسے اس حال میں قتل کر دوں تو ایسا نہ ہو کہ میرا
عمل کسی غلط اور دشمنی محسوس کے لئے سو چونکہ میں نے یہ بے ساتھ ہے اور ان کی
تعمد نہ تھا لہذا یہاں تک کہ میرا غصہ ختم ہو گیا تو میں نے عاقبت درجہ ملے
الہی کی خاطر اس کا سر چد کر دیا۔ ملے

۲۔ غل خالص کا اثر

اپنی اس بات کے بعض لوگ ایک درخت کی کچھ مدت سے عبادت کر رہے
تھے۔ اس درخت کے قریب ہی ایک عابد رہتا تھا ایک روز اس نے ایک تیر
اٹھیا اور درخت کاٹنے کے لئے گیا راستے میں سے شیطان مر اور کہا تم ایسا کرنا
کرنا چاہتے ہو جس سے تم راگوئی قائم نہ ہو اور ایک بے نوا خدا کا کہنے کے لئے تم
نے عبادت چھوڑ دی ہے۔ شیطان عابد کو منتقل و مردہ ہاتھ۔ آخر کار فنا و کی

خوب آگنی عابد اور شیطان نے ایک دوسرے کا گریبان کچڑیا لیکن عابد نے
جلد ہی عبادت پر غور کیا اور اس کے سینہ پر چڑھ گیا۔

شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا اگر تم نہیں پسند نہ یا تو
جو تمہارا دل چاہے وہ کرتا، عابد نے کہا کیا مشورہ؟ دینا چاہتا ہے؟ شیطان نے
کہا تو کہ تو ایک حاجت مند آؤں ہے۔ لہذا آؤں روز نہ تیرے لئے دو دینا اور
کروں گا تا کہ تیرے اخراجات میں کون پریشانی نہ ہو۔ اور دوسرے حاجت مند
افراد پر بھی تو نفعی کر سکتے درخت کاٹنے سے اس مشورہ کو قبول کرنا تمہارے
لئے زیادہ مناسب ہے۔ مگر تم اس بات پر راضی ہو تو تمہیں روزانہ دو دینا تمہارے
کچے کے نیچے ملے رہیں گے۔

عابد نے شیطان کی بات قبول کر لی اور واپس چھوڑ گیا۔ قرار داد کے مطابق
روز تک سے دو دینا ملے۔ لیکن تیسرے روز وہ تلاش کرتا رہا مگر کچھ نہ ملا عابد
نے درخت کاٹنے کے لئے دوبارہ تیرا تھا پار سے میں سے شیطان سے ملاقات ہو گئی
اس مرتبہ پھر دونوں نے نزاع ہو اور اس دفعہ عابد زمین پر گر پڑا اور شیطان اس
کے سینہ پر سو رہا اور کہا اگر تم اپنا درخت کاٹنے کا ارادہ نہیں ہرستے تو میں
ابھی قتل کر دوں گا۔ عابد نے اس سے مغوی خواہش کی اور پوچھا کیا وجہ ہے پہلے
تو مغلوب ہو گئے تھے اور اب مجھ پر غالب ہو گئے۔ شیطان نے کہا اگر تم پہلے
مرتبہ خلوص نہت کے ساتھ خوشنودی خدا کی خاطر آئے تھے لہذا مجھے مغلوب کر
دیا تھا اگر تم خدا کے خاص بندوں پر ہمارا پس نہیں ہیں لیکن دوسری مرتبہ
تم دوبارہ کی وجہ سے آئے ہو اسی وجہ سے مغلوب ہو گئے۔ ملے

مرحوم نے کہا کہ خدا نے مجھے مروت اس عمل کی خاطر بخش دیا۔

۵۔ عقلی نسا کی حالت میں

جب نسا کا وقت آن لڑھکی پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ لوگ سوال کرتے کہ آپ اتنے زیادہ کیوں پریشان ہیں؟ تو آپ فرماتے تھے کہ جس امانت کو خدا نے زمین و آسمان کے سپرد کرنا چاہا تھا اور انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا، اس کا وقت آگیا ہے، جنگ مصلحین میں ایک تیر آپ کی ران مقدس پر لگ گیا تھا، لوگوں نے اچھے لگانے کی بہت کوشش کی مگر شدت درد اور تلکبف کی وجہ سے نہ لگا سکے۔

لوگوں نے امام حسن علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز کے وقت تک صبر کرو، جب میرے باہر نماز پڑھیں تو نکال بیٹا کیونکہ نماز پڑھنے وقت یہ دنیا و فیاعہ اتنے بے خبر ہو جاتے ہیں کہ کسی چیز کی خبر نہیں رہتی امام حسن کے حکم کے مطابق تیر نماز کی حالت میں نکال دیا گیا، نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت علیؓ نے غرین پہنایا تو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے ہاتھ اقدس سے ہم لوگوں نے تیر نکال لیا ہے یہ

۶۔ نماز کی اہمیت

الوہ میر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد میں

جناہ امجدہ کے پاس پڑھنے کے لئے گیا جب نبیوں نے مجھے دیکھا تو دونوں شروع کر دیا، یہ دیکھ کر میں بھی روئے نکلا، تو انہوں نے کہا ابو محمد اگر تیر اعتنا رکھے وقت امام جعفر صادقؑ کے پاس آتے تو مجیب و مغرب چہرہ دیکھتے اور نے اپنی زندگی کے آخری عہد میں فرمایا کہ میرے حق و ثوابت و روں کو جافا نہیں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں امجدہ کہتے ہیں میں نے امام کے سب رشتہ داروں کو بلوایا، جب صبح کے نماز ادا ہوئے، ناک کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شفا مٹا۔۔۔ باوجود اسے ہماری شفا عمت میں تک نہیں پہنچے، جو نسا کو ہمک سمجھے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز میں ابن ابی السائب کے ایک دوست کو دیکھی وہ اس طرح نماز پڑھ رہا تھا جیسے کوا دنا پھینکے کے لئے زمین پر اپنی سفار مارتا ہے حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا کہ تم کہتے ہو اسی طرح نماز پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ خدا کا وقت ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیر عمل خدا کے نزدیک اس طرح ہے جیسے کوا اپنی سفار زمین پر مارتا ہے، صلوات علیہ وآلہ، اگر خدا کی حالت میں مرجعائے نواست محمد مصطفیٰؐ پر رہے گا۔ چہ فرمایا اس وقت۔۔۔ صرف صلوات لوگوں میں سب سے بڑا درود ہے جو اپنی نماز چھڑائے بلکہ یعنی درست ارکان و فروع کے ساتھ نماز پڑھ کرے،

44 منتہی ان کا زبرد

سو یہ نہ وعدہ کہتا ہے کہ جب وہ نے حضرت صل کی بیعت کی تو
ایک روز میں بھی آپ کی ملاقات سے شرف نہ پہنچا۔ ہاں کہہ دیا کہ آپ ایک
چھوٹی سی چٹائی پر بیٹھے سوئے ہیں اس گھر میں سے چٹائی کے سوا کچھ نہ تھا
میں نے عرض کیا یا علی بیعت اہل آپ کے اختیار میں ہے لیکن اس گھر پہنچ
چٹائی کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ تھی میں نے دیکھا کہ علی نے فرمایا
سو یہ غنہ جس سے فرسور گھر کو چھڑنا ہوتا ہے عقل مند وہاں دوسرا نہ ملے
جہ نہیں کرتا۔ ہمارے لئے دوسرا گھر ہے جہاں میں درخت سو گے ہمارے پیڑ
اسا ہندوؤں کو مشتاق کر دیتے ہیں وہ منکر یہ ہیں اس گھر کی طرف چلا
جاؤں گا۔

سود اور جعفر کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؑ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے پاس نصف خمر سے بنا ہوا ہو یکساں جھلکا ہوا ہے اور اس میں جو کی دو روئیاں رکھی تھیں اور اس پر جو کی عیدیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ علیؑ نے روئی کو ٹھاکر اپنے زانو پر رکھا اور توتہ کر تک سے لکھنا شروع کر دیا اور غروب کے بعد اپنے غصے سے کہا اگر تم اس آٹے سے جسوی نکال کر میرے لئے روئی تیار کر دو کیا قیمت ہے غصے نے کہا آپ! بھی روئی تھیں۔ مگر میں کوئی گناہ جو تو میری گزرتا رہے میرے سچے دوستوں سے ملنے کو یا کہ میں نے خود ہی اس آٹے سے مسجد کی عمارت گرنے کو منع کیا ہے۔ میرے گناہ یا علیؑ! آپ نے ایسا کیوں کیا حضرت علیؑ نے فرمایا اس طرح نفس اچھلے گا وہاں ہے اور زمین بھی میری پیروی کرے گا

گئے یہاں تک کہ میں اس حساب سے ملحق رہو جانوں بلکہ

۸۔ حضرت علیؓ کی دوسری داستان

اور مانع کہتے ہیں کہ آپ مرتبہ کبھی روز میں حضرت علیؑ کی خدمت میں پہنچا فرماتے تھے ایک شخص لکان جہاں میں رون کر کھڑی ہوئی تھی اور وہ تھیں بھی لگی جب آپ نے اسے کھو، تو تھیں نے جو کہ سوکھی روئی وہ بھی حضرت علیؑ نے کھانا شروع کر دیا آپ نے عرض کیا میرے سوا، آپ وہ روئی کھائیں تو یہ کھانہ اس طرح جوں بند کرتے تھیں کیوں ہو؟ کہتے تھیں حضرت علیؑ نے فرما دیا میں نے کھانا کھانے کے بعد روئی نہ دی، آپ کا باپ بھی ایسے شخص سے سنا ہوگا تھا جس نے آپ کو روئی کھانے کو منع نہ کیا ہو، بلکہ اس سے کھاتے تھے، اس کے بعد وہ منع ہوئی اس سے بہتر اگر کبھی کھانے اور شہیر استعمال کرنے سے تھیں نہ تھیں بہت کم کھاتے اور نہ تھیں تھے کہ آپ شہیر کو حیوانات کا دشمن نہ بناؤ، اس کو روک سہ ہو جو آپ نے روکوں سے روکنا تو ہی اور طافوں سے بچنا سہی اور کہ خوار کی سے آپ کی قوت و طاقت میں کسی نہ ہوئی تھی۔

۹۔ شیخ مرتضیٰ انصاری کیسے آدمی تھے؟

شیخ مرتضیٰ انصاری اعلیٰ الشیخوۃ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کے ساتھ

گھر کی طرف چلے تو سوچے گا کہ اگر میں یہ کام انجام دوں اور کوئی شخص مجھ سے
پوچھے کہ کہاں سے آ رہے ہو تو جھوٹ نہیں بولی سکتا اور کچھ بولنے پر
سخت سزا اور پڑی ہوئی جہاد ہو جائے گی۔ لہذا اس کے بناروہ ہر دین
پھر اس نے دوسرا گناہ کرنا چاہا مگر ایسا ہی خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔
اسے جھوٹ نہ بولنے کے سبب تھامے ہوئے سے بچتے تھے۔

۸۱۔ ناقہ بہشتی

ملک دنیا رکھتا ہے کہ جب لوگ خدا کا عہد کی زیارت کے لئے جانے لگے تو
ایک صیغہ و ناخاں عورت بھی تھی وروہ ایک کمر و اوٹ پر سوار تھی لوگ
اس اونٹ پر سفر کرنے سے منع کر رہے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ اونٹ تھے منزل
مستعد تک نہیں پہنچا سکتا تھا راوہ بدل دے مگر عورت نے اس کی بات نہیں
مانی رہتے جس میں اونٹ بیٹھ گیا وروہ تھکے سے چھپو رہ گئی۔

جس نے اس کے پاس جا کر اس کی خدمت کرنا شروع کر دی اور کہا کہ
تو مجھ سے کہہ دیا تو تیرا نورانی پہنچا کرے گی اس نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔
یہ کہانیاں کی طرف سرحد کرتے کہا۔ تو نے مجھے۔ میرے بھائی۔ بھائی۔
اور نہ پہنچا کرے کہ پہنچا کرے۔ اور نہ پہنچا کرے۔ اور نہ پہنچا کرے۔
مگر کوئی یہ کام نہ کرنا تو میں اس کی شکایت تو مجھ سے کرنا۔ لیکن اب اس کی شکایت
کروں۔ ملک کہاں ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمر کے درمیان سے ایک شخص ایک
ونٹ کی مہار پہنڈے جو نے ہماری طرف تہا ہے اس نے کمر میں عورت سے کہا
مولد سوچا اس وونٹ کی مہار پہنڈے تو فطرت میں کوئی اونٹ نہ تھا وہ برق
رفتاری کے ساتھ چلا اور ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر جب کہ میں نے تو فطرت

۱۰ سالانہ شہر کا سفر کیا۔ پھر تہران کے دربار میں دربار میں ایک
وہ سب کو کہہ دیں مگر یہ کہ ایک روز شیخ نے اس صاحب علم کو کچھ جیسے
دینے تاکہ روٹی خرید کر مانے جب وہ سے کہہ آیا تو شیخ نے دیکھا کہ وہ کچھ
شیرینی میں۔ روٹی پر رکھ کر باہر سے شیخ نے اس سے پوچھا کہ ان شیرینی کیسے
خریدی۔ اس نے کہا کہ قرض لے کر آیا ہوں تو صحتی روٹی شیرینی سے خالی تھی وہ
نے اور خواہا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے میں زندہ
رہوں گا۔ اچھا یہ کہ گزشتہ کے بعد جب وہ صاحب علم نے شیخ سے شیخ سے
کہا آپ نے کوئی سامان دیا ہے جس کے سبب میں صراحت کہ پہنچا کرے اور خدا نے
آپ کو کامیاب کیا کہ آپ حوزہ عالیہ میں رہتے ہیں اور تو مشغول ہیں جس کے مزاج
دینا شیخ نے وہ دیکھا کہ میں نے شیرینی کی کوئی روٹی کھانے کی بھی جرات نہیں
کی اور نہ سے جرات سے روٹی و شیرینی دونوں کھانے سے

۱۰۔ فتح بولنے، لاکھابوں سے محفوظ رہنا

ایک شخص نے اپنے دوست رسول خدا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے
لاہور کی طرف سیر کر رہا ہوں اور یہ ہے کہ میرے لئے ایک مصلحت ہے کہ
بہشت کا دروازہ تو قیامت کے لئے رہا ہے اس لئے کہ اس میں دو یہ سن کر
وہ جواب دے گا کہ وہ دونوں کو توئی وراثت قیامت کے لئے ہے۔ اس لئے
دونوں کو چاہئے کہ اس سے بچے جھوٹ کے تو کس چیز سے منع نہیں کیا
ہے تو اب میں ان چیزوں سے بچتا ہوں تاکہ نہ کہتا ہوں۔ جب وہ اس کے

کے دوران میں نے دیکھا اور قسم دے کر کہا کہ تم مجھے اپنا نام بتاؤ۔ میں نے کہا میرا نام
 شہرہ ہے۔ میری وہ حضرات فخریہ برہان کبر فتنہ کی بیٹی تھیں۔ جو نہ تھیں عورت
 میں دیکھا تھا وہ حسرت سے یہ تھا میں نے خدا کو حرمت و عزت پر مبنی فخریہ
 سلام دے علیہا کہ قسم دے کہ میں تو اس نے ایک فرشتے کے ذریعے وہ یہ کہ مجھے سمجھا
 تاکہ مجھے کہہ تاکہ پہنچا ہے۔

۶۲۔ باریون اور پہلوں کی گفتگو

کس روز ہاروں ، مقتدر وہی کہے یا چھریا غایبہ اسے بلوان کو ملوایا
جسبہ پہلوان ہاروں کے پاس تھے ، اس نے لہو تیار نہ کر مجھے پرانستے ہوئے مہر سے
جواہر دیا کہ تو وہ شخص ہے ، راگ اور مندر میں رہے اور دین کے شرفی تھے یہ
کوئی ظلم و شر ہو تو روز قیامت تمہارے ساتھ سے سول ہو گا ، ہاروں نے
من گھڑی روٹس رو گیا اور کچھ دیر بعد پھر پوچھا
ہاروں : ہر مہار کی نظروں میری روٹس کیسی ہے ؟

مہجوں، قرآن، کتاب خدا اور سے وہ زبان سے اپنی مرضی کی قدر سے
 کہے، قرآن مجید کیا ہے، کتاب علی بن ابی طالبؑ کی سشت کتب معنوں
 سے نذرہ نہیں گئے اور یہ کار و روزگار کے خدا کا منور رہا جسے محمدؐ کا کردار

۔۔۔ جبکہ وہ عرصہ عروج کے ساتھ ساتھ وہاں مومس کی نظر کے آرا کو دیکھ کر بھی دیر پاؤں کے شہزادہ سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے ملاقات و حکومت ہماروں کے مخالف ہو گئے تھے۔ آخر میں قتل نہیں کیا گیا۔

مسألة ان البرهان في غير هذين القولين ليس بحقيقة

اچھا ہے تو تیری آخرت بھی چھٹی ہے ورنہ تیری ماقبت بہت بڑی ہوگی۔
 ہارون۔ قدر نما سے یہ تک امان کہاں ہے؟
 مہربان۔ خداوند مانتیکس گوہوں کے امان قبول کرتا ہے نہ مانتیکس۔
 من الحق تعالیٰ۔ عمارت ۱۲۰۰

ہماروں خدا کی رحمت، مہربانی ہے۔ وہ کیا تو نہ دوسے کی
مسئلوں خدا کی رحمت، مہربانی ہے۔ وہ کیا تو نہ دوسے کی
مسئلہ اعراف ۱۵۶

باروں سردارِ حور رسول اللہ سے قربت ہے وہاں کی ہوگی !
 بہر حال مؤثر قیامت میں کے ۷۰ سالوں ہوگا جسے اور قدرت کے دوسرے
 میں نہ سوجا رہا تھا ۔ (ولایتِ لیلوں ص ۱۰۴)
 باروں نہیں سمجھتے پیغمبر کہاں ہوگی ۔
 رسولِ سعادت رسولِ خدا کی سرکشی سے غافل رہ گئی ہے یہ جو منہ
 ورنہ تھوڑے ۔ طلبہ ۱۱۸

باروں اگر تمہاری کہانی سن کر بہت خوش ہو کر رہوں۔
 سہولت مہی یہ ساری بات ہے کہ یہ فوٹو دے اور سستہ میں داسا کر لے
 ماروں یہ ساری بات تو میرے، تمہیں نہیں ہے بلکہ میں نے سنا۔ کہ تمہیں فوٹو
 پر تمہارا قرض ادا کیا جا رہا ہو۔

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے تو لوگوں کا دل اچھا نہیں ہو سکتا ہے۔
 میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے تو لوگوں کا دل اچھا نہیں ہو سکتا ہے۔
 میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے تو لوگوں کا دل اچھا نہیں ہو سکتا ہے۔

سیدوں کے لئے یہ دعا ہے جس سے ان کے دل میں ہر قسم کی غم و غصہ دور ہو جائے اور ان کے دل میں ہر قسم کی خوشی و شادی ہو جائے۔

فرام کرنا ہے وہ مجھے بھی فراموش نہیں کرتا۔

ان باتوں سے یہ چہیتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے شاگرد و جہول نے اپنے ڈکٹیٹر مصنف طاعت کے سامنے کمالِ راسی کے ساتھ حق و سفاکیب کی گفتگو کی اور اپنی گفتگو میں ہر موقع پر قرآنی آیات کے نصیحتیہ باتوں کی مذمت کی۔

۱۳۔ ماں کا بیٹے پر حق عظیم

ایک شخص اپنا ضعیف ماں کو اپنے کاغذوں پر بیٹھا کر خانہ کعبہ کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ طواف کے دوران پیغمبر اکرمؐ سے ملاقات ہو گئی تو اس نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں نے اپنی ماں کا حق دا کر دیا، رکنا، ماؤنا بنو فروعہ و احدی، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں حق کہتا ہوں اس کے ایک سالس کا بھی حصہ نہیں دیتے

۱۴۔ مکتبہ نمبرین زہد و پارسائی

پیغمبر اکرمؐ نے ایک روز دیکھا کہ جس وقت عید السلام روزوں کا بھرتا تھا، چاندی کی ایک ایک زنجیر اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تین افراد آنحضرتؐ کے اپنے ایک غلام سے جس کا نام تھوہان تھا فرمایا کہ ان زنجیروں کو ملے ماؤ اور سفا حمیرہؑ کے لئے ایک سینی چار خیرید ماؤ اور ان کے لئے دو عدد زنجیر عراج زنجیر عراج ہاتھ کے دانستہ سے خانی جاتی تھی اور چاہی سے کم قیمت کی سوتی تھی، خریدنا

لے عنوان الکلام ص ۱۱۰

تہ تفسیر فی ظہور القرآن ج ۲۔ ص ۲۰۰ رزق آیت ۵۔ رحمت

کیونکہ یہ اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو یہ پسند نہیں کرتا کہ ان کی زینت دنیا میں صرف ہو جائے اور آخرت کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔

۸۵۔ حضرت آدمؑ چھ مجسموں کے سامنے

حضرت آدمؑ نے ایک صفہ ہمالیہ پر دیکھا کہ سہا رنگ، وہ برصورت تین مجسمے ان کے بائیں جانب اور تین نورانی مجسمے ان کے دایمنی جانب کھڑے تھے۔ انہوں نے دایمنی طرف ملے تینوں مجسموں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو ایک نے کہا میں مفل ہوں دوسرے نے جواب دیا میں حیاء ہوں تیسرے نے کہا کہ میں رحم ہوں۔ جناب آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ پہلے نے جواب دیا لوگوں کے سر میں۔ دوسرے نے کہا لوگوں کی آنکھوں میں اور تیسرے نے جواب دیا لوگوں کے دلوں میں۔ تب جناب آدمؑ نے دوسری طرف متوجہ ہو کر ان برصورت اور سہا مجسموں سے پوچھا تم کون ہو؟ پہلے نے کہا میں تکبر ہوں تو حضرت آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ اس نے کہا لوگوں کے سروں میں۔ جناب آدمؑ نے کہا سر تو عقل کی منزل ہے۔ تکبر نے کہا کہ اگر میں سروں میں جاؤں تو عقل بیل جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے دوسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں طمع ہوں۔ جناب آدمؑ نے پوچھا تیری منزل کہاں ہے؟ کہا آنکھیں تو جناب آدمؑ نے کہا آنکھیں تو حسد کی منزل ہیں۔ طمع نے کہا کہ اگر میں آنکھوں میں جاؤں تو حسد بیل جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے تیسرے مجسمے سے معلوم کیا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حسد ہوں۔ تو پوچھا کہ تیری منزل کہاں ہے؟ اس نے جواب

وید لوگوں کے دلوں میں جناب دوشے کہا۔ دل نورِ حم کی جگہ ہے اس کے کبار
میں قسبِ انسانی میں داخل ہو جائوں تو ہم و سروت نکلیں جوتے ہیں۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی میں گناہ کی طرف قدم
برائے تو وہ جو گناہ کرتا رہے گا اس کی مناسبت سے اس کے نقصان اور ہلاکت
انسانی اس سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔

۸۶۔ جناب موسیٰ اور شیطان کی گفتگو

جناب موسیٰ نے راستے میں شیطان کو دیکھا اس سے پوچھا کہ ایسا کون گناہ
ہے کہ اگر انسان سے تمام حصے تو مٹ پر تو اس طرف مسد ہو جائے گا کہ
اسے تہا پہنچا ہے اے مہاتے؟ شیطان نے کہا جو شخص اپنے آپ کو غرض ہو
اور اسے بندہ سمجھے، لیکن گناہ کو معصوم سمجھے، اس پر مسلط ہو جاتا ہوں۔
اس کے متعلق سعدی نے کہا ہے۔

ترجمہ۔ اگر گناہگار سے ڈرنا ہو تو وہ اس عابد سے کہیں زیادہ بہتر ہے
جو اپنی عبادت کی لوگوں میں نمائش کرے۔

۱۔ چونکہ گناہگار کا گھر سوز و گداز کی بنا پر خوں ہو جاتا ہے اور عابد
اپنی عبادت پر اعتماد کرتا ہے۔

۲۔ وہ نہیں جانتا کہ بارگاہِ پروردگارِ عام میں غرور و تکبر کرنے کے بجائے
قروطن اور انگساری زیادہ بہتر ہے۔

۲۔ اس آستان میں تمہارا عزیز و مسکین بن جانا طاعت و نمود ہی سے زیادہ بہتر

۸۷۔ یتیم کی سرپرستی کا اجر عظیم

پیغمبر اکرمؐ کے پاس اصحاب بیٹے جوئے تھے اور آپؐ ان سے گفتگو کرتے
تھے اچانک ایک بچہ ہو بیٹہ کے پاس آیا اور کہے گا اے پیغمبرؐ امیر ہے آپ
کا انتقال ہو چکا ہے میری آنکھ میں ہے لیکن سارا کوئی سرپرست نہیں مانا کہ
ماں بچہ ہو جس جگہ ہے خدا نے آپؐ کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس سے ہمارا نام نہ
کیجئے، پیغمبر اسلامؐ نے ہاں سے فرمایا کہ ہمارے گھر جا کر تلاش کرو جو خدا تعالیٰ سے
وہ لے آنا۔ بلالؓ عروہؓ و یحییٰؓ مدین میں سے کافی رقم و کوشش کے بعد ہر ایک
حد عشرہ ملے تو انہیں رسولؐ کے پاس لائے۔ رسول اللہؐ نے اس بچے
سے فرمایا کہ خیر لے جاؤ ان میں سات تمہارے، سات تمہاری بہن اور سات خود
تمہاری والدہ کے لئے ہیں۔ اس دوران پیغمبرؐ کے ایک صحابی "معاد" نے اس
بچے کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے کہا خدا تمہاری بیٹیوں کو رکھے اللہ تعالیٰ
تمہارے آپ کا جانشین بنائے۔ پیغمبر اسلامؐ کے معاد سے فرمایا کہ میں بچے کے بارے
میں جس نے تمہاری محبت دیکھی جو شخص کسی بچہ کی سرپرستی کرتا ہے اور دستِ نوازش
اس کے سر پر پھیرتا ہے تو جیسے باپ اس کے ہاتھ کے بچے آئیں گے۔ خدا ان کے
معرض اسے بہتر جزا دیتا ہے۔ اس کے گناہ محو کر دیتا ہے اور اس کے درجات
بند کر دیتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اللہ دینہ رہا اب الشائف

۲۔ اصول کافی جلد دوم۔ ص ۳۱۳۔ ۳۱۴۔

۸۸۔ اخلاق پیغمبر

پیغمبر اکرمؐ ایک کنوئیں کے پاس غسل کے ارادے سے گئے تو آپ کے ایک صحابی نے ہندے ایک کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ جب آنحضرتؐ غسل سے فارغ ہوئے تو ہندے ہندے بھی غسل کرنا چاہا تو رسولؐ اگرچہ نے کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ہندے ہندے کے پاس کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ ہندے ہندے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں اور یہ میری طرف سے جہارت ہے، آپ یہ کام نہ کریں۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ کسی نے کسی سے محبت نہیں کی مگر یہ کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہے جو دوسروں سے زیادہ محبت کرتا ہو۔

۸۹۔ پیغمبر اسلام کی بہترین ملاقات

ایک محمد پیغمبر اسلامؐ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک عورت انشین نے آکر رسول اللہؐ سے مدد چاہی۔ آنحضرتؐ نے اسے کچھ رقم دی اور پوچھا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا نہیں، آپ میرے ساتھ عدالت سے جا رہی ہوں۔ صحرا نشین کی اس حشر از حرکت پر مسلمانوں کو غصہ آیا اور اسے سزا دینا چاہی، وہ اسے مارنے کے لئے بڑھے، آنحضرتؐ نے انہیں روکنے کے لئے اشارہ کیا، بچے آپ انکو کہتے تھے مگر یہ کہنے لگے کہ دوسری رقم لا کر صحرا نشین کو دی ورنہ پایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا دند و لم چھ کو و آپ کے اعزہ و اقربہ کو احمد و ثواب عطا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ تو نے جو پہنہ کھا تھا، اس سے میرے اصحاب کو ذیبت ہوئی و ان کے دل رحیمہ

ہوئے۔ اب وہی بات جو تو نے میرے لئے کہی ہے۔ میرے صحاب کے لئے بھی کہہ تاکہ ان کے دل تجھ پر مہربان ہوں۔ صحرا نشین نے کہا بہت اچھا، یہ کام میں کروں گا۔ وہ اصحاب کے پاس گیا اور رسوں لشکر کی عطیے اپنی خوشی کا اظہار کیا تو وہ بھی اس سے خوش ہو گئے۔

جب یہ خبر آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اس صحرا نشین کے ساتھ میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی آدمی کا اونٹ بھاگ گیا ہو، لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں، لیکن وہ جتنا اسے پکڑنا چاہتے ہوں وہ اور نہ زیادہ دور ہوتا چارہ باہر لکین اونٹ کا مالک کہہ رہا ہو کہ اسے فکروں، تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ نہ مالک ہو جائے، میں اپنے اونٹ کے لئے تم سے زیادہ مہربان اور دانا ہوں۔ پھر وہ آہستہ سے اونٹ کے پاس جاتے اور اس کی پشت پر ہاتھ پھر کر گرد و غبار ہمو کر دے، اور اس پر سوار ہو کر اپنے گھر واپس آجائے اور اگر میں تمہیں، تمہاری حالت پر چھوٹے دین تو ختم اس بادیشین پر حمد کرتے اور اسے قتل کر دیتے وہ جہنم میں پہلا سجدہ رکعتی یہ طریقہ درست نہیں ہے جس میں لوگوں کی نجات کے لئے کوشش کرنا چاہئے یہ کام نہیں کرنا چاہئے جس کے سبب وہ دنیا اور آخرت دونوں میں بد بخت اور مایوس ہو جائیں۔

۹۰۔ بیمار کی عیادت اور اس کی بدعا

پیغمبر مہربان جو کہ اکثر و بیشتر مسلمانوں کی احوال پر سی کستے رہتے

تھے۔ چھ لے ایک مرتبہ سا کہ یک سو فی مہر ہو گیا ہے۔ آپ اس کی عبادت کے لئے گئے اور اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے۔ مہر نے کہا۔ نماز مغرب پڑھنے کے ساتھ جب امت سے چھٹی تھی تو آپ نے سورۃ قافرا قرآن مجید کی سورۃ قافرا پڑھی (یہاں بہت متاثر ہوا) میں نے عرض کیا۔ پروردگار! میں تیرے نزدیک گناہگار ہوں۔ وہ تو مجھ پر غصہ نازل کرنا چاہتا ہے تو اسی دنیا میں مجھ پر غصہ سب نازل کر دے۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا میری میں مبتلا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے ٹھیک نہیں کیا یہ گناہاں تیرے حق (رہنا تھا)..... غصہ نازل پروردگار! مجھے دنیا میں بھی وہ عزت میں بھی دونوں جگہ اجر و ثواب عطا فرما۔ اور جہنم سے محفوظ رکھنا۔ پیغمبر نے اس کے لئے دعا کی اور وہ صحتیاب ہو گیا۔

۹۱۔ موازین اسلام کی رعایت

ایک عورت نے آکر رسول اسلام سے عرض کیا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جا۔ وہ عورت اپنے گھر چلی گئی اور پھر دوسرے روز آکر عرض کیا میں نے زنا کیا ہے (حد جو رہی کہ اس کے اچھے پاک کر دیجئے پیغمبر نے فرمایا اپنے گھر جا، وہ عورت چلی گئی پھر تیسرے روز آکر عرض کیا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ خدائی قسم میں (زنا کے ذریعہ) حاملہ ہوئی ہوں، آنحضرت نے فرمایا حسب تکبیر نہ بیٹھا ہو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہ

پھر واپس چلی گئی اور ولادت کے بعد بچے کو گود میں لے کر پیغمبر کے پاس آئی پیغمبر نے فرمایا مجھ کو دودھ پی۔ جب اس کے دودھ پینے کی مدت تمام ہو جائے اور وہ کھانا کھانے لگے تو آنا۔ وہ پھر واپس چلی گئی اور کچھ مدت بعد آکر کہہ میں نے اس بچے کو دودھ پیا ہے اب یہ کھانا کھاتے لگا ہے اس بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔

اس وقت زمین مرتبہ اقرار کے بعد، آنحضرت نے ایک مسلمان کو گود میں کھودنے کا حکم دیا، جب گود تیار ہو گیا تو عورت کو گود میں کھڑ کر دیا اور احکام اسلامی کے مطابق اسے منکب رکھا۔ اسی دوران خالد بن ولید (ایک نادان مسلمان) نے ایک پتھر یا خرمی کی کٹری کا ایک ٹکڑا اس عورت کو مارا وہ اس حدت کے سر پر پڑا اور خون چھل کر خالد تک گیا، خالد کو غصہ آیا وہ عورت کو برہنہ بنا شروع کر دیا۔ جب یہ بات پیغمبر کو معلوم ہوئی تو خالد سے فرمایا خاموش رہو، اسے برہنہ کہو، اس حد کی قسم جس کے قبضہ قسمت میں میری جان ہے اس عورت نے اس طرح توبہ کی ہے کہ اگر کوئی جو رہی میں اس طرح توبہ کرتا تو خدا اسے بھی بخش دیتا پھر آپ نے اس کے جنازے کو اٹھانے کا حکم دیا۔ آپ نے خود اس کی نماز میت پڑھائی مسلمانوں نے اسے دفن کر دیا۔ اس طرح رسول اللہ نے حد جاری کرنے میں بھی اصول اخلاق کی رعایت کا حکم دیا اور خانہ کو بدگونی سے مناسکیر۔

۹۲۔ ابو طالب کا ایک مسلمان سے دفاع

صدر اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ بڑے بڑے شخصیات سے چاہے
ہو جاتا تھا، عثمان بن مشغول نے بھی اسلام قبول کیا اور اس دین پر باقی
رہا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کو نصیحت کر کے دعوت اسلام دیتا تھا۔ ایک روز
عثمان مشرکوں سے بات چیت کر رہا تھا اچانک بعض لوگوں نے (پہلے سے
بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق) عثمان پر وار کر دیا اور ایک مشرک
نے عثمان کی آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی آنکھ باہر نکل آئی ورنہ
چشم کٹ گیا۔

جب جناب ابو طالب کو اطلاع ملی تو آپ نے اس شخص سے انتقام
لینا چاہا تو قریش نے ابو طالب کے پاس آکر قسم دی، اس شخص کو معاف کر دیا
لیکن جناب ابو طالب نے جس خود قسم کھائی کہ میں انتقام لینے بغیر چین نہ لوں
گا۔ اس سے حضرت علیؑ کے پدر بزرگوار کی شہامت اور جوان مردی کا حصہ
اسلام کے سراسر ترین دور میں بھی پتہ چلتا ہے اور ان کی اسلام کے ساتھ وفاداری
اور ہندسی ایمان معلوم ہوتی ہے۔

۹۳۔ قرآن کا جواب لڑکی کی کوشش

ایک روز چار بڑے دہریے جو کہ خدا کے منکر تھے یعنی "بوش" کہ
وہیانی، ابن ابی العوجا، عبد ناک بھری و ابن مفتح، کہ میں خاڑ خدا کے

لہ شریعہ علیہ السلام ابن ابی الدیہ ۳۳۳ ۳۱۔

پاس جمع ہوئے اور ایک طرف گفتگو کے بعد ابی العوجا نے لڑکی
کو پہچان کر دیکھا کہ یہ لڑکی جو کہ اپنے گھر میں سے ہر ایک ایک
چور خانی قرآن پر نقص وارد کرے اور اس کام کے لئے اپنا پورا وقت صرف
کر دے۔ یہ پیشوا سب نے قہقہوں کر لی اور اپنے اپنے کام میں مشغول
ہو گئے۔ آئندہ سا چاروں آدمی پھر جانا کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور ہر
ایک کے کام سے متعلق پوچھا۔ ابن ابی العوجا نے کہا جب میں تم لوگوں سے
جدا ہوا تو اس آیت "فما تبنوا منہ خلصوا بجماعہ" کے بارے میں غور فکر
کی اور میں نے اس کی فصاحت و بلاغت میں تصرف کرنے پر اس کے حملوں
کی جد کوئی بہترین مدد رکھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس آیت
کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے میں دوسری آیات پر غور نہ کر سکا
مگر خدا نے کہا میں نے اس آیت کے بارے میں "فما تبنوا منہ خلصوا بجماعہ" ...
الطالب و الطالب، اٹھ میں نے بہت کوشش کی مگر اس کی مثل ایک آیت بھی
دینا سکا۔

ابوش کہنے لگا میں اس وقت سے اب تک اس آیت کی فکر میں

لے مگر "پس جب ریدعت کہلے جائے سے" مابوس ہو گئے تو رگھو
ایک طرف جو گئے، (سورہ بقرہ آیت ۱۰۰)

تو لے لوگو ایک حرب مثل پر غور کرو۔ جے شک تم خدا کے علامہ جس
موجود کو پہچانتے ہو وہ ایک مہم جو ہے جس کا کہہ سکتے، مگر چہاں کہہ سکتے کہ جس کی کوشش کریں اور اگر
نکلیں ان کی کوئی چیز لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے، طالب و طالب

دولت ناوان میں رسد ۴۴ ج ۴

ہوں (دوسراں ... لفظاً، اس آیت کی مثل یہ کہ حق آیت نہ پاسکا۔

ابو مفضل نے کہا کہ دوستوں! میں اس جتنے تک پہنچا ہوں کہ قرآن کی کئی کئی بار
کا کلام نہیں اور میں بھی اس وقت سے اب تک اس آیت کے بارے میں متفکر
ہوں رہا ہوں ... بعض اصرار ... ملے میں اس آیت کی فصاحت و
ہدایت اور اس کے بندہ پر یہ معنی تک نہ پہنچ سکا اور اس کی نظیر مجھے نہ ملی۔
ہشام کہتا ہے کہ اس وقت میں، جب جعفر صادق علیہ السلام وہاں سے گزرے درج
یہ بت پڑھنے لگے، (قال لئن لم یقض طبعی) ۱۷۔

وہ چاروں آدمی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور حیران ہو کر بولے
کہ اگر اس بارچہ حقیقت رکھتا ہے تو مسلمانوں کا سوچو وہ رہبرِ خیرین محمد کے سوا
کوئی نہیں ہو سکتا، ان کے وجود و فکر کی عظمت نے ہمیں تحت الشعاع قرار
دے دیا ہے پھر اپنے عزیز و اقارب کا حرافہ کرتے ہوئے چاروں ایک
دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ۱۸۔

۱۷۔ اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود ہوتا تو دونوں
تہا و ہر باد ہوجا کے (سورۃ انبیاء آیت طبر ۱۷)۔

۱۸۔ اعلیٰ و اعلیٰ کے موقع پر، زمین سے کہا گیا کہ اپنا پانی پلے اور
اسے آسمان ادا بارش بند کر دے، پانی ختم ہو گیا اور کام ختم ہو گیا۔
۱۹۔ اسے (۱۷) کہہ دو کہ گرج و اس جی اس قرآن عظیم کا جواب
لانا چاہیں تو نہیں لے سکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(سورۃ اصرار - آیت طبر ۸۹)۔

۱۹۔ استہجاج طبر ۱۷ ج ۲ ص ۱۳۲۔

۹۴۔ ماموریت میں معاویہ کا نفاذ

حضرت علی کی فوج کے سردار رشید مالک اشتر کے بارے میں ایک
روایت یہ بھی ملتی ہے کہ انہیں معاویہ کے مقرر کردہ ایک شخص نے جس کا
نام نافع تھا، اس طرح زبردیا کہ جب مالک شتر کو حضرت علی نے ہدایا
بن کر بھیجا اور یہ کوڑے مارنے کے لئے روانہ ہوئے تو نافع نے ایک فقیر کی
مالک سے راستے میں ملاقات کی اور مالک کی خدمت گزار بننے میں مشغول
ہو گیا، اس نے نضال علی کو بیان کر کر کے خود کو بیرون علی میں سے اس
اس طرح طے کر لیا کہ مالک کو اس کی بات پر یقین ہو گیا یہاں تک کہ جب
شہر قنفر پہنچے تو مالک کو محسوس ہوا، ان کے لئے موقع پاستہ بنی پانی کو
زبردیا کوڑے کے مالک کو پھردیا، آہستہ آہستہ مالک کی حالت متغیر ہونے
لگی، آخر کار شہید ہو گئے ۱۷۔

اس روایت سے بھی معاویہ کی خواہش کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا
ہے کہ گزشتہ زمانے میں بھی منافقین اور شیطان کے پیروں کی بھی ماحول فحش
کے ذریعے کوٹوں کوٹیں کرنے میں استفادہ کرتے تھے۔

۹۵۔ عجیب جواب

کہا جاتا ہے مشرکین کے سرداروں میں سے ایک شخص ونبید بن عقبہ نے

۱۷۔ ہمارے ہاں قدیم ج ۸ ص ۱۳۲ ج ۱ ص ۱۵۱، مالک اشتر علیہ رضی اللہ عنہ
(۱۷) بت میں معمولی فرق بھی پایا جاتا ہے بعض لوگوں نے اس فقیر کا نام یحییٰ بن عمران لکھا

جس کو کل سرسبز قریش کہا جاتا ہے، قرآن مجید پرتین اعتراض کئے اور کہا قرآن مجید میں "استغفر" (سورہ بقرہ - ۷۱) "مجاہد" (سورہ مبارکہ ص ۵) اور کفار (سورہ نوح - ۷۲) استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات فصیح و بلیغ نہیں ہیں۔ ایک روز ولید کچھ لوگوں کے ساتھ خدمت پیغمبر اسلام میں آیا پیغمبر اسلام ظاہر اس کے احرام کے لئے چند بار کھڑے ہوئے اور بیٹے نو ولید کو برکت دیا ہوا اس نے فوراً کہا "استغفر لی وانا من کفار قریش وانا من هذا الشیء" مجاہد: مجھے تعجب ہے کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں حالانکہ میں نیکیاں قریش میں سے ہوں۔ لے

اس طرح اس نے ایک چھوٹی سی گفتگو میں تینوں کلمات کو جن پر اعتراض کرتا تھا، غیر ارادی طور پر اپنی زبان پر جاری کیے حالانکہ وہ عربی کے برجستہ خطباء میں سے تھا، لیکن اس نے اپنے اعتراضات کا جواب خود ہی ادا کر دیا۔

۹۶۔ فلسفہ ہفت تکبیر

بشام بن حکم کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ نماز کی ابتدا میں سات تکبیریں کیوں منتخب ہیں؟ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم و بجدہ، سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ کہنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ خدا نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین کے بھی سات طبق ہیں اور سات پردہ قرار دیئے ہیں۔ جب شب معراج

لے مجھوڑ خلی۔

میں خدا آخرین نقطہ کمال کو پہنچے تو ان کے سامنے سے ایک پردہ ہٹ گیا، آنحضرت نے تکبیر کی پھر دوسرا پردہ ہٹ گیا، حضرت نے پھر تکبیر کی اسی طرح ساتوں پردے ہٹ گئے اور حضرت نے ہر پردے کے پٹنے پر تکبیر کی۔ جب ساتواں پردہ ہٹنے کے بعد عظمت و جلال خدا کو دیکھا تو آپ نماز گئے اور جبکہ کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ کر کہا سبحان ربی العظیم و بجدہ اور دگر عالم پاک و منزہ ہے میں اس کی حمد و ثناء کرتا ہوں، جب رکوع سے میاں کھڑے ہوئے تو پہلے سے زیادہ عظمت و جلال خدا دیکھی، فوراً سجدے میں پڑ گئے اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ اور دگر عالم پاک و منزہ ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں، آپ نے جب سات مرتبہ یہ حمد کیا تو جسم سے لندہ دور ہو گیا۔

۹۷۔ خدا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر اپنی مناجات میں عرض کیا یا اللہ العالمین! (اے کائنات کے مالک) تو جواب آیا لبیدت، یعنی ہم نے تمہاری دعا قبول کی، پھر جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ الطیعین! (اے اطاعت کرنے والوں کے خدا) تو جواب آیا لبیدت، تیسری مرتبہ جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ العاصین! (اے گناہگاروں کے خدا) تو تین مرتبہ آواز آئی لبیدت، لبیدت، لبیدت موسیٰ نے عرض کیا، پروردگار! آخری بار توبہ مرتبہ لبیدت کی آواز کیوں سنائی دی، تو خطاب ہوا کہ موسیٰ، عارفین اپنی معرفت پر

لے حل الشرائع۔ ص ۳۷۰

ایک لوگ اپنے اعمال خیر پر اور طبع اپنی اطاعت پر اعتماد رکھتے ہیں لیکن گناہگار میرے فضل کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں رکھتے مگر وہ میری بارگاہ سے ناامید ہو جائیں تو کس کی بارگاہ میں ہا کر پناہ حاصل کریں گے

۹۸۔ دُعا کے لئے مقدس جگہ

خود بن لید کہتا ہے کہ رسول خدا کی رحلت کے بعد آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا اکثر ائمہ دین کے قریب، شہداء کے احد کی قبروں کے پاس تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں دعا و مناجات اور خدا سے راز و نیاز کی گفتگو کرتی تھیں اور یاد پیغمبر اسلام میں گریہ کناں رہتی تھیں ایک روز میں حضرت حمزہ کی زیارت کے لئے ان کی قبر کے پاس گیا تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا وہاں رو رو کر مناجات کر رہی ہیں کھڑا دیکھتا رہا۔ جہاں پہ خاموش ہو گئیں تو عرض کیا اے سیدہ نساء العالمین آپ کے گریہ فرمانے سے میرا دل کانپ گیا حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا اے ابا عمر! گریہ کرنا میرے لئے سزاوار ہے کیونکہ اپنے غریق اور بہترین باپ کی جدائی سے دوچار ہوئی ہوں میں کتنی زیادہ آنحضرت کے دیدار کی شتاق ہوں پھر میں نے شہزادی سے کچھ سوالات کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ رسول نے اپنی رحلت سے قبل کس شخص کو اپنا جانشین معین کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہے تم روز عید غدیر کو جیوں گے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ ترسوش نہیں کیا ہے لیکن میں آپ سے اس موضوع پر کچھ سنا چاہتا ہوں شہزادی نے فرمایا خدا کو پوچھ

لے منتخب صحابہ و ائمہ و صاحبہ اللہ کا شافی مراد۔

کہ میرے بابائے فرمایا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)..... صاحب الحسین ائمہ..... علی بہترین شخص ہے جسے میں نے تمہارے درمیان اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ میرے بعد تمہارا امام ہے اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین علیہم السلام) اور نو فرزند ان حسین علیہم السلام، امام برحق ہوں گے۔ اگر تم نے ان کی پیروی کی تو راہ حق پر گامزن رہو گے۔ اور اگر مخالفت کی تو روز قیامت تک تمہارے درمیان اختلاف رہے گا۔

۹۹۔ جنت میں حضرت عباس علیہ السلام کی منزلت

ایک روز امام زین العابدین نے عید اللہ فرزند حضرت عباس قرنی ہاشم الہ الفضل کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا اور فرمایا پیغمبر اسلام پر سب سے زیادہ مصیبت والا وہ دن تھا جب جنگ احد میں آنحضرت کے چچا جناب حمزہ شہید ہوئے اور اس کے بعد مصیبت عظمیٰ کا وہ دن تھا جب جنگ موتہ میں آنحضرت کے چچا زاد بھائی جناب جعفر طیار شہید ہوئے پھر فرمایا روز عاشورہ کے شل کوئی دن نہیں ہے جس ہزار آدمی جو دعویدار اسلام تھے انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو گمیر لیا، آپ کا خون بہا کہ قربت خدا حاصل کرنا چاہی۔ اس وقت فرمایا کہ میرے چچا عباس پر خدا رحمت نازل کرے انہوں نے جہاد اکبر کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ بھی کاٹ دیئے گئے۔ خدا نے دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں انہیں دو درجہ عطا کئے ہیں اور وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

جیسا کہ جناب جعفر طیار بن الناطالب کو بھی دو ہر مطا کے گئے ہیں لیکن
میرے چچا سہاس علیہ السلام کا نزد خدا وہ مقام ہے جسے دیکھ کر روزِ قضا
تمام شہداء اور شہک کریں گے۔ آمین

۱۰۰۔ علی کے ہاتھوں زراعت میں وسعت

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دیکھا کہ امیر المؤمنین
علیؑ اپنے سر کب پر سوار ہیں اور تخم خرما اس پر مار کئے ہوئے ہیں۔ حیران کی
طرف چلے جا رہے ہیں۔ اس نے قریب آکر پوچھا یہ کیا ہے جواب حضرت علیؑ
نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو ایک لاکھ درخت خرما میں یہ پھر آپ انہیں حرا
لے گئے اور کافی زحمت و کوشش کے ساتھ انہیں بربود یا پھران دیکھ بھال کرتے
رہے۔ آہستہ آہستہ وہ اگنے لگے اور ایک ہزار بارغ تیار ہو گیا جس میں ایک
لاکھ خرما کے درخت تھے۔

MOWANA BAHU DEVIANI
JALALI, GUJARAT, INDIA
PHONE: 0791 554 2071
MBA 1000@gmail.com

فہرست کتب

۱۔ قرآن مجید مترجم زکین علی حروف	220/-	۲۵۔ سفینہ نہایت قصائد	۲۵
۲۔ قرآن مجید مترجم مترجم سادہ	160/-	۲۶۔ مثنوی دایمی کلید ترجمہ	۲۶
۳۔ بیچ الہامہ اردو ہندی	150/-	۲۷۔ ہدی العالمین علی اردو	۲۷
۴۔ تحفہ العوام کلاں	100/- - 50/-	۲۸۔ سب سے اچھا کس کا دین	۲۸
۵۔ وظائف الابرار	65/- - 55/- - 45/-	۲۹۔ نایاب دعائیں	۲۹
۶۔ مناقب اچھاں اردو	45/- - 120/-	۳۰۔ جامع الاخبار اردو	۳۰
۷۔ چودہ ستارہ	110/-	۳۱۔ کہانی جناب زینب	۳۱
۸۔ تاریخ ائمہ	120/-	۳۲۔ کہانی سیدہ /۱۰۰ نذر صادق	۳۲
۹۔ مختار کتبہ مکمل	500/-	۳۳۔ تحفہ العوام ہندی	۳۳
۱۰۔ سیرت امیر المؤمنین دو جلدیں	220/-	۳۴۔ تہذیب الاسلام اردو	۳۴
۱۱۔ الفرقۃ ان جیت	100/-	۳۵۔ طہر قرآن مجید مشہور احمد صاحب مرحوم	۳۵
۱۲۔ الدرر الساکب اردو	180/-	۳۶۔ سطور تاریخی کہانیاں اردو	۳۶
۱۳۔ حیات القلوب ۳ جلدیں	550/-	۳۷۔ ہندی	۳۷
۱۴۔ بدایت الشیخہ اردو	130/-	۳۸۔ انکسار کتب میں عبدالکریم شمس الدین	۳۸
۱۵۔ تفسیر نمونہ فی جلد	150/-	۳۹۔ آثار قرآن	۳۹
۱۶۔ معانی المسببین دو جلدیں	260/-	۴۰۔ مذہب مسیح کے حق پر ہونے کے آثار	۴۰
۱۷۔ ارتعاش المطالب اردو	200/-	۴۱۔ محمد و آل محمد کی معرفت نورانیت کے آثار	۴۱
۱۸۔ نور ایمان اردو	160/-	۴۲۔ مختار نامہ اردو مکمل	۴۲
۱۹۔ نعیم الابرار جلد اول	85/-	۴۳۔ اسلامی اخلاق و ادب کی باتیں	۴۳
۲۰۔ نعیم الابرار جلد دوم	85/-	۴۴۔ کربلا شہنشاہی	۴۴
۲۱۔ نعیم الابرار جلد سوم	90/-	۴۵۔ عرفان امامت۔ حالات امام زمانہ	۴۵
۲۲۔ نعیم الابرار جلد چہارم	90/-	۴۶۔ بہار انوار اب تک دس جلدوں سے	۴۶
۲۳۔ نعیم الابرار جلد پنجم	30/-	۴۷۔ مختلف چہ	۴۷
۲۴۔ شہادت صادقین مجلس	30/-		

اس کے علاوہ قرآن مجید، احادیث و مجلس و تہذیب کتب موجود ہیں۔

ملہ بہار طہریم ۱۔ ص ۳۲۰، منتخب المقال ۱۰ ص ۱۰۰۔

